

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله العلي العظيم وصلي على سوله الكرم وعلى آله اصحابه بالتفصيل
بعد اس کے احقر العباد درحمان علی حکیم کتاب کی کہ برسالہ موسومہ بہ تحفہ مقبول و فضائل رسول
بلید خانہ خاص عام کے روبرو بلین میں نمائندہ یوں ناظرین بالانصاف اسید کی کہ سہو حلا میری مشا
کی کہ اصلاح سے مزین و فراوان جو انجم الشریح اگوشیدہ نہ رہے کہ اگرچہ سب انبیا علیہم السلام
نفوس اکبر اور ابدان صافیہ پاک صلافت ہیں برنقصان و حیب اور تصدیق ایمان ہر ایک ہی کے
ساتھ ضروری باوجود اسکے اللہ تعالیٰ نے بعض کو اوپر بعض کے فضیلت اور فوقیت دی ہی جیسا کہ
فرمایا فَصَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ پس مراتب و درج انبیا میں تفاوت اور تفاضل ہی خصوصاً
جناب ختمی آب سرور انبیا پیشوائی اتقیا خزان علوم و لدین و آخرین معدن فیوض انبیا و مرسلین کے لئے
فضل و کمال مظهر اتوار حسن و جمال سید ازل فخر جزو کل حجر جنتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ علی آله اصحابہ
انبیا علیہم السلام سے فضل و اعظم و شرف و اکرم ہیں اور اس میں شک نہیں ہے کہ جو کمالات و
فضائل و در کمالات خصال اور فیوض کو جدا جدا حاصل ہوئے تھے وہ سب یکجا آپ کو شمل اودن
بلکہ اودن سے بہتر حاصل ہوئے اور سوای اودن فضائل و در کمالات اور بہت کمالات ہیں کہ کسی نے

حاصل نہیں ہوئے صرف ذاتِ بابر کا تا حق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں اگر کوئی کہے
 کہ تفصیل آنحضرت کی اور انبیاء پر موجب حدیث نبوی ﷺ لَا تَفْخَرُوا بِي عَلَيِ الْيَهُودِ نَسَبِي وَغَيْرِهِ کے
 رد و اہین ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسی حدیثیں آنحضرت سے برسیل تواضع وارد ہوئی ہیں اور انکا سیدہ
 وَلَدِ اَدَمَ بطور ذکرِ نعمت کے آپ نے فرمایا ہے موجب آیہ کے وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
 اور آیہ کریمہ لَا تَفْخَرُ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اِيْمَانٍ کی ہے جیسا کہ اس کے تحت
 نُورٌ مِنْ بَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ نہ نفی تفاوت مراتب کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ رَفَعَ
 بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ حاصل کلام اوصاف و فضائل حضرت کے دو قسم ہیں ایک وہ کہ جن میں
 اور انبیاء بھی آپ کے شریک تھے دوسرے وہ کہ صرف ذاتِ ستودہ صفاتِ خصوصیت رکھتے
 اور جو فضائل مخصوصہ کہ سوای اوسکے آپ کی امت مرحومہ کو عطا ہوئے ہیں درحقیقت وہ
 بھی آپ ہی کی طرف راجع ہیں اس رسالے کا مضمون تین فصل میں بیان ہوتا ہے
 بِاِلٰهِ التَّوْفِيْقِ وَ الْهُدٰى فِي الْبِدَايَةِ وَ الْاٰخِرَةِ
 فصل پہلی اوصاف و فضائل مشترکہ کے بیان میں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
 اپنے پر قدرت سے بنایا خَلَقْتُ بِيْدَيَّ اور اس میں نَفْخَ رُوْحٍ فرمایا اِذَا اسْتَوَيْتَهُ يَ
 نَفْحُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ حضرت کو کمال السور کو اپنے نورِ غیبیہ ظہور سے پیدا کیا کُلُّ الْخَلْقِ
 مِنْ نُوْرِيْ وَ اَنَا مِنْ نُوْرِ اِلٰهِ پھر دنیا میں سینہ مبارک کو چاک کر کے ایمان و محبت سے بھر دیا
 وہاں تخلیقِ آدم برفعہ واحد ہوئی یہاں شجہ صدر فخر عالم نے چار مرتبہ ظہور بایا اَللّٰهُمَّ
 لَكَ صَدْرًا بَرَكٌ وَ رُتُوْنٌ بَا مَرَّتِيْ اَدَمَ کو سجدہ کیا فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ فَهَرَبُوا
 اسد تعالیٰ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہیں بَلٰكُم مِّنْهُنَّ كُوْبَى ذُرِّ دَاوُدَ وَ اَسْلَمَ بَعِيْنُ كَاكُم
 كَمَا اَلَّ اللّٰهُ وَ مَلٰٓئِكَتُهُ يَصَلُّوْنَ عَلَيَّ النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَ

تفصیل آنحضرت کی اور انبیاء پر موجب حدیث نبوی ﷺ لَا تَفْخَرُوا بِي عَلَيِ الْيَهُودِ نَسَبِي وَغَيْرِهِ کے
 رد و اہین ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسی حدیثیں آنحضرت سے برسیل تواضع وارد ہوئی ہیں اور انکا سیدہ
 وَلَدِ اَدَمَ بطور ذکرِ نعمت کے آپ نے فرمایا ہے موجب آیہ کے وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
 اور آیہ کریمہ لَا تَفْخَرُ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اِيْمَانٍ کی ہے جیسا کہ اس کے تحت
 نُورٌ مِنْ بَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ نہ نفی تفاوت مراتب کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ رَفَعَ
 بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ حاصل کلام اوصاف و فضائل حضرت کے دو قسم ہیں ایک وہ کہ جن میں
 اور انبیاء بھی آپ کے شریک تھے دوسرے وہ کہ صرف ذاتِ ستودہ صفاتِ خصوصیت رکھتے
 اور جو فضائل مخصوصہ کہ سوای اوسکے آپ کی امت مرحومہ کو عطا ہوئے ہیں درحقیقت وہ
 بھی آپ ہی کی طرف راجع ہیں اس رسالے کا مضمون تین فصل میں بیان ہوتا ہے
 بِاِلٰهِ التَّوْفِيْقِ وَ الْهُدٰى فِي الْبِدَايَةِ وَ الْاٰخِرَةِ
 فصل پہلی اوصاف و فضائل مشترکہ کے بیان میں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
 اپنے پر قدرت سے بنایا خَلَقْتُ بِيْدَيَّ اور اس میں نَفْخَ رُوْحٍ فرمایا اِذَا اسْتَوَيْتَهُ يَ
 نَفْحُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ حضرت کو کمال السور کو اپنے نورِ غیبیہ ظہور سے پیدا کیا کُلُّ الْخَلْقِ
 مِنْ نُوْرِيْ وَ اَنَا مِنْ نُوْرِ اِلٰهِ پھر دنیا میں سینہ مبارک کو چاک کر کے ایمان و محبت سے بھر دیا
 وہاں تخلیقِ آدم برفعہ واحد ہوئی یہاں شجہ صدر فخر عالم نے چار مرتبہ ظہور بایا اَللّٰهُمَّ
 لَكَ صَدْرًا بَرَكٌ وَ رُتُوْنٌ بَا مَرَّتِيْ اَدَمَ کو سجدہ کیا فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ فَهَرَبُوا
 اسد تعالیٰ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہیں بَلٰكُم مِّنْهُنَّ كُوْبَى ذُرِّ دَاوُدَ وَ اَسْلَمَ بَعِيْنُ كَاكُم
 كَمَا اَلَّ اللّٰهُ وَ مَلٰٓئِكَتُهُ يَصَلُّوْنَ عَلَيَّ النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَ

ہنوز دنیا میں متروک نہیں رکھا تھا کہ اصحاب میل کے شہسید امدت تعالیٰ نے خاندانِ کعبہ کو محفوظ رکھا اور کفار پر پتھر برسایا تو فریقہ میں حجارت میں سبخیل ابراہیم علیہ السلام پر آتش فرود سرد ہوئی یا نثار کوئی بردا و سلاما علیہ ابراہیمہ حضرت کے واسطے کفار کی لڑائی کی اگر ٹھنڈھی کی گئی تھی تو قَدْ وَاَنَارًا لِّلْحَمِیْلِ طَفَاہَا ۙ اَللّٰهُ اور اس سے زیادہ یہ ہو کہ آپ شبِ معراج میں آگ کے دریا پر ہو کر گذرے جب کوئی کہتے ہیں اور کہنا آپ کی برکت سے ٹھنڈھا ہو گیا ابراہیم نے تبر سے بتوں کو توڑا فجعکم جنداً حضرت نے بتان کعبہ کو جو سیسے سے دیوار میں جاسے ایک لکڑی کے اشاسے سے گر ادا جاء الحق و زهق الباطل ابراہیم نے خاندانِ کعبہ بنایا حضرت تعمیر قریش کے وقت حجۃ اسود کو اس کے مقام پر رکھا اور حجر اسود خاندانِ کعبہ میں ہنزہ دل کے ہی میں پس شراکت حضرت کی تعمیر خاندانِ کعبہ میں اقویٰ اور علی یو ابراہیم نے مقامِ خلعت کا پایا وَاَخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهٖمَ حَلِیْلًا حضرت نے مقامِ خلعت پایا محبت خلعت اعلیٰ ہی کیونکہ حبیب اوس محب کو کہتے ہیں کہ مقامِ محبوبیت کو پہنچ جائے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰہُ خلیل وہ ہی جس کا فعل برضای خدا ہو اَفْعَلْ مَا تُؤْمُرُ حَبِیْب وہ ہو کہ فعل خدا کا موافق اوسکی رضا کے ہو فَعَلُوْا لَیْسَ لَکُمْ قِبَلَهُ رُکُوعٌ خَلِیْلِ نے مغفرت کی طمع کی وَالَّذِیْ اَطَاعَ اَنْ یَّعْزِزَ لَی حَبِیْب کو مغفرت خود بخود ملی یَغْفِرْ لَکَ اللّٰہُ خلیل نے بالتجا عرض کیا وَاَلَا خَیْرٌ لَّیْ یَوْمَ تُعْشَوْنَ حَبِیْب کی شان میں التجار شاد ہوا یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ بلکہ براہ کمال محبت اور بھی زیادہ فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ خَلِیْلِ نے اسید ہریت کی کی اِنِّیْ ذٰہِبٌ اِلَی رَبِّیْ سَمِیْعِدِیْنِ حَبِیْب کو بطور خود فرمایا وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدٰی خلیل نے

و رَوَاتُكَی وَاجْعَلْ لِّی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْآخِرِینَ حَسِبَ مِنْ مِّنْ فَرَمَائِدِ وَرَفَعْنَا
 لَكَ ذِكْرَكَ خَلِیلُی كَمَا وَاجْعَلْنِی مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیمِ حَسِبَ رَاسِطٌ عِلْمٌ بَوْلَانَا
 اَعْطَيْتَاكَ الْكَوْثَرَ خَلِیلُی كَمَا وَاجْعَلْنِی وَبَنِیَّ اَنْ لَّعَلَّہُ الْاَصْنَامُ حَسِبَ مِنْ مِّنْ كَمَا
 لَمْ نَمُكِّمْ بِهَا لَیْلٌ لِّیْذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ اَهْلَ الْبَيْتِ وَیُطَهَّرُ كَمَنْ تَطَهَّرُوا
 ابراہیم خلیل کو ذبح اسماعیل خواب میں دکھایا لائی آری فی المناہر لائی آذبحک
 حبیب کو واقعہ شہادتِ حسین کا زبانِ جبریل سنایا خلیل ذبح اسماعیل پر راضی ہوئے او کو
 بشارتِ اسحق ملی و کُشُرُوہُ یُعْلَمُ عَلَیْہِ حَبِیبِ اپنے فرزند کے قتل پر صابر ہوئے او کو
 بشارتِ شفاعتِ کبریٰ ملی و کُشُوفُ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی فَاَمَدَ ہر گاہ خلیل
 حبیب میں تم بھل خلت و محبت ہیں اس قدر فرق ہی تو خلت و محبت میں ہنزہ اولیٰ فرق ظاہر ہو
 پس معلوم ہوا کہ صفتِ خلت خاص حضرت امیرِ علیہم السلام اور محبت صفت خاص ہر ایک
 چیز کے لیے ہی لیکن سرورِ کائنات باوجود خصوصیتِ محبت کے صفتِ خلت میں ابراہیم کے
 شریک ہیں بلکہ آپ کی خلت خلتِ ابراہیم سے اکمل و افضل ہی اور صفتِ محبت کی اور پھر
 ہو تو کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا غَیْرَ رَیِّی لَا تَخْذَلْ اَبَا بَکْرٍ خَلِیلًا لِّیَاہَانَ مَعْلُوم ہوا کہ
 اللہ تعالیٰ آپ کا خلیل ہی سوای اوس کے کوئی آپ کا خلیل نہیں اور نسبتِ خلت کی دونوں
 طرف سے ہوتی ہی حبیب اللہ تعالیٰ آپ کا خلیل ہوا آپ بھی اللہ تعالیٰ کے خلیل ہوا اسماعیل
 علیہ السلام کی زبان عربی تھی اور اس زبان کی فصاحت میں مشور تھے چنانچہ
 یہی زبان حضرت کو بھی بفصاحت تمام عنایت ہوئی اَنَا اَفْصَحُ مِنْ طُوقِ الْاَصْدَادِ حضرت
 عمرؓ کے جواب میں آپؐ فرمایا کہ اسماعیل کی زبان مجھ سے مندرس ہو گئی تھی لائے جبریل میرے
 پاس اس زبان کو اور میں نے اس زبان کو یاد کر لیا اور فرمایا اَدَبْنِیْ رَیِّیْ فَاحْسَنُ تَاَدِیْنِیْ

دل پس ایچھوں میں ۱۱
 اور اوپر کیا زور تر ۱۲
 اور اوپر کیا زور تر ۱۳
 اور اوپر کیا زور تر ۱۴
 اور اوپر کیا زور تر ۱۵
 اور اوپر کیا زور تر ۱۶
 اور اوپر کیا زور تر ۱۷
 اور اوپر کیا زور تر ۱۸
 اور اوپر کیا زور تر ۱۹
 اور اوپر کیا زور تر ۲۰
 اور اوپر کیا زور تر ۲۱
 اور اوپر کیا زور تر ۲۲
 اور اوپر کیا زور تر ۲۳
 اور اوپر کیا زور تر ۲۴
 اور اوپر کیا زور تر ۲۵
 اور اوپر کیا زور تر ۲۶
 اور اوپر کیا زور تر ۲۷
 اور اوپر کیا زور تر ۲۸
 اور اوپر کیا زور تر ۲۹
 اور اوپر کیا زور تر ۳۰
 اور اوپر کیا زور تر ۳۱
 اور اوپر کیا زور تر ۳۲
 اور اوپر کیا زور تر ۳۳
 اور اوپر کیا زور تر ۳۴
 اور اوپر کیا زور تر ۳۵
 اور اوپر کیا زور تر ۳۶
 اور اوپر کیا زور تر ۳۷
 اور اوپر کیا زور تر ۳۸
 اور اوپر کیا زور تر ۳۹
 اور اوپر کیا زور تر ۴۰
 اور اوپر کیا زور تر ۴۱
 اور اوپر کیا زور تر ۴۲
 اور اوپر کیا زور تر ۴۳
 اور اوپر کیا زور تر ۴۴
 اور اوپر کیا زور تر ۴۵
 اور اوپر کیا زور تر ۴۶
 اور اوپر کیا زور تر ۴۷
 اور اوپر کیا زور تر ۴۸
 اور اوپر کیا زور تر ۴۹
 اور اوپر کیا زور تر ۵۰
 اور اوپر کیا زور تر ۵۱
 اور اوپر کیا زور تر ۵۲
 اور اوپر کیا زور تر ۵۳
 اور اوپر کیا زور تر ۵۴
 اور اوپر کیا زور تر ۵۵
 اور اوپر کیا زور تر ۵۶
 اور اوپر کیا زور تر ۵۷
 اور اوپر کیا زور تر ۵۸
 اور اوپر کیا زور تر ۵۹
 اور اوپر کیا زور تر ۶۰
 اور اوپر کیا زور تر ۶۱
 اور اوپر کیا زور تر ۶۲
 اور اوپر کیا زور تر ۶۳
 اور اوپر کیا زور تر ۶۴
 اور اوپر کیا زور تر ۶۵
 اور اوپر کیا زور تر ۶۶
 اور اوپر کیا زور تر ۶۷
 اور اوپر کیا زور تر ۶۸
 اور اوپر کیا زور تر ۶۹
 اور اوپر کیا زور تر ۷۰
 اور اوپر کیا زور تر ۷۱
 اور اوپر کیا زور تر ۷۲
 اور اوپر کیا زور تر ۷۳
 اور اوپر کیا زور تر ۷۴
 اور اوپر کیا زور تر ۷۵
 اور اوپر کیا زور تر ۷۶
 اور اوپر کیا زور تر ۷۷
 اور اوپر کیا زور تر ۷۸
 اور اوپر کیا زور تر ۷۹
 اور اوپر کیا زور تر ۸۰
 اور اوپر کیا زور تر ۸۱
 اور اوپر کیا زور تر ۸۲
 اور اوپر کیا زور تر ۸۳
 اور اوپر کیا زور تر ۸۴
 اور اوپر کیا زور تر ۸۵
 اور اوپر کیا زور تر ۸۶
 اور اوپر کیا زور تر ۸۷
 اور اوپر کیا زور تر ۸۸
 اور اوپر کیا زور تر ۸۹
 اور اوپر کیا زور تر ۹۰
 اور اوپر کیا زور تر ۹۱
 اور اوپر کیا زور تر ۹۲
 اور اوپر کیا زور تر ۹۳
 اور اوپر کیا زور تر ۹۴
 اور اوپر کیا زور تر ۹۵
 اور اوپر کیا زور تر ۹۶
 اور اوپر کیا زور تر ۹۷
 اور اوپر کیا زور تر ۹۸
 اور اوپر کیا زور تر ۹۹
 اور اوپر کیا زور تر ۱۰۰

کہ از پر تو آن + ہر کجائی گری انجمنی سانسہ اند + ہوشی کے واسطے دریا نیل بہت گہا
 اذ فو قنا یکم بالبحر حضرت کے اشارے سے چاند آسمان پر بہت گہا اذ فو قنا یکم بالبحر
 والشیق القہر معجزہ موسیٰ اور معجزہ محمدی بین زمین و آسمان کا فرق ہو موسیٰ نے اپنا
 عصا پتھر میں مارا پتھر سے پانی جاری ہوا فافجرت منہ اثنتا عشر عکنا کث
 کی اونٹنیوں سے پانی جاری ہوا اور یہ بات بہت ابلغ ہو کیونکہ پتھر سے پانی نکلنا ممکن
 بخلاف اونٹنیوں کے موسیٰ نے خضر سے کہا اَنْ لَّعَلِّیْنِ مِمَّا کَلِمَتِ حضرت کی
 درخواست خضر سے تھی رَبِّ نِرْ دِی عَلَیْ موسیٰ کی مناجات کا مقام طور سینا پر حضرت
 کی مناجات کا مقام عرش معلیٰ ہو موسیٰ نے درخواست رویت کی کیا تبارشاد ہوا اَنْ
 حضرت کیو مسطہ حکم ہوا اَللّٰہُ تَرٰ لَی رَکَّ موسیٰ نے شرح صدر کی دعا کی رَبِّ اَنْشِجْ
 اِنِّیْ صَدِیْقٌ اَب کو شرح صدر سے مانگے اَللّٰہُ اَنْشِجْ لَکَ صَدَقَہُ موسیٰ نے اپنی
 است پر ہارون کو خلیفہ بنایا ہارون اَخْلَفْنِیْ فِیْ قَوْلِیْ حضرت کی است پر اَللّٰہُ خلیفہ
 ہو وَاَللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ مِّنْ عِبَادِیْ ہارون علیہ السلام من وصف فصاحت تھا
 ہوا اَصْحَمُ مِثْلِیْ لِسَانًا حضرت اون سے زیادہ فصیح تھے اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
 فصاحت ہارون کی زبان عبرانی میں تھی حضرت کی فصاحت عربی میں تھی زبان عربی
 سب زبانوں سے اَفْصَحُ ہُوَ هَذَا لِسَانُ عَرَبِیْ مُبِیْنٌ فصاحت ہارون علیہ السلام
 کی نسبت موسیٰ کی تھی نہ نسبت سب آدمیوں کے کہ واسطے کہ موسیٰ نے اَفْصَحُ مِثْلِیْ کہا
 اور یہ بات ظاہر ہو کہ موسیٰ کی زبان میں کث تھی اگر ہارون اون سے فصیح ہوئے تو کچھ
 تعجب نہیں داؤد علیہ السلام کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے لوب کہے نرم کیا حضرت کی
 دعا سے خشک درخت کو سبز بنایا اور قدم شریف کے نیچے پتھر کو نرم کر دیا داؤد کے ہاتھ

نہایت فصاحت کے ساتھ دریا کو
 اس کی وہ گہائی اور پتھر کا
 پتھر سے پانی جاری ہوا
 بین زمین و آسمان کا فرق
 سے پانی نکلنا ممکن
 بخلاف اونٹنیوں کے
 موسیٰ نے خضر سے کہا
 درخواست خضر سے تھی
 کی مناجات کا مقام
 عرش معلیٰ ہو موسیٰ نے
 حضرت کیو مسطہ حکم
 ہوا اَللّٰہُ تَرٰ لَی رَکَّ
 موسیٰ نے شرح صدر کی
 دعا کی رَبِّ اَنْشِجْ
 اِنِّیْ صَدِیْقٌ اَب کو
 شرح صدر سے مانگے
 اَللّٰہُ اَنْشِجْ لَکَ
 صَدَقَہُ موسیٰ نے اپنی
 است پر ہارون کو
 خلیفہ بنایا ہارون
 اَخْلَفْنِیْ فِیْ قَوْلِیْ
 حضرت کی است پر
 اَللّٰہُ خلیفہ ہو
 وَاَللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ
 مِّنْ عِبَادِیْ ہارون
 علیہ السلام من وصف
 فصاحت تھا ہوا
 اَصْحَمُ مِثْلِیْ
 لِسَانًا حضرت اون
 سے زیادہ فصیح
 تھے اَنَا اَفْصَحُ
 الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
 فصاحت ہارون کی
 زبان عبرانی میں
 تھی حضرت کی
 فصاحت عربی میں
 تھی زبان عربی
 سب زبانوں سے
 اَفْصَحُ ہُوَ
 هَذَا لِسَانُ
 عَرَبِیْ مُبِیْنٌ
 فصاحت ہارون
 علیہ السلام کی
 نسبت موسیٰ کی
 تھی نہ نسبت
 سب آدمیوں کے
 کہ واسطے کہ
 موسیٰ نے
 اَفْصَحُ
 مِثْلِیْ کہا
 اور یہ بات
 ظاہر ہو کہ
 موسیٰ کی
 زبان میں
 کث تھی
 اگر ہارون
 اون سے
 فصیح
 ہوئے تو
 کچھ
 تعجب
 نہیں
 داؤد
 علیہ
 السلام
 کے
 ہاتھ
 پر
 اللہ
 تعالیٰ
 نے
 لوب
 کہے
 نرم
 کیا
 حضرت
 کی
 دعا
 سے
 خشک
 درخت
 کو
 سبز
 بنایا
 اور
 قدم
 شریف
 کے
 نیچے
 پتھر
 کو
 نرم
 کر
 دیا
 داؤد
 کے
 ہاتھ

کو ہفت اقلیم کی بادشاہی ملی ہمارے حضرت کے سب سے عظمت اور عبودیت اور نون
کردی گئیں آنحضرتؐ نے بندگی اختیار کی تو آپ کو عتبی کی بادشاہی ملی یہ اسی بادشاہی تھی
جس کا زوال نہیں **وَلَا اَخِيْ خَيْرٌ لَّاكَ مِنْ الْاَوَّلٰى** حضرت سلیمانؑ کیواسطے آصف بن
برقیس کا تخت اٹھا لایا ہمارے حضرت کیواسطے مقد بنہ نجات زینب میں خود اسد تھا
فرمایا **وَنَزَّوَجْنَا لَهَا اَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيِّنَاتٍ مِّنْ بَيْنِنَا وَجَدْنَاهَا صَاحِبَةً**
ہمارے حضرت کی بھی شان میں اسد تعالیٰ فرماتا ہے **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَندَ عَلِيِّ بْنِ**
الْمُؤْتَسِّلِ بلکہ صبر آنحضرتؐ کا صبر ایوبؑ سے زیادہ تر تھا چنانچہ آپ نے فرمایا **يَا مَعْزُومِيْ**
يَنْبَغِيْ لَكَ مِثْلُ مَا اُوْدِيَتْ جَوْتَالِيْنِ وَاِيْزَايِ رُوْحَانِيْ وَجَسَانِيْ آنحضرتؐ کی جانب کفار
اٹھائیں ہیں کسی اور پیغمبر کو پیش نہیں آئیں امام حسینؑ کی شہادت کے دینوں کے ہاتھ
سے اور مطلع ہونا آپ کا اور پیرو سیدہ وحی کے اور شہید ہونا و زان مبارک کا سہمی
شکے اور تکلیفیں جو کتب ریسر میں موجود ہیں ظاہر و ہویہ ای یو شیع علیہ السلام
نے ہمارے سینے تک سفر کی راہ میں جہاد کیا اور کمر کھولی حضرت کو اسد تعالیٰ لبیۃ القدس
عنایت کی جو ہزار سینے سے بہتری **لِيَكُنَّ الْقَدْرُ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ** ہزار سینے
کا جہاد صرف یو شیع علیہ السلام کیواسطے تھا لبیۃ القدر کا ثواب حضرت کو ملا اور طفیل
اودن کے ایک امت مرحومہ کو ملتا ہی صلح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے اڑی
پیدا ہوئی سپارڈون کا سلام کرنا ہمارے حضرت پر اور درخت کا آپ کے حضور میں
حاضر ہونا اس سے کم نہیں یونس علیہ السلام کو اسد تعالیٰ نے لاکھ خواہ لاکھ
آدمیوں پر مبعوث فرمایا **وَاَرْسَلْنَا اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ وَبُرِيْدُوْنَ** ہمارے حضرت
کو جمیع آدمیوں پر رسالت دی **وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَاْمَاةً لِّلنَّاسِ** بلکہ آپ کی رحمت

سب عالم کو شامل ہو گا اور سب کو لانا لا ارحمة للعالمین یونس نے چالیس برس تک
 اپنی قوم کو دعوت اسلام کی قوم نے پرستش بعل سے منہ نہ موڑا ^{علیہ السلام} اُنکو ^{عزیز} کھانچا
 ہمارے حضرت کی دعوت یہ تاثیر دکھائی کہ بیشمار مشرکین امت مسلمات پر لات مار کر اسلام
 سے مشرف ہوئے یونس نے قوم جن میں دعائیہ کی اجابت دعائیں توقف ہوا
 یونس وہاں سے نکلے اذ ذہب معاً حبیباً ہمارے حضرت چاہا کہ قبیلہ بنی ثقیف
 پر دعائیہ بر کرین جن تعالیٰ نے آپ کو خبر کیا اسطے ارشاد کیا اور کہا کہ اس کو
 کھنا حبیب الحوث یحییٰ علیہ السلام کو رکھیں مین اسد تعالیٰ نے پیغمبری دی
 وانیہ کا کہ الحکمہ صبیگا ہمارے حضرت قبل تخلیق آدم و عالم نبی تھے کنت نبیاً
 وادمر بک الملک والظلم مروی ہے کہ آنحضرت تین برس کے تھے تو کون نے
 آپ سے کہا کہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں کہیلے آپ نے فرمایا کہ میں کہیلنے کیو اسطے
 پیدا نہیں ہوا عیسیٰ علیہ السلام اندھے کو دیکھنے والا کرتے تھے اور کوڑھ کیوں
 کرتے تھے اور مردیکو زندہ کرتے تھے ابیری ^{علیہ السلام} الکلمہ وکلام برص واسحی المونی
 ابو قتادہ کی اکلمہ باہر نکل آئی تھی آنحضرت نے او کی اکلمہ درست کر دی بیشترے ستر
 اور معاذ بن عفرہ کی جو رو کو بیماری برص کی تھی آنحضرت نے اسکو ایک لکڑی چھو
 وہ اچھی ہو گئی شہر قدم نہادی و برہرود و دیرہ جا کر دی + بیک نفس دل بیمار را
 دو کر دی + ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میرے بیٹے کو آپ جلا دیونین
 تو میں ایمان لاؤں چنانچہ آنحضرت نے اسکی قبر پر تشریف لگئے اور اسکا نام لیکر کے کھا
 رکے نے قبر سے جواب دیا کتبیک وسعدیک یا رسول اللہ عیسیٰ کو اسد نکلا
 جو تھے آسان پر لے گیا بل و رفعہ اللہ الیک ہمارے حضرت شب معراج میں بنوین

۱۰ اور یہ کہ جو
 ۱۱ نہ سبھا ہو کہ جو
 ۱۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۲۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۳۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۴۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۵۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۶۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۷۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۸۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۰ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۱ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۲ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۳ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۴ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۵ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۶ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۷ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۸ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۹۹ کہ جو کہ جو کہ جو
 ۱۰۰ کہ جو کہ جو کہ جو

دروازوں پر لکھا جانا روزِ ازل میں سب نبیؑ سے اقرار لیا جانا کہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 مبعوث ہوں تم سب لوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو وَاذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
 الْمَشِیْقِیْنَ اَی کی نبوت کی بشارت کتب سابقہ میں مندرج ہونا سب شریف میں آدم
 سے عبد اللہ تک زنا کا واقعہ نہ ہونا بہترین زمانہ اور بہترین قبائل میں آپؐ مبعوث ہونا
 وقتِ ولادت آپؐ کے سب جنوں کا سرنگون ہونا جنوں کا اشعار پڑھنا ممتون میں
 آپؐ کا پیدا ہونا وقتِ ولادت سجدہ کر کے نظرِ طرفِ آسمان کے اٹھانا اور اس وقت
 شہادت اٹھا کر کلمہ پڑھنا اور آمنہ خاتون سے نور کا ظاہر ہونا فرشتوں کا آپؐ کو جلا
 جھلانا چائز کا آپؐ سے باتیں کرنا اور بوقتِ اشارہ آپؐ کی طرف اُٹھنا ہونا اگرچہ میں
 سرِ مبارک پر ابر کا سایہ کرنا سینہ شریف کا چاک ہونا سایہ دار درخت کا آپؐ کی طرف جہونا
 ابتدائی وحی میں جبریل کا آپؐ کو اپنی آغوش میں لیکر دینا قرآن شریف میں آپؐ کے
 اعضا کا ذکر بنود فیض منزل ﷺ بِرُوحِ الْوَحْیِ الْکَامِیْنِ عَلٰی قَلْبِکَ زَبَانَ صِدْقٍ
 تَرْجَمَانٍ فَاِنَّمَا یُسْرِّکَ اِلَیْکَ بِصَرِّ اَنْوَارٍ مَّزَاجِ الْبَصَرِ وَمَا طَعْنِیْ رِیْقِ سِرِّ
 قَدْ زَلَّی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَاءِ وَرُکُودَ مِیْزَانِکَ وَتَحَلُّکَ
 بِکَ مَغْلُوقًا اِلَیْ اَهْلِکَ سَیْنِہِ سُرُورِ غَمِیْنِہِ اَلَمْ تَشْرِحْ لَکَ صَدْرَکَ
 بِشَبِّ اَطْمَرٍ وَوَضَعْنَا عَنَّاکَ وَنَزَّلْنَا الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ نَامَ سَبَّارِکَ لَیْسَیْ خَمَرٍ
 وَحَمْدُکَ اَللّٰہِ تَعَالٰی کے نامِ محمود سے نکالا جانا اور قبل آپؐ کے اس نام کے ساتھ کسی کا موصوفہ نہ ہو
 صوم وصال میں پورے دھڑکے کا آپؐ کو کھلانا پلانا آگے پیچھے سے برابر دیکھنا آنحضرتؐ کی رات
 میں دن کے مانند دیکھنا پھر میں قدم شریف کا نقش بچانا آپؐ دین سے کھاری پانی کا شیر
 ہو جانا بغلِ مبارک کا سفید بربگ بدن ہونا اور آپؐ کی بغل کا خوشبو اور بے بال ہونا آپؐ کی

۱۔ جلیل القدر اور نبیؑ کا
 ۲۔ مبعوث ہونا
 ۳۔ مبعوث ہونا
 ۴۔ مبعوث ہونا
 ۵۔ مبعوث ہونا
 ۶۔ مبعوث ہونا
 ۷۔ مبعوث ہونا
 ۸۔ مبعوث ہونا
 ۹۔ مبعوث ہونا
 ۱۰۔ مبعوث ہونا
 ۱۱۔ مبعوث ہونا
 ۱۲۔ مبعوث ہونا
 ۱۳۔ مبعوث ہونا
 ۱۴۔ مبعوث ہونا
 ۱۵۔ مبعوث ہونا
 ۱۶۔ مبعوث ہونا
 ۱۷۔ مبعوث ہونا
 ۱۸۔ مبعوث ہونا
 ۱۹۔ مبعوث ہونا
 ۲۰۔ مبعوث ہونا
 ۲۱۔ مبعوث ہونا
 ۲۲۔ مبعوث ہونا
 ۲۳۔ مبعوث ہونا
 ۲۴۔ مبعوث ہونا
 ۲۵۔ مبعوث ہونا
 ۲۶۔ مبعوث ہونا
 ۲۷۔ مبعوث ہونا
 ۲۸۔ مبعوث ہونا
 ۲۹۔ مبعوث ہونا
 ۳۰۔ مبعوث ہونا
 ۳۱۔ مبعوث ہونا
 ۳۲۔ مبعوث ہونا
 ۳۳۔ مبعوث ہونا
 ۳۴۔ مبعوث ہونا
 ۳۵۔ مبعوث ہونا
 ۳۶۔ مبعوث ہونا
 ۳۷۔ مبعوث ہونا
 ۳۸۔ مبعوث ہونا
 ۳۹۔ مبعوث ہونا
 ۴۰۔ مبعوث ہونا
 ۴۱۔ مبعوث ہونا
 ۴۲۔ مبعوث ہونا
 ۴۳۔ مبعوث ہونا
 ۴۴۔ مبعوث ہونا
 ۴۵۔ مبعوث ہونا
 ۴۶۔ مبعوث ہونا
 ۴۷۔ مبعوث ہونا
 ۴۸۔ مبعوث ہونا
 ۴۹۔ مبعوث ہونا
 ۵۰۔ مبعوث ہونا
 ۵۱۔ مبعوث ہونا
 ۵۲۔ مبعوث ہونا
 ۵۳۔ مبعوث ہونا
 ۵۴۔ مبعوث ہونا
 ۵۵۔ مبعوث ہونا
 ۵۶۔ مبعوث ہونا
 ۵۷۔ مبعوث ہونا
 ۵۸۔ مبعوث ہونا
 ۵۹۔ مبعوث ہونا
 ۶۰۔ مبعوث ہونا
 ۶۱۔ مبعوث ہونا
 ۶۲۔ مبعوث ہونا
 ۶۳۔ مبعوث ہونا
 ۶۴۔ مبعوث ہونا
 ۶۵۔ مبعوث ہونا
 ۶۶۔ مبعوث ہونا
 ۶۷۔ مبعوث ہونا
 ۶۸۔ مبعوث ہونا
 ۶۹۔ مبعوث ہونا
 ۷۰۔ مبعوث ہونا
 ۷۱۔ مبعوث ہونا
 ۷۲۔ مبعوث ہونا
 ۷۳۔ مبعوث ہونا
 ۷۴۔ مبعوث ہونا
 ۷۵۔ مبعوث ہونا
 ۷۶۔ مبعوث ہونا
 ۷۷۔ مبعوث ہونا
 ۷۸۔ مبعوث ہونا
 ۷۹۔ مبعوث ہونا
 ۸۰۔ مبعوث ہونا
 ۸۱۔ مبعوث ہونا
 ۸۲۔ مبعوث ہونا
 ۸۳۔ مبعوث ہونا
 ۸۴۔ مبعوث ہونا
 ۸۵۔ مبعوث ہونا
 ۸۶۔ مبعوث ہونا
 ۸۷۔ مبعوث ہونا
 ۸۸۔ مبعوث ہونا
 ۸۹۔ مبعوث ہونا
 ۹۰۔ مبعوث ہونا
 ۹۱۔ مبعوث ہونا
 ۹۲۔ مبعوث ہونا
 ۹۳۔ مبعوث ہونا
 ۹۴۔ مبعوث ہونا
 ۹۵۔ مبعوث ہونا
 ۹۶۔ مبعوث ہونا
 ۹۷۔ مبعوث ہونا
 ۹۸۔ مبعوث ہونا
 ۹۹۔ مبعوث ہونا
 ۱۰۰۔ مبعوث ہونا

آواز کا وہانگ جانا جہاں کیسی آواز نہ جاسکتی تھی دور اور نزدیک سے برابر سنا سوتے ہوئے
 باتوں کا سن لینا عمر بھر جھانکی کا نہ آنا کبھی کا بدن مبارک اور کپڑوں پر نہ بیٹھنا تمام عمر تھلا
 کا ہونا آپ کے بسنے کا خوشبو ہونا آپ کے ساتھ کا زمین پر نہ پڑنا چھڑ کو کبھی خون مبارک
 نہ بینا منقطع ہونا کا ہنوں کا آپ کی پیدائش کے نزدیک اور پسند ہونا شیطانوں کا آسمان
 پر جانے سے اور شیطانوں پر ستاروں کا ٹوٹنا شب معراج میں براق پر سوار ہو کر مع ستر
 فرشتے کے مسجد حرام و مسجد اقصیٰ سے طبقات سموات و عرش معلیٰ تک جانا بیٹوں اور
 فرشتوں کی امامت کرنا بہشت و دوزخ پر مطلع ہونا اور ایسے مقام تک پہنچنا جہاں
 کوئی نہ پونچا ہو اور آنکھوں سے پروردگار کو دیکھنا دراز قدرون میں آپ کا قدر مبارک
 سب اونچا ہونا فرشتوں کا آپ کے ساتھ چلنا اور جنگ بدر اور حنین میں آپ کے ساتھ
 کر کا فرون سے لڑنا آپ کا اُمتی ہونا اور باوجود اُمتی ہونے کے مرتبہ اعلیٰ علم کو فائز
 ہونا شعر نگار میں کہ بکبت زفت و خط نہ نوشت + بغیر مسئلہ آموز صد مدرس شد
 آپ کی کتاب میں تبدیل اور تحریف کا واقع ہونا کلیہ خزان کی آپ کی سپرد ہونا بعوث
 ہونا آپ کا تمام عالم پر حلال ہونا غنیمت کا آپ کے واسطے تمام رومی زمین پر نماز کا
 جائز ہونا مٹی سے طہارت کا حاصل ہونا سب پیغمبروں کی آپ کے معجزوں کا زیادہ ہونا
 آپ کا خاتم الانبیاء ہونا آپ کی شریعت سے سب یریتوں کا منسوخ ہو جانا آپ کا حجتہ
 للعالمین ہونا پکارنا اللہ تعالیٰ کا آپ کو لقب کے ساتھ جیسے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**
وَيَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ اور پیغمبروں کے کہ **اَوْكُونَا مِ لِكِرْ** پکارنا ہی مثلاً **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**
 امت پر حرام ہونا اس بات کا کہ آپ کو نام لیکر پکاریں بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی
 اکبرین اور یا آواز بلند آپ کے سامنے بولنے کی مانعت ہونا اور حجر کے باہر سے

آپ کو پکارنے کی ممانعت ہونا قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا آپ کی عمر اور آپ کے مسکن کی اسرائیل کا آپ پر نازل ہونا سردار ہونا آپ کا اولاد آدم پر بخشے جانا آپ کے اگلے بیچھے گن ہون کا آپ کے ہمزاد کا مسلمان ہونا تبیان و خطا کا آپ کی طرف منسوب ہونا قبر میں سے آپ کے حال سے سوال کیا جانا آپ کے ساتھ قسم کا جائز ہونا ازواج مطہرات کا حرام ہونا اور دن پر آپ کے بعد حرام ہونا نظر کا برن ازواج مطہرات پر اگرچہ کپڑے میں مستور ہون نہ خنری کی اولاد کا منسوب ہونا آپ کی طرف خواب میں آپ کو دیکھنا بمنزلہ دیکھنے بیداری کے ہی نام رکھنا آپ کے نام کے ساتھ دنیا و آخرت میں مبارک و نافع ہونا مستحب ہونا غسل و خوشبو کا وقت پڑھنے حدیث کے صحابہ میں شمار ہونا اور سکا جسے ایک لحظہ بھی با ایمان آپ کی صحبت پا چکی ہو جبریل کا آنا آپ کی عبادت کو تین روز تک آپ کے جنازہ کی نماز گرنے کا بے امام و اگر نا اور دفن کیا جانا آپ کا تین روز بعد وفات شریف سے نہونا وراثت کا آپ کے مال متروکہ میں زندہ ہونا آپ کا قبر شریف میں اور اگر نا نماز باذان و اقامت مقرر ہونا فرشتے کا قبر شریف پر اسطے پہنچانے صلوة و سلام زائر کے عرض کیا جانا اعمال امت کا آپ پر استغفار کرنا آپ کا امت کے واسطے ہونا ایک روئے ضیے کا ریاض جنّت درمیان منبر و قبر شریف سے پہلے آپ کا قبر شریف سے کھانا اور سب سے پہلے قیامت میں بیہوشی سے افاقہ ہونا آپ کا مقام محمود سے آپ کا فائز ہونا قیامت میں آپ کے ہاتھ میں لواہی حمک ہونا حضرت آدم اور تمام انکی ذریت کا اوس لوا کے نیچے ہونا اور سب انیا کا اپنی امت سمیت آپ کی پیر دی کرنا اور سب سے پہلے دیر اخل سے آپ کا شرف ہونا اور سب سے پہلے جلی صراط پر جانا و ہاں حضرت فاطمہ زہرا کا آنا اور سب خلایق کو آنکھیں بند کرنے کو حکم

۱۵

آپ کو پکارنے کی ممانعت ہونا قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا آپ کی عمر اور آپ کے مسکن کی اسرائیل کا آپ پر نازل ہونا سردار ہونا آپ کا اولاد آدم پر بخشے جانا آپ کے اگلے

بیچھے گن ہون کا آپ کے ہمزاد کا مسلمان ہونا تبیان و خطا کا آپ کی طرف منسوب ہونا قبر میں سے آپ کے حال سے سوال کیا جانا آپ کے ساتھ قسم کا جائز ہونا

ازواج مطہرات کا حرام ہونا اور دن پر آپ کے بعد حرام ہونا نظر کا برن ازواج مطہرات پر اگرچہ کپڑے میں مستور ہون نہ خنری کی اولاد کا منسوب ہونا آپ کی طرف

خواب میں آپ کو دیکھنا بمنزلہ دیکھنے بیداری کے ہی نام رکھنا آپ کے نام کے ساتھ دنیا و آخرت میں مبارک و نافع ہونا مستحب ہونا غسل و خوشبو کا وقت پڑھنے حدیث کے

صحابہ میں شمار ہونا اور سکا جسے ایک لحظہ بھی با ایمان آپ کی صحبت پا چکی ہو جبریل کا آنا آپ کی عبادت کو تین روز تک آپ کے جنازہ کی نماز گرنے کا بے امام و اگر نا اور

دفن کیا جانا آپ کا تین روز بعد وفات شریف سے نہونا وراثت کا آپ کے مال متروکہ میں زندہ ہونا آپ کا قبر شریف میں اور اگر نا نماز باذان و اقامت مقرر ہونا فرشتے کا

قبر شریف پر اسطے پہنچانے صلوة و سلام زائر کے عرض کیا جانا اعمال امت کا آپ پر استغفار کرنا آپ کا امت کے واسطے ہونا ایک روئے ضیے کا ریاض جنّت درمیان منبر و قبر شریف سے پہلے

آپ کا قبر شریف سے کھانا اور سب سے پہلے قیامت میں بیہوشی سے افاقہ ہونا آپ کا مقام محمود سے آپ کا فائز ہونا قیامت میں آپ کے ہاتھ میں لواہی حمک ہونا

حضرت آدم اور تمام انکی ذریت کا اوس لوا کے نیچے ہونا اور سب انیا کا اپنی امت سمیت آپ کی پیر دی کرنا اور سب سے پہلے دیر اخل سے آپ کا شرف ہونا اور سب سے پہلے

جلی صراط پر جانا و ہاں حضرت فاطمہ زہرا کا آنا اور سب خلایق کو آنکھیں بند کرنے کو حکم

۱۵

آپ کو پکارنے کی ممانعت ہونا قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا آپ کی عمر اور آپ کے مسکن کی اسرائیل کا آپ پر نازل ہونا سردار ہونا آپ کا اولاد آدم پر بخشے جانا آپ کے اگلے

بیچھے گن ہون کا آپ کے ہمزاد کا مسلمان ہونا تبیان و خطا کا آپ کی طرف منسوب ہونا قبر میں سے آپ کے حال سے سوال کیا جانا آپ کے ساتھ قسم کا جائز ہونا

ازواج مطہرات کا حرام ہونا اور دن پر آپ کے بعد حرام ہونا نظر کا برن ازواج مطہرات پر اگرچہ کپڑے میں مستور ہون نہ خنری کی اولاد کا منسوب ہونا آپ کی طرف

بہت بین اور فیضیتیں بھی آپ کی ذات بابرکات کی طرف راجع ہیں کہ اسی امت اور اسے
 تا بعد از آپ نے پائے سب سے بڑی فضیلت اس امت کے واسطے یہ ہے کہ ایسے پیغمبر کامل الصفا
 کے پر وہ ہیں جس کے واسطے آدم اور اٹھارہ ہزار عالم پیدا ہوا بلکہ انھیں کے واسطے اللہ تعالیٰ
 نے اپنی ربوبیت کو ظاہر کیا جس طرح آنحضرتؐ خاتم الانبیاء اور جامع کمالات تمام
 انبیاء ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی خاتم الامم اور مخصوص ہیں ساتھ کمال دین و تمام
 نعمت کے **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَقَمْتُ عَلَيْكُمْ لِقَاعِي** جس طرح آنحضرتؐ
 کی بشارت کتب سابقہ میں مصرح ہے اسی طرح اس امت کے صفات بھی کتب سابقہ میں
 مذکور ہیں اس امت کی شان میں حق تعالیٰ فرماتا ہے **كُنْتُمْ خَيْرَ امَّةٍ** اور کسی نبی کی امت کو
 ایسا خطاب نہیں فرمایا اس امت کے لوگوں کے ہاتھ پانوں و منہ و کعبہ نبیات میں روشن ہوں گے
 اس امت پر اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی اور امتوں پر صرف چار نمازیں فرض
 فرض تھیں آذان و اقامت تسبیح اللہ و آمین و رکوع نماز و جماعت و تحیہ و سلام و جمعہ و حجت و مقبلة
 جمعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو سرفراز کیا جب کہ پہلی امت رمضان کی آتی ہے اللہ تعالیٰ اس امت
 کی طرف نظر عنایت دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر عنایت دیکھتا ہے اس کو عذاب نہیں
 کرتا رمضان میں سحری کا سبب ہونا اور افطار میں جلدی کرنا اور رات کو جماع کا مباح
 ہونا اسی امت کے ساتھ خاص ہے شبِ قدر کا ہونا بہتر ہزار مہینے سے ابی امت کے واسطے ہے
 مصیبت کے وقت **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ** کہنا اللہ تعالیٰ نے اسی امت کو سکھایا ہے
 تحفیات کا اٹھنا اب اس سے جیسا اور امتوں میں تھا مثلاً کا نام مقام نجاست کا اور قبول ہونا
 توبہ کا بعد قتل کے آسان کیا اللہ تعالیٰ نے اس امت پر وہ بات کہ اوروں پر دشوار تھی مثلاً
 کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور سفر میں روئے کو افطار کرنا اور نماز میں چھڑ کرنا

آج میں ہمارے
 دیندار اور دنیا دار کی تمام چیزیں
 ہم پر سبب ہوتی ہیں

اس امت کے
 ادنیٰ سے
 ہر حال میں اور ہر
 وقت میں

اللہ تعالیٰ اس امت کی بھول چوک پر اور کس بات پر جو بخون جان کے ہوا اور دوسرے پر
 مواخذہ نہیں کرتا اس امت کی شریعت سب شریعتوں سے مکمل ہی اس امت کے لوگ
 گمراہی پر اجتماع نہیں کرتے پس اجماع ان کا کسی قول فعل پر حجت ہی اور حجت
 انکار حجت اس امت کے واسطے طاعون شہادت ہی یعنی جو شخص اس امت کا من
 طاعون میں مرتا ہی اوکو شہید کا اجر ملتا ہی بخلاف اور امتوں کے کہ ان کو واسطے مرض
 طاعون عذاب تھا اس امت کے شخص کی بھلائی کی گواہی دیتے ہیں اور بہر حجت
 واجب ہوتی ہی بخلاف اور امتوں کے کہ جب تک سواد می کسی کی بھلائی کے قائل نہ
 وہ جتنی نہیں ہوتا تھا اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اسناد عطا کیا جس سے سلسلہ احادیث
 نبوی کا باقی ہی اور قیامت تک باقی رہے گا کسی امت کو فیضیت نہیں ملی کہ اپنے نبی
 کے اخبار و آثار کا سلسلہ نبی تک پونہ پاسکے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تصنیف کتب
 و تدوین مسائل دینیہ پر توفیق دی ہی اس امت پر جناب رسالت مآب کا رون و رسم
 ہونا اس امت میں اقطاب و اوتاد و شہداء و ابدال پیدا ہوتے ہیں اس امت کے لوگ
 عرصات قیامت میں بلند مکان پر کھڑے کیے جائیں گے اس امت کے نامہ اعمال
 قیامت کے دن دابہ بنے ہاتھ میں دیے جائیں گے اس امت کے لوگوں کے
 ایمان کا نور انکے آگے دوڑے گا اس امت کے لوگوں کو اپنے کار خیر کا ثواب
 اور دوسرے شخص کے کار خیر کا ثواب جو اس کے واسطے کرتا ہی ملیگا اس امت
 کے لوگ سب امتوں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے جس امت سے
 ستر ہزار آدمی بہشت میں بے حساب جا دیں گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر
 ہزار آدمی ہوں گے اس امت کے لوگ باوجود کثرت گناہوں کے مسیح بہشت

اللہ تعالیٰ اس امت کی بھول چوک پر اور کس بات پر جو بخون جان کے ہوا اور دوسرے پر مواخذہ نہیں کرتا اس امت کی شریعت سب شریعتوں سے مکمل ہی اس امت کے لوگ گمراہی پر اجتماع نہیں کرتے پس اجماع ان کا کسی قول فعل پر حجت ہی اور حجت انکار حجت اس امت کے واسطے طاعون شہادت ہی یعنی جو شخص اس امت کا من طاعون میں مرتا ہی اوکو شہید کا اجر ملتا ہی بخلاف اور امتوں کے کہ ان کو واسطے مرض طاعون عذاب تھا اس امت کے شخص کی بھلائی کی گواہی دیتے ہیں اور بہر حجت واجب ہوتی ہی بخلاف اور امتوں کے کہ جب تک سواد می کسی کی بھلائی کے قائل نہ وہ جتنی نہیں ہوتا تھا اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اسناد عطا کیا جس سے سلسلہ احادیث نبوی کا باقی ہی اور قیامت تک باقی رہے گا کسی امت کو فیضیت نہیں ملی کہ اپنے نبی کے اخبار و آثار کا سلسلہ نبی تک پونہ پاسکے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تصنیف کتب و تدوین مسائل دینیہ پر توفیق دی ہی اس امت پر جناب رسالت مآب کا رون و رسم ہونا اس امت میں اقطاب و اوتاد و شہداء و ابدال پیدا ہوتے ہیں اس امت کے لوگ عرصات قیامت میں بلند مکان پر کھڑے کیے جائیں گے اس امت کے نامہ اعمال قیامت کے دن دابہ بنے ہاتھ میں دیے جائیں گے اس امت کے لوگوں کے ایمان کا نور انکے آگے دوڑے گا اس امت کے لوگوں کو اپنے کار خیر کا ثواب اور دوسرے شخص کے کار خیر کا ثواب جو اس کے واسطے کرتا ہی ملیگا اس امت کے لوگ سب امتوں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے جس امت سے ستر ہزار آدمی بہشت میں بے حساب جا دیں گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے اس امت کے لوگ باوجود کثرت گناہوں کے مسیح بہشت

کے ہیں اس امت کے لوگ گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا گناہ پوشیدہ
 رکھتا ہے اس امت کے لوگ اگر اپنے قصور پر دل میں پشیمان ہوتے ہیں وہ بھی
 توبہ کرنے کے برابر ہی اس امت کے گنہگاروں پر اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب نہیں
 کرتا حق تو یہی کہ اللہ تعالیٰ نے بظہیر اپنے حبیب کے اس امت کو وہ فضائل و کمالات
 عطا کیے ہیں کہ کسی امت کو ان فضائل سے سرفراز نہیں کیا شجر چونکہ
 پیغمبر را بر حمت خوانده است + خاتم پیغمبران او گشت وما خیر الا اسم + اللهم
 صَلِّ عَلَیْکَ وَآلِکَ عَلٰی قَدْرِ حُسْنِکَ وَکَمَالَکَ وَالتَّحَدُّکَ لِلَّهِ فِي الْبَدَايَةِ وَالْآخِرَةِ

قطعة تاریخ حکیدہ خانہ منشی محمد سرور صاحب تخلص در توطن قصہ احمد آباد در مصلح

<p>بجز فیض و مخزن جود و سخا نامحب اعلام تسلیم و رضا فاضل مقبول ارباب ہدای آنکہ آمد مقتدا ی اولیا سید کوین ختم الانبیاء مورد افضالی در گاہ خد ساقی کوثر شہ ہر دو سرا نائب حق شافع روز جزا گفت ہاتق و صف ختم نبیا مد ۱۲</p>	<p>ہست رحمن علی اعلیٰ عطا شاعر بے مثل یکتا زمان ماہر طب و اقیقہ سر علوم کرد چون تالیف او صاف سول رہبر ہر گمراہ غفلت شعرا باعث ایجاد عالم فخر کل مزج حور و ملک جن و بشر امی نسب و ای روز بعث و نشر کرد سرور غور در تاریخ او</p>
--	--

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت رب العالمین اور نعمت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نبیان و مخلصان
 رسول مقبول کی خدمت میں عرض یہ ہو کہ غرض اصلی اور مقصود کلی اور اہل فضائل اور
 دریافت محامد سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور اتباع سنت ہو اور اس
 اور اس کے حبیب کی محبت یہی ہو کہ اس کے فرمانے پر عمل کرے اور خلاف کتاب و سنت
 کے راہ نہ چلے پس ہر مسلمان کو لازم و واجب ہو کہ سب قول و فعل میں طریقہ مسنون کو
 ملحوظ رکھے اور رضای خدا اور خوشنودی رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہش
 پر مقدم جائے اس واسطے کہ بنج مسلمان کو اقتدای سنت سے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا
 اور اس کے گنہ بخشا ہو عن تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
 اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يَحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ
 تو کہو دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیر وی کر دیری دوست
 رکھے گا تم کو اللہ اور بخشے گا گنہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہو اور جس کام کو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا یا حکم کرنے کا فرمایا اس کے بجالانے میں خلاص و بہود و آریں گے
 اور جس بات کو منع کیا اس کا کرنا باعث ہلاک اور نقصان دنیا و آخرت کا جانے پڑے
 افعال مسنون ظاہرین سب و قلیل معلوم ہوتے ہیں اور باطن میں فوائد کثیر اور ثواب
 عظیم ہوتا ہے اور بعض امور ممنوع ادنا و حقیر ہیں اور کرنا و کنا بہت بڑا گناہ اور سبب
 غضب و قہر خداوند و الجلال کا ہوتا ہے اور اکثر لوگ سبب لاعلمی کے اس میں
 مبتلا ہوتے ہیں منجملہ اس کے چند امور بطور نمونہ یہاں بیان ہوتے ہیں ایک یہ کہ
 کہ اس کے کہ جس میں ثواب عظیم اور موجب خوشنودی رب کریم اور فراموشی

ہیں بقی لے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **تَفْضِلُ الصَّلَاةَ الَّتِي يَسْتَاكُهَا عَلَى**
الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يَسْتَاكُهَا سَبْعِينَ مَرَّةً یعنی ثواب میں زیادہ ہوتی ہے
 وہ نماز جو مسواک کر کے پڑھی جائے اوس نماز سے کہ بے مسواک پڑھی جائے
 شتر حصہ اور طبعی مین لکھا ہے کہ مسواک پاک کرتی ہے مونہ کو اور خوش کرتی ہے
 رب العالمین کو اور روشن کرتی ہے نگاہ کو اور زیادہ کرتی ہے فصاحت اور صحت
 کرتی ہے دانتوں کو اور خوشبودار کرتی ہے مونہ اور مضبوط کرتی ہے مسوڑھوں کو اور
 صاف کرتی ہے وطن کو بلغم سے اور خلع کرتی ہے رطوبت کو اور دیر مین لاتی ہے پڑھا پا
 اور سیدھا رکھتی ہے پشت کو اور دونا کرتی ہے اجر اور آسان کرتی ہے ترمج اور طویلانی
 ہے کلمہ شہادت کو موت کے وقت اور سیاہ زو کرتی ہے شیطان کو اور وسیع کرتی ہے
 روزی اور دور کرتی ہے دانتوں کے میل و درد کو اور زیادہ کرتی ہے عقل اور پاک کرتی ہے
 دل کو اور نورانی کرتی ہے مونہ اور قوت دیتی ہے دل اور بدن کو اور شہا ہے ہر بیماری کو
 اور سوائے اسکے اور کتابوں میں بھی بہت اندر اسکے کلمے ہیں پس جیسے ثواب عظیم اور
 فائدہ و فوہیم سے محروم رہنا بہت نامناسب ہے وہ شکر دار بھی کتنا بقدر یک مشقت اور محنت
 کرنا واجب اور شائرا سلام اور سنت انبیای کرام سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم **نَعَفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا الْحَيَّ دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ**
 یعنی باریک کرو اور خوب تراشو و تھچھین اور چھوڑو اور بڑھاؤ وارٹھیان روایت
 کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور وارٹھیان مذنا یا ایک مشقت سے
 کم کرنا اور کترانا پنج سے موڈ اسکے گل مجھے بنانا حرام ہوا اور مشابہت ہے ستھ

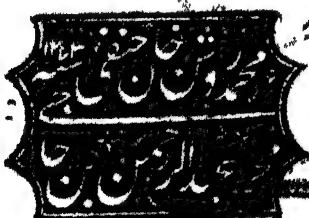
مجوس اور مشرکین کے صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جَزَّ الشَّوَارِبُ وَاعْطُوا الْحُلِيَّ حَالَهُمْ
 المجوس یعنی باریک تراش تو چھین اور بڑھاؤ داڑھیاں خلاف کرو مجوس کے
 بعض روایت میں خَالِقُوا الْمَشْرِكِينَ واروہو اور داڑھی کو لپیٹنا اور بانڈھنا اور
 اوپر بڑھانا ممنوع ہے فی الحدیث صحیحہ کہ لَحْيَتَهُ فَإِنَّهُ كَمَا بَرَّكَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 اِی جَعَدَ یعنی جو شخص لپیٹے اور بانڈھے داڑھی اپنی پس پیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بیزار ہیں اوس سے اور حضرت زبیر بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا وَكَانَ
 أَحْمَدُ وَالزَّيْطِيُّ وَالنَّسَائِيُّ یعنی جو کوئی نہ کترائے چھین اپنی پس ہم میں سے
 نہیں اور ہمارے طریقہ پر نہیں معاذ اللہ اگر کسی ہندو سے واسطے مونڈانے چنی
 کے کہ اونکے شعار دین سے ہی کہا جاوے تو کبھی نہ مانے اور مسلمان ہو کر واسطے
 خوشنودی زمان بازاری اور مشابہت ہندو کے دام و گیر داڑھی مونڈو میں اور
 حوت من کثیبتہ یعقوب فکھو منھم اور عذاب خدا کا دل سے بھولا دین فائن
 احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ دس خصلتیں داڑھی میں مکرون ہیں اول سیاہ کرنا داڑھی کا خضاب
 سے کہ وہ خضاب دوزخ خون کا ہے اور پہلے سب کے فرعون نے کیا تھا وہ سر سفید کرنا
 اوٹکا دوسے واسطے وقار و اظہار بزرگی اور تخر علم اپنے کے نیسے فوجا اوسکے
 ہون کا عبث سے یا ابتدای جوانی میں تا امر و معلوم ہو چکے تھے چٹا اوسکے سفید
 بالوں کا واسطے ننگ و جار کے بڑھاپے سے پانچویں کم کرنا داڑھی کو ایک سست
 چست سے زیادہ کرنا اوسکو بشمول مویہای سہ ماہ توین آد سبتہ کرنا داڑھے واسطے لکھا

لوگوں کے آٹھویں اور گیارہواں اور گنگھی مکرنا واسطے اظہارِ روع اور تقویٰ کے
 نامعلوم ہو کہ واڑھی کی بھی خبر نہیں لیتا فریضہ اسکی سفیدی یا سیاہی دیکھ کر تکبر بڑھاپے
 یا جوانی پر کرنا دسویں خضاب سرخ یا زرد کرنا لوگ صلیح اور متقی معلوم کریں واسطے
 اتباع سنت کے تیسرے عمامہ باندھنا کہ دنیا میں عظمت و وقار اور آخرت میں
 ثواب بشارتی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمامہ باندھو تا زیادہ کرے عقل
 و بزرگی کو عمامہ فاروقی درمیان ہمارے اور مشرکوں کے اور ایک روایت میں
 عمامہ فاروقی درمیان کفر اور ایمان کے اور دیا جائے گا ایک نور عیون پہنچ دے
 کے دن قیامت کو کہ پھر تباہی اور سکومردس پر دور رکھت نمازیہ عمامہ بہتر اور شرف رکھت
 ہے عمامہ سے نقل ہوا یا فرض پگڑی باندھ کے آؤ مساجد میں کہ پگڑیاں پوچی مسلمانوں
 کی ہیں لازم پگڑی پگڑیاں کہ وہ خضائل ملائکہ سے ہی خدای تعالیٰ نے مہدی میری
 رزق پر روحنین کے ملائکہ سے کہ پگڑیاں پہننے سے کذا فی شیح سفر السعادت
 چوتھے مردون کو ٹخنوں سے نیچا پایا جاوے پتا درست نہیں کہ باعث عذاب ہے
 محمدی ثواب ہے ابن جریر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُفِيَ لَأَعْلَمُ كَيْفَ يَنْظُرُ
 اللہُ إِلَيْهِ يَقْرَأُ الْقُبْمَةَ تَتَقَنَّنُ عَلَيْهِ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَنْظُرُ
 سے نہ کھٹے گا اللہ اسکی طرف قیامت کو یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور
 ای میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُفِيَ لَأَعْلَمُ كَيْفَ يَنْظُرُ
 میں سادہ ٹخنوں سے نیچا پایا جاوے پتا ظاہر میں لو کہ اسکو نہایت معل و خفیف سمجھیں

اور پیروی و عید شدیدی جن تعالیٰ سب کماؤں کو اس گناہ بے لذت اور سب طریقوں
خلاف سنت سے بچا دے اور توفیق اتباع سنت کی عنایت فرما دے اور سوائے
اسکے اور بھی احادیث کثیرہ فضائل و ثواب اتباع سنت اور عقاب و عقاب اختیار
طریقہ خلاف سنت میں وارد ہیں کہ اس مقام میں درج کرنا اور لکھنا بنظر طول کلام کے مصلحت نہ کیا

خاتم المطبوع

حمد و سپاس بشارت نثار بارگاہ حضرت آفریدگار کہ اس کے کمال فضل و کرم سے رسالہ
مقبول پسندیدہ ارباب عقول برگزینہ اصحاب منقول بیان فضائل رسول میں علیہ الصلوٰۃ
والسلام من اللہ العزیز المنان تصنیف جامع صفات خردوان مولوی حکیم محمد حسین
بافضام چند نوامد دیگر نافع پیروان دین پیغمبر مطبع نظامی واقع کانپور میں باہتمام
امیدوار رحمت و عنایت ایزد سبحان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
چرچور و مقفور بتاریخ ۲۹ شہر رمضان المبارک ۱۲۸۵ ہجری میں زیور طبع سے آراستہ
ہو کر مطبع طبع اہل ایمان و ایقان ہوا جناب رب العالمین مستم اور ناظرین اس
کتاب دلنشین کو توفیق اپنی اطاعت اور اتباع سنت حضرت سائت صلی علیہ وسلم
وجہ مہر کی غایت پر وسطہ سندس ناسبت کہ یہ کتاب چھپائی مطبع نظامی کی ہو نہ ہو ملاحظہ



عبدالمجید

۱۲۸۵

مقام اس کے
کو ہر شخصیت و حالت
رسول مقبول صلی علیہ وسلم
کما جلتہ توفیق
لہذا ارباب بہت سی
خدمت میں عرض ہو
کہ میں شکر و تحسین
ان رسالوں کو بیکار
دوست اور دشمن اور
خاص و عام
کا غیب میں بین
کے ان میں سے ایک
اور یہی تعالیٰ کی
عظمت و کرم

بِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا مَقُولَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِأَوَّلِ الْأَصْنَافِ الْمَحْمُودَةِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا مَقُولَ إِلَّا بِاللَّهِ

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

بِأَوَّلِ الْأَصْنَافِ الْمَحْمُودَةِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا مَقُولَ إِلَّا بِاللَّهِ

بِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا مَقُولَ إِلَّا بِاللَّهِ

محرریت کتاب مستطاب توارخ حبیب اللہ صلا اللہ علیہ وسلم

۶	بیان سبب تالیف	۱۵	ماخوذ بجز رضی اللہ عنہا کا لیکہ آپکا تجارت کو جانا اور سفر کے سحرات سننے اور کما خواہان نکاح آپ سے ہونا
۷	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت اور طفولیت	۱۵	بیان منطور اراہب کی گواہی کا
۸	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۶	نکاح آپکا مبنی فی خدیجہ کے ساتھ
۹	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۶	بنانا قریش کا لڑکہ سر نو خانہ کعبہ کو اور طے ہونا
۱۰	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۷	نزاع رکھنے حجر سود کا آپ کے فیصلے سے
۱۱	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۷	بیان حالات زمان نبوت میں تا سحراج
۱۲	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۷	جانا آپ کا پاس ورقہ کے
۱۳	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۸	بیان موسم اور جنتی ہونا ورقہ کا
۱۴	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۸	بیان نزول سورہ فاتحہ کا
۱۵	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۸	قصہ حضرت بلال کا اور خرید کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
۱۶	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۹	آزاد کرنا اور نزول سورہ اللیل حضرت ابوبکر کی شان میں
۱۷	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۹	تقریر تلال الطیف فی فضیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۸	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۱۹	نزول سورہ یحییٰ ابی لمب کے حق میں
۱۹	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۰	حال عتبہ اور عتبہ پسران ابولمب کا
۲۰	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۰	بیان ہجرت حبشہ کا
۲۱	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۱	اقرار نجاشی بادشاہ نصاری نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۲	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۲	ارادہ کرنا حضرت ابوبکر کا واسطے ہجرت کے
۲۳	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۲	بیان اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۲۴	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۵	ذکر شعب بنی ہاشم
۲۵	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۶	ذکر وفات ابوطالب
۲۶	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۶	ذکر وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
۲۷	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۷	تشریف لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طائفہ
۲۸	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۷	گواہی ہجرا اراہب کی واسطے اپنی نبوت کے
۲۹	بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	۲۸	مسلمان ہونا جنوں کا

۲۸	فصل معراج کے بیان میں	۴۶	قصہ خشف قارون
۳۱	ذکر بیت المعمور	۴۹	تحقیق لفظ ثنایات الوداع
۳۲	ذکر سورۃ المنتہی	۵۰	فصل بیانیہ و فروعی سورۃ المنورہ میں تاخوذ بدرجہ
۳۳	ذکر رفعت	۵۱	بیان اسلام عبدالعزیز بن سلام کہ وہ یومین بہشت کے عالم تھے
۳۴	ذکر حصول شرف دیدار و کلمات التحتیات	۵۱	بیان اسلام سلمان فارسی کا
۳۵	نکتہ کلمات التحتیات کا	۵۳	ذکر خیریکر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیر و مر کو
۳۶	سبب تخصیص التحتیات کا بحالت قعود و صلوة		اور اس لیے بھی بوشہرہ ہو نا اوجھا
۳۷	نکتہ الطیفہ در باب گنگھار ان	۵۳	فصل غزوہ بدر کے بیان میں
۳۸	ذکر فضیلت نماز چنگانہ	۵۵	صحابہ کا تقریرات جان نثار کی کرنا وقت جنگ کو
۳۹	پیش ہونا پیاپوں کا شب معراج میں		و راتے آپ کے امر جنگ میں
۴۰	مشاہد عجائبات کا	۵۶	بیان علوم مقام عبدیت
۴۱	بیان اس بات کا کہ معراج میں آپ کا شریف ایجا نا	۵۹	دونوں جانب انصاری کا حضرت عبدالرحمن بن عوف سے
۴۲	از قبیل عالم آخرت ہی		حال اچھلک بوجھنا اور چھپنے کے اوس لعین کا قتل کرنا
۴۳	احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات	۶۱	اسیر کرنا فرشتے کا حضرت عباس کو
۴۴	فصل مقامات ہجرت اور حالات راہ کے بیان میں	۶۱	پھینک کر نا آپ کا مسشت خاک اور کنگہ پاؤں کا فروق
۴۵	ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ		اور سبب اس کے شکست کھانا کافرون کا
۴۶	مجمع ہونا کفار قریش کا دارالند و دین	۶۳	کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے
۴۷	واسطے شہادت کے آپ کا مرن	۶۳	بیان فحاشی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۸	وجہ تسمیہ شیطان بشیخ نجدی		کا اور نکاح میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنا اور طلاق کا
۴۹	بیان حال حکیم	۶۳	بیان اس بات کا کہ پیغمبر کی دو بیویوں کا ایک بستی کے
۵۰	ایچکا غار قرین شریف ایجا نا اور وہاں کے ہجرت		نکاح میں آنا ایسا شرف ہو کہ سو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۵۱	فضیلت حضرت ابوبکر صدیق و حضرت رضی		کسی کو حاصل نہیں ہوا
۵۲	علی رضی اللہ عنہما قصہ ہجرت میں	۶۴	مشہور کرنا ایچکا ایچکا سے معاملہ اسیران بدر میں ہجرت
۵۳	نکتہ عجیبہ تعلق بابیہ لا یخرجن ان اللہ معنا		را حضرت ابوبکر کے سکون فدیہ کیسے چھوڑ دینا اور ناریں پھاڑنا
۵۴	روانہ ہونا آپ کا غار ثور سے		قرآن کا پڑھنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقاضی قتل اسیران صحی
۵۵	مرد و آپ کا خیمہ ام حبیبہ پر	۶۶	فضیلت اصحاب بدر
۵۶	سراقہ بن مالک کا آپ کے پیچھے جانا اور زمین کا گلہ جانا	۶۷	فصل فتح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں
۵۷	سراقہ کے گھوڑے کو ہاتھ کھم	۶۹	ذکر حضرت غوث اعظم

۹۹	ذکر ہونے نام مہدی کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی	۹۹	حال جہان دینا ایک ہو کی کھینچ شہر مین
۱۰۰	اولاد مین اور بیان نکتوں کا اس بات مین	۱۰۰	قصہ کعب بن اشرف کے بیان مین
۱۰۲	غزوہ احد کے بیان مین	۱۰۲	قصہ کل اور ارفع یہودی کے بیان مین
۱۰۴	ذکر بیشتر نجات ہونے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا	۱۰۴	قصہ افک کے بیان مین
۱۰۶	شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۱۰۶	قصہ تیمم کے بیان مین
۱۰۸	بیان مقتل ہونے ابی برفل کا و کا حضور اقدس کے	۱۰۸	قصہ حدیبیہ کے بیان مین
۱۱۱	بیان بطن راج	۱۱۱	ذکر بیت رضوات
۱۱۵	بیان فضیلت شہداء احد	۱۱۵	قصہ ابو بصیر اور اونکے یاروں کا
۱۱۶	ذکر اس بات کا کہ شب برات کے دن ہونا	۱۱۶	غزوہ خیبر کے بیان مین
۱۱۷	غزوہ احد کا مشہور یہ غلطی	۱۱۷	حضرت علیؑ کا اونکا دار و دار و قلعہ خیبر کو
۱۱۸	ذکر غزوہ حمراء الاسدیٰ آپ کے تشریف لیجانے کا	۱۱۸	ذکر فک
۱۱۹	ابو غیاث سیکر کوہ پچھڑا اور جلا جان ابو غیاث	۱۱۹	ذکر داخل ہونے حضرت صفیہ کا ازواج مطہرات مین
۱۲۰	غزوہ بدر ثانی کے بیان مین	۱۲۰	انحضرت جعفر اور دیگر مہاجرین حبشہ کا
۱۲۱	سر یہ صبح کے بیان مین	۱۲۱	ذکر زہر دینے یہودیہ کا آپ کو
۱۲۲	ذکر قتل سفیان بن خالد ثعلبی	۱۲۲	ذکر تحریم گوشت غرو متعدد
۱۲۳	قصہ بیر سعید کے بیان مین	۱۲۳	عمرۃ القضا کے بیان مین
۱۲۴	غزوہ بنی النضیر کے بیان مین	۱۲۴	اسلام خالد بن الولید اور عمر و بن العاص
۱۲۵	غزوہ خندق کے بیان مین	۱۲۵	اور عثمان بن طلحہ کے بیان مین
۱۲۶	ذکر خندق بمشورہ سلمان رضی اللہ عنہ	۱۲۶	تحریر کا جب کے بیان مین
۱۲۷	چکنا برق کا پتھر سے اور پیشین گوئی آپ کی	۱۲۷	بیان حال ہر قتل بوقت وصولی نامہ مبارک
۱۲۸	در باب فتح مین فارس و شلم	۱۲۸	بیان حال خاطر عالم نصاریٰ کی ابی خبیر سنہ ہجری
۱۲۹	قصہ عجیب نوحان النصاری	۱۲۹	بیان حال ناشی بوقت وصول نامہ مبارک
۱۳۰	بیان قضا ہونے چار نمازون کا	۱۳۰	سر یہ حضرت ابو بصیر کے بیان مین
۱۳۱	حال قتولی عمر بن عبد و بدہلوان بہت حید کرانہ	۱۳۱	سمندر نے غیبی لشکر کو قتل کے لیے دی تھی
۱۳۲	حسن تعمیر تعمیر رضی اللہ عنہ سے نفاق ہو جانا	۱۳۲	غزوہ موتہ کے بیان مین
۱۳۳	فیما بین قریش و بنی قریظہ کے	۱۳۳	غزوہ فوج مکہ کے بیان مین
۱۳۴	غزوہ بنی قریظہ کے بیان مین	۱۳۴	قصہ خطا طالب بن بلتہ
۱۳۵	ستون مین بندہ ابو ہبیرہ کا واسطے توپ کے	۱۳۵	قصہ عجیب

۱۳۷	بیان استدلال شیعہ در باب فضیلت حضرت علیؓ	۱۶۱	توجیہ کلام شاہ عبدالعزیز صاحب دربارہ
۱۳۸	بیان اذکار جنکے لیے آپؐ حکم فرمایا تھا جان پاؤں والو	۱۶۲	شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳۹	حال عمر بن ابی ہاشم	۱۶۳	ارادہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے
۱۴۰	بیان اسلام وحشی	۱۶۴	لکھنے کے بعد خلافت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۴۰	بیان اسلام عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا	۱۶۵	بیان خوبی مسواک اور خاتمہ بخیر کے مائتہ مسواک کا
۱۴۰	فائدہ نافعہ	۱۶۷	بیان تاکید نماز و رعایت غلام و کنیت
۱۴۰	بیان اسلام کعب بن زبیر	۱۶۸	ماقم پرسی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۴۲	بیان اسلام مبارک بن اسود کا	۱۶۸	بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۴۲	بیان اسلام ہند عورت	۱۶۸	ذکر تفسیق بنی ساعدہ
۱۴۲	بیان اسلام قریش و قتل دیگر زمان	۱۶۹	ذکر غسل جسد اطہر
۱۴۳	فصل ۲۴ غزوہ حنین کے بیان میں	۱۷۰	ذکر دفن جسد اطہر
۱۴۳	ذکر غزوہ اوطاس کا	۱۷۱	بیان شرف زیارت قبر شریف
۱۴۵	فصل ۲۵ غزوہ کے بیان میں	۱۷۲	علیہ السلام اور حلالی کیم اور سحران کے بیان میں
۱۴۶	ذکر کربلا کذاب	۱۷۲	فصل ۲۶ علیہ السلام کے بیان میں
۱۴۷	فصل ۲۶ غزوہ تبوک کے بیان میں	۱۷۲	نکتہ ملاحات رنگ مبارک
۱۴۸	میں نے آپؐ کا حضرت خالو کو مع شکوکے دوست بنایا	۱۷۳	بیان فورانیت جسم شریف و سر عدم سایہ
۱۴۹	حال مسجد ضرار	۱۷۴	بیان خوشبو عرق شریف
۱۵۰	قصہ تین اصحاب خنصین کا کہیں رہ رہا ہے گئے تھے	۱۷۵	بیان یونان پر کجا جو دنیا میں آگیا بوسہ تھین
۱۵۳	فصل ۲۷ حضرت علیؓ اور امیر المومنینؓ کے بیان میں	۱۷۵	سرسبز کا کہ آگے کار و زہا ہر تھام تھام کر
۱۵۳	قصہ منادی بعض امور	۱۷۶	فصل ۲۸ اخلاق کریمہ کے بیان میں
۱۵۴	فصل ۲۸ سہلے کے بیان میں	۱۷۶	قصہ ہودی کا کہ سبب آپؐ کے حکم کے مسلمان ہو گئے
۱۵۵	بیان معنی سہلہ	۱۷۸	حکایت زاہر و ہقان رضی اللہ عنہ
۱۵۵	فصل ۲۹ حجۃ الوداع کے بیان میں	۱۷۹	مسئلہ قیام پر اسے تعظیم
۱۵۶	بیان احرام حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ	۱۸۰	ذکر شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۵۶	بیان افراد و قرآن و تمتع کا	۱۸۰	بیان سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۵۸	فصل ۳۰ وفات شریف کے بیان میں	۱۸۱	فصل ۳۱ معجزات کے بیان میں
		۱۹۲	شفاعت کبریٰ کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار محمد جناب رب العزت کو جس نے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور دوسارے عالم کو اس نور سے ہو کر پیدا کیا اور درودنا معدود و نثار جناب محبوب باب المبین سید المرسلین جن کی ہر ایک گمشدگان بادی ضلالت راہ پر آئے اور ان کے آل و اصحاب چنکی سہی در کوشش دین قوی ہو اور اکابر و ادر قیامہ تھڑے بعد صبا و رسلو کے کتا ہی نیاز مند درگا و حبیب الغصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتال جناب حبیبہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہی جیسا کہ دہی عند ذکر اولیائہ اللہ تنزل الرحمة یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہو پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہو اور بھی خدا سے تعالیٰ نے فرمایا ہر قل ان کنتم تحبون اللہ فامشعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ مغفور ذنوبکم یعنی تو کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہوتا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اس حدیث بخشنے والا ہی نہایت مہربان اور ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب کاتب الاعمال آپ کے طریق پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سبب ہی ہو کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ہزاران ہزار محمد جناب رب العزت کو جس نے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور دوسارے عالم کو اس نور سے ہو کر پیدا کیا اور درودنا معدود و نثار جناب محبوب باب المبین سید المرسلین جن کی ہر ایک گمشدگان بادی ضلالت راہ پر آئے اور ان کے آل و اصحاب چنکی سہی در کوشش دین قوی ہو اور اکابر و ادر قیامہ تھڑے بعد صبا و رسلو کے کتا ہی نیاز مند درگا و حبیب الغصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتال جناب حبیبہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہی جیسا کہ دہی عند ذکر اولیائہ اللہ تنزل الرحمة یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہو پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہو اور بھی خدا سے تعالیٰ نے فرمایا ہر قل ان کنتم تحبون اللہ فامشعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ مغفور ذنوبکم یعنی تو کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہوتا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اس حدیث بخشنے والا ہی نہایت مہربان اور ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب کاتب الاعمال آپ کے طریق پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سبب ہی ہو کہ

مقبول اور محبوب خدا ہو نیکا اور سب ہو گناہوں کے بخشے جانے کا لہذا ارقم حروف کے بزرگ تقدیر
فی الحال جزیرہ پورٹ بلیر انڈین مین وارڈ ہی اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس اپنے ننہین رکھتا ہے
خاطر شنیں غمگ اور مصد عنایت بر حال زار حکیم محمد امیر خان صاحب نیوڈاکٹر کے یہ رسالہ بیان تواریخ
حبیب الرحمن علیہ وسلم من شہۃ ہجری میں لکھتا ہے اور نام تاریخی اسکا تواریخ حبیب الرحمن
وَبِنَا تَقْبَلُ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یہ رسالہ مثل ہی میں باب اور ایک خانے پر باب اول
میں حالات نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کا بیان ہے
باب دوم میں ہجرت تا وفات کے حالات کا بیان ہے و باب سوم میں علیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہے
خانے میں شفاعت کبریٰ کا بیان ہے اور باب کو فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حال کے شرح پر لفظ حال لکھا ہے
باب اول احوال نور مبارک و ولادت باسعادت و طفولیت و شباب و آغاز نبوت تا ہجرت کے بیان

فصل اول بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت

حدیث میں وارد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیَّ یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا
اور کتب اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو پیدا کر کے سارے عالم کو اس نور سے
جلوے ظہور میں لایا آسمان اور زمین اور سارے اور چاند اور سورج اور سب بنیا اور اولیا پر تو اسی نور کے
ہون اور حقیقت محمدی سب کا منشا ہے حدیث میں آیا ہے کہ اپنے فرمایا میں پیغمبر تھا اس وقت میں کہ آدم باقی
اور میں میں تھے یعنی خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے پیغمبر ہی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کی
گوچر طور آپ کا اس عالم میں سب سے بعد ہوا بعد پیدائش آسمان اور زمین وغیرہ کے جب فیضانِ ارحامی کو منظور
ہوا کہ زمین میں اپنا ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اس سے آباد کرے اور نور محمدی کی روشنی بنا
میں پھیلائے تب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی او کی پیشانی میں چمکایا پھر
آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف ثلث علیہ السلام کے کہ اشرف اولاد تھے اور بعد حضرت آدم
کے ان کے جانشین اور پیغمبر ہوئے بعد ازین وہ نور اصلاط ظاہرہ و ارحام علیہ میں منتقل ہوا چلا آیا

۱۔ بعد ازین کہیں
جناب غلام مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس کتاب کے تحت لکھتے
اور اس کتاب سے غایت کیا
۲۔ جن میں ہو چکے ہیں
۳۔ مضامین کتاب کے
۴۔ جو کتب کا بیان ہے
۵۔ ہے سلطان کریم
۶۔ منہ رحمتہ اللعالمین
۷۔ علی ای رب ہمارے
۸۔ قبول فرمائیے بیشک تو
سننے والا دانائی
۹۔ صلوات علیہ ارحامہم
۱۰۔ پانچویں باب کے
۱۱۔ شکر ہے کہ ہر دور میں
۱۲۔ کہ چاہے میں سب
۱۳۔ آپ کی جی پاک ہے
۱۴۔ اور سب نامین کی جی
۱۵۔ پاک نجین "مستبرح"

اور حکیم اور سکی معلوم تھی عبدالمطلب نے خواب میں دیکھ دیکھ کے ارادہ نمودنے کا کیا قریش منع ہوئے اور وہ نے کو
 طیار ہوئے اور عبدالمطلب کو فی معین تھا اولاد بھی اونکی ایسی تھی جو کام آوے صرف ایک بیٹا اون کے تھا
 اور عبدالمطلب قریش سے لڑے اور یغضدہ تعالیٰ غالب آئے اور چارو زرم نمودنا شرح کیا اوس دن سب سے زیادہ
 اولاد کے عبدالمطلب کو سچ ہوا تب انھوں نے منّت کی کہ جو میرے منے بیٹے ہوں اور چارہ زرم میں نمود کے
 نکالوں ایک بیٹے کو قربانی کروں خدا نے تعالیٰ نے عبدالمطلب کو دس بیٹے دیے اور چارہ زرم بھی عبدالمطلب کے
 نمودنے سے نکل آیا تب انھوں نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کریں نہیں کے لیے قرعہ ڈالا عبد اللہ کا
 نکلا عبدالمطلب عبد اللہ کا ہاتھ پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کریں سب قریش منع ہوئے اور
 عبد اللہ سب سے زیادہ محبوب نور محمدی کے اونکی پیشانی میں بہت خوبصورت تھے سب انھیں چاہتے تھے بھائی بھی نہیں
 چاہتے تھے کہ عبد اللہ فرج ہوں ایک کا ہنہ کے پاس اس قصہ کو لیکھتے اوس نے کہا کہ قرعہ اس طرح ڈالو
 کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبد اللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ اور بٹھاؤ اور بٹھائے
 یہاں تک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ نہ نکلے عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا بار عبد اللہ کا نام قرعے میں نکلتا تھا
 کہ نوبت ستر اونٹوں کی پہنچی تب اونٹوں کا نام نکلا عبدالمطلب اونٹوں کو قربان کر کے ذر سے ادا ہوئے حدیث
 میں جو آیا ہو انکا ابن الذبیحین میں بنا دو ذبیحہ کچھ ہوں ایک ذبیحہ سے حضرت اسماعیلؑ مراد ہیں اور دوسرے
 سے عبد اللہ والدہ ماجدہ آپ کے حال جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ سے منتقل ہو کر پائیں
 والدہ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حمل میں ہوئے بہت خیر و برکت اوس سال میں شامل حال قریش کے ہوئے
 قحط دفع ہوا مینہ برسا زمین سرسبز ہوئی حتیٰ کہ قریش نے اوس سال کا نام سنہ الفتح و ملا بہتاج رکھا یعنی
 سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حمل پر گزرے تھے کہ عبد اللہ آپ کے والدہ کا دینے میں انتقال ہوا
 شام کو قافلہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہاں پہنچے ہوئے دینے میں پہنچے ماموڑن کے پاس بیمار ہو گئے
 شہر گئے تھے کہ وفات پائی ایام حمل میں آپ کی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرانی جیسے حمل والی
 کو معلوم ہوتی ہو معلوم نہیں ہوئی اور انھیں ایام میں آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کتاب پڑھتا
 حمل میں ایسا شخص ہو کہ سردار ہی عالم کا جب پیدا ہوا نام اوسکا چھڑ رکھیا اور بوقت ولادت آپ کے آپ کی

عبد اللہ
 کا نام

عبد اللہ
 کا نام
 رسول
 مقبول
 علی
 والدہ

والدہ نے دیکھا کہ ایک فرعون سے نکلا جس نے اونھیں مکانات شام کے نظر پرے صحت
صبح میں آیا جو کہ آپ نے فرمایا کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھا یہی
ہاں فلسطین کے دیکھنے سے یہی نور مراد ہی اور دعائے ابراہیم سے وہ دعا مراد ہی جو سورہ بقرہ
میں مذکور ہے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ اسی رب ہمارے اور قائم کرو انہیں
ایک پیغمبر ان میں سے کہ پڑھے اور پڑھائی آیتیں اور سکھائے اور انھیں کتاب و حکمت اور
پاکیزہ کرے اور انھیں بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اسماعیل نے خادہ
کے میں بنایا بعد فراغت کے اور سکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے
وہ بشارت مراد ہی جو انجیل میں ہے اور سورہ صافات میں اور سکا ذکر آیت مَکِّيَّةٌ اُولٰٓئِكَ
يُكَلِّمُهُمُ رَبُّكَ فِي سَمْعِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمِعُونَ

فصل دوسری بیان حال ملاوت باسعادت میں

یاد ہو جن تاریخ ربیع الاول کے اسی سال میں جس میں قصہ اصحابیل واقع ہوا اعتبار و زور و
بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے
نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اوس رات میں ظہور میں ملے
اور انجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبد اللہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت
باسعادت میں میں پاس آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی میں نے
دیکھا ستارے آسمان سے نکل آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہو گئے تھے کہ گمان
ہوتا تھا زمین پر گر پڑیں گے اور از انجملہ یہ کہ سارے بت روم زمین کے اوس وقت سرنگون ہو گئے
اور یہ بات سواہل اسلام کے زردشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے فردغشی مجموعی ہیں کہ زردشت
کو پیغمبر جانتے ہیں اور از انجملہ یہ کہ لاکھ فارس کی کہ گبران پیش پرست باہتمام تمام ہزار ہر جس
روشن رکھی تھی بچھ گئی اور از انجملہ یہ کہ نو شیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے میں آیا اور

چودہ لنگڑے اور سکے گر پڑے مکتہ سندون کے متصل ہوتے میں زمین سے اشارہ اس بات کی کہ
 تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب آپکی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے
 مالا مال ہو جائے گی اور جوتن کا سرنگون ہونا اشارہ سہبات کی طرف ہو کہ بسبب اس مولود
 بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ آتش پرستی
 آپ کے باطل ہو جائیگی اور نوشیروان کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ لنگڑوں کا گرنا اشارہ
 اس بات کی طرف ہو کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اس زمانے میں اتنی بڑی سلطنت
 زمین کوئی تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اس کے خاندان میں اور ہون گے چنانچہ ایسا
 ہوا اور سب ملک نوشیروانیوں کا حضرت حمیر مبنی اسد عزم کے حمد میں اہل اسلام کے تصرف
 میں آیا اور زردجرد اس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمان کے وقت میں ہلاک ہوا پھر مروج
 کوئی بادشاہ نہوا مکتہ پیدا نہوا آپ کا بروز جمعہ یا ماہ رمضان یا اور کسی دہی میں جو متبرک شہر
 ہین اس میں یہ نکتہ ہو کہ یہ بات نہ کی جاوے کہ آپ کو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی بلکہ
 ایسے دن اور مہینے میں پیدا ہوئے کہ اسکو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی ماہ
 ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا فخر میں نہیں
 اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہو کہ ماہ ربیع الاول میں منحل میلاد شریف کرتے ہیں اور
 مسلمانوں کو مجمع کو کے قصہ مولد شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور
 دعوت کے کھانا یا شیرازی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیم ہو اور سبب بڑا زیاد
 محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں ربیع الاول کو برینہ مسعود میں
 یہ محفل متبرک مسجد شریف میں جوتی ہو اور کہ عظیمہ میں مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
 شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو کہ منظر میں
 مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاول کو اور قصہ ولادت شریف اور خوارق عادت
 وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے

تجلیات
 نورانیہ
 نورانیہ

نورانیہ

نورانیہ

نورانیہ

ادوں انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل میں کہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سبب مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضا محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہو اگر میں مکرر طریقہ کہ بہ نیت خالص کیا کریں رہا اور نمائش کو دخل نہیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا سبب روایات معتبرہ بیان ہوا اکثر لوگ جو اس محل میں فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات و احادیث معتبرہ سناتے ہیں خوب نہیں ہی اور بھی سلسلے لکھا ہے کہ اس محل میں ذکر و فاتحہ حضرت کا چاہیے اسلئے کہ یہ محل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غنیمت جا بجا ہے محض نازیبا ہی حرمین شریفین میں ہرگز مانتا ذکر قصہ وفات کی نہیں ہی

فصل تیسری بیان حال ضاعت و دیگر حالات مان طفولیت میں

سات روچک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے نو بیہ سنے دودھ پلایا فریبہ کو نڈی ابولہب کی تھی کہ ابو لہب نے اپنے بوقت پونچھانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو لہب کو بعد موم کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا ابو لہب نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب و روز گھر میں انکشت شہادت اور وسلی سے کہ بشارتوں کے سننے فریبہ کو بسبب پونچھانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو ملتا ہی کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہے علماء محدثین نے بعد کہنے اس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابو لہب سے کافر کو جسکی ذمت قرآن شریف میں بتصریح وارد ہو بسبب خوشی کے ولادت شریف سے تخفیف عذاب ہوتی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرنے خیال کرتا چاہے کہ اسکو کیسا ثواب عظیم ہو گا اور کیا کیا برکات شامل حال اس کے ہونگے بعد فریبہ کے حلیۃ سعدیہ نے آپکو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ لوگوں کو دودھ پلائے والیوں کو دیر یا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کے دودھ پلایا کرتی تھیں اور

در سخن بیان حال ضاعت و دیگر حالات مان طفولیت میں

در سخن بیان حال ضاعت و دیگر حالات مان طفولیت میں

در سخن بیان حال ضاعت و دیگر حالات مان طفولیت میں

بعد ختم ایامِ مناعت کے پاس نان باب کے پونہ چار دیا کرتی تھیں اور نان باب لڑکوں کے دودھ پلانا یون کو نقد و جنس دیکر رخصتا مندر کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کو فراح علیہ السلام میں تھا ساتھ اور عورتوں کے سکے کو واسطے لینے لڑکوں کے آئین اور عورتوں نے انکو قیمتی سمجھ کر نکلیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپ کے شاملِ حلیمہ کے ہوئیں مادہ خرسوار جی حلیمہ کی سبب لاغری کے چل نہیں سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اوپر سوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلے کی ساریوں سے الگ جاتی تھی اور جب حلیمہ کے گھر آپ پونچے بہت فراخی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریاں اونکی خوب تازہ و فربہ ہو گئیں اور قومِ خطمین مبتلا تھی اونکی مویشی جگل سے بچو کھی آئی تھیں اور لاغر تھیں وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریوں کو دین چراؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں وہ کیونہ کیسی سیراتی ہیں اور تازہ و فربہ ہیں حال آپ پستانِ رحمت کھشیر پیا کرتے تھے اور پستان چپ اپنے بھائی بنیٰ حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپکی جبلت میں تھی اور لڑکپن میں بھی آپ نے بول و براز کپڑے میں نہیں کیا بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے کہ اسی وقت رکھتے تھے آپکو اوٹھا کر حاضر درمیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی سحر عورت آپکا برہنہ نہیں ہوتا تھا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اوٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے حال چاند آپ کے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپ کو روتے سے بہلاتا چنانچہ کتب احادیث میں بردایت حضرت عباس ثابت ہے اور صابونی محدث نے اس حدیث کو حسن باب معجزات میں لکھا ہے حال جب آپ پانوں جلنے لگے اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہ کے لڑکوں کے ساتھ جگل کو جہاں مویشی اونکے چرتے تھے تشریف لیا تھے ایک دن آپ وہیں تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے آئے اور اونھوں نے آپکو چیت لکھ کر سینہ مبارک کو تابت چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالمِ قدس کی بصورت پسائی ہوئی ذوالکے تھی پڑ کیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھ لکھ لکھاتے سینہ کو سنی دیا اور مطلق تکلیف آپکو معلوم نہ ہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور کہا

ترتیب صدیق

محبوبہ

گوراکر پانی مانگتا ہی اپنے منہ سے جلسہ پناہ ہی تہنوں کی اور صحت ہی ہو عورتوں کی نصیب
بہت بڑا ہی اور بہت بیچ جناب رجول ابد علی السد علیہ وسلم کی اس میں مذکور ہی حال انگریز
آپ ابو طالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر میں سفر تجارت شام کو گئے راہ میں پتھر اراہ نصاری
کے صومعے کے پاس اتفاق قیام آپ کا ہوا راہب مذکور نے آپ کو علامات نبوت سے پہچانا
اور قافلے کی دعوت کی اور ابو طالب سے کہا کہ پیغمبر ہر دار سب عالمون کے ہیں اور انکا
کتاب یہود اور نصاری انکے دشمن ہیں انکو ملک شام میں نہ لیجاؤ مبادا انکے ہاتھ سے
انھیں گزند پہنچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہیں بیچا اور بہت نفع پایا اور وہیں سے
ایکے کو پھر آئے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہی کہ اون دنوں
سات آدمی بخلاء نصاری شام کے یہ حال دریافت کر کے کہ آنحضرت صلی ابد علیہ وسلم کا
مرو اس راہ سے ہو گا واسطے قتل آپ کے اہل طرف آئے تھے ہجرانے اوس سے کہا
کہ وہ پیغمبر برحق ہیں تم انکی اطاعت کرو اور جب خدا کو منظور ہی کہ اونکو رتبہ عالی دے
تھائے ملنے سے نہیں ملیگا اور تم اونھیں مار نہیں سکتے تب اس ارادے سے باز رہو

فصل چوتھی بیان حال شیائیانہوت

جب آپ حجاز ہوتے اور ان امور سے جو جوانوں میں خلاف تہذیب ہوتے ہیں منترہ تھے اور صدق و امانت و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپ کو محافل ہوا و لعب میں بلانے آپ ہرگز شریک نہ ہوتے تھے اور سب ریش کو آپ کے صدق و امانت کا اقرار تھا یہاں تک کہ آپ کو محمد امین کہتے تھے حال پنجپیس برس کی عمر میں مال بنی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت مالدار قریش میں تھیں لیکے آپ واسطے تجارت شریعت لگائے اس سفر میں نسطور راہ سے آپ کو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں چکا ذکر کھلا انبیاء کی کتابوں میں ہی میسرہ غلام خدیجہ کا آپ کے ساتھ تھا اود سننے بہت معجزات آپ کے سفر میں دیکھے اور اگر خدیجہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ نے دیکھا جو وقت کا ایک اہم سفر ہے

گرمیوں کی وجہ سے

پایان خط و رسم

نسخہ
نکاح ابوجہان بن قریب

نکاح ابوجہان بن قریب
اور ابوجہان بن قریب
کا آپ کے فیصلے سے

پھر سے ہوئے آئے سنئے وہ بالا جانے کے غوغا میں بیٹھی تھیں وہاں سے آپ آئے
نظر پڑے آپ پر دو فرشتے سایہ کیے تھے میسرہ نے جہان کیا کہ میں نے سائے سفر
میں ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہ نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپ کے ساتھ
کی اور ابوطالب ہسبات سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشرف و اعیان
قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پہنچے اونکی حاجت مہتمم نکاح و رتہ بن
برادر عم زاد اونکے تھے ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منع کیا حال قریش
نے خانہ کعبہ کو کہ بسبب صدقات سیل و باران وغیرہ کے بنا اوکی ضعیف ہو گئی تھی
از سر نو بنا کیا آپس میں اونکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ میں اوکی جگہ پر کون
رکھے اور خیال حصول فخر اور شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو میں رکھوں
قریب تھا کہ اون میں ہتھیار چلے آخر سب کی رسلے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو
سب سے پہلے جو مسجد حرام میں آئے اس کے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح
کو سب سے پہلے آپ وہاں تشریف لائے قریش آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور
کہنا کہ یہ امین ہیں جو یہ حکم دین او سپر ہم سب راضی ہیں اللہ جل جلالہ نے آپ کو
عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ
سب قریش نہایت ہر مناسبت ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا
وہاں سے ایک چادر میں کر کے اسے اوٹھا دین اور اس چادر کو ہر قبیلہ قریش
کا ایک آدمی تمام لے اسی طرح اوٹھا کے متصل دیوار کعبہ منظر کے جہاں رکھتا
منظر ہو کہ میں پس اس اوٹھا نے میں تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف
حاصل ہوا بعد ازیں سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر پہنچ
کر دین آپ کو فضل و کمال بجز او فضل موکل کے ہوتا ہوا اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا

موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہو گا قریش نے بدل جان اس فیصلے کو قبول کیا اور مطالبہ اس کے علی

فصل بانجھین بیان حالات زمان نبوت میں تلمعرج

جب عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواہجہ نظر آتے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے غلور میں آتا اور خلوت اپنے اختیار کی کئی روز کا توبہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے دوشنبہ کے دن آٹھویں ربیع الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس آئے اور وحی الہی لائے آپ نے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر اونھوں نے آپ سے معاف کر کے آپ کو خوب دُوبو چا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دُوبو چا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مَا كُنْ يَكْفُكُ پڑھا یا بسبب نزول بھی نے آپ کے بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خالصتہ فی ثلثین لائے اور فرمایا تمھے اور ہالو حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اور ہالیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت نے کہا کہ خدا سے تعالیٰ تمھیں صنایع مگر یگا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم غریبوں کی مدد کرتے ہو مفلس بیایون کے نیسے مال کی سبیل کر دیتے ہو نواب حق بینی اسے کاموں میں جسنے حق کی تلبید ہو مرد کرے ہو پھر آپ کو پاس در قہ بن فوعل کے کہ برادر عم زاد اسکے تھے لگتین وہ کتب سا بقہ پڑھے تھے اون سے حال بیان کیا اون نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش میں جوان ہوتا اون دنوں میں جب کفار تمھیں نکال دیگے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا مجھے نکال دیگے در قہ نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح جو ایسی بات لایا جو مجھے تیرا ناز آتی لوگ اوسکے دشمن ہو جاتے ہیں پھر ادھنیں دنوں در قہ کا انتقال ہو گیا ف اتحضرت علی علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے در قہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اوسنے نصیحت

عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواہجہ نظر آتے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے غلور میں آتا اور خلوت اپنے اختیار کی کئی روز کا توبہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے دوشنبہ کے دن آٹھویں ربیع الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس آئے اور وحی الہی لائے آپ نے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر اونھوں نے آپ سے معاف کر کے آپ کو خوب دُوبو چا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دُوبو چا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مَا كُنْ يَكْفُكُ پڑھا یا بسبب نزول بھی نے آپ کے بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خالصتہ فی ثلثین لائے اور فرمایا تمھے اور ہالو حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اور ہالیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت نے کہا کہ خدا سے تعالیٰ تمھیں صنایع مگر یگا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم غریبوں کی مدد کرتے ہو مفلس بیایون کے نیسے مال کی سبیل کر دیتے ہو نواب حق بینی اسے کاموں میں جسنے حق کی تلبید ہو مرد کرے ہو پھر آپ کو پاس در قہ بن فوعل کے کہ برادر عم زاد اسکے تھے لگتین وہ کتب سا بقہ پڑھے تھے اون سے حال بیان کیا اون نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش میں جوان ہوتا اون دنوں میں جب کفار تمھیں نکال دیگے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا مجھے نکال دیگے در قہ نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح جو ایسی بات لایا جو مجھے تیرا ناز آتی لوگ اوسکے دشمن ہو جاتے ہیں پھر ادھنیں دنوں در قہ کا انتقال ہو گیا ف اتحضرت علی علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے در قہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اوسنے نصیحت

جانا آپ کو پاس در قہ

نزلِ وحی کا پہلا نزول
نزلِ سورہ حج

قرآنِ پاک کی تمہی گزراۓ ظہور نبوت اور اتباعِ احکام کو نہیں پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے
اوسے سفید کپڑے پہنے خواب میں دیکھا اگر نجات اوسکی نہوئی اور مسلمانوں میں مسنونہ
توسید کپڑے پہنے نظر نہ آتا حالِ ابتدا نبوت میں سورہ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن
حضرت جبریل نے اگر سورہ فاتحہ آپ کو سکھا دی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین
میں پر مار کے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپ نے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپ نے
حضرت جبریل کے ساتھ پڑھی حالِ سب سے پہلے جو انان احرار میں ایمان لائے ابو بکر صدیق
اور عورتوں میں حضرت خدیجہ اور لڑکوں میں حضرت علیؑ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ
اور غلامانِ آزاد میں حضرت زید بن حارثہ بعد ازین حضرت عثمانؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص
اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام میں داخل
ہونے لگے حالِ پہلے آپ دعوتِ اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آیہ فاتحہ
نزل ہوئی یعنی تمہیں حکم ہوا کہ صاف کھلے کھلے باعلان
بیان کرو تب آپ نے دعوتِ اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت
کی سنی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانوں کو ایذا دینے لگے حضرت بلالؓ میں بن خلف کافر
کے کہ ایک سردار قریش میں تھا غلام تھے وہ او کو نہایت تکلیف دینا گرم ریت پھینک
میں باندھ کر دوپھر کو ڈالتا اور کہتا توحید سے منحرف ہو کر لات اور عیشی کی الوہیت کا قل
ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا اُحد اُحد کہتے یعنی مانتا ہوں
ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اونہیں ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر امیر بن خلف
سے خرید کر کے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رہیں انہوں نے کہا کہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہوں گا
آپ شرط کریں یا نہ کریں اور اسی طرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلاموں کو خرید
کر کے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خراج میں صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کے آزاد کرنا اور ان کو
سودا دینا صحیح ہے بلکہ شایع

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے دل نے مجھے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابوبکر کے دل سے
 نفع دیا اسی لیے سورہ واللیل خدا نے حضرت ابوبکر کی شان میں نازل فرمائی اور
 انکی بہت تعریف کی اور انکو اتقی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے وعدہ رضامند کر دیے گا سورہ والضحیٰ میں فرمایا **وَأَسْقِیْكَ**
رَبِّكَ فَتَرْضٰی بظلیل آپ کے سورہ واللیل میں حضرت ابوبکر سے وعدہ کیا **وَأَسْقِیْ**
یْحٰضٰی ف علمائے اہل سنت حضرت ابوبکر صدیق پر سورہ واللیل سے استدلال الطیف
 کیا ہو باین وضع کہ اس سورہ میں خدا نے ابوبکر صدیق کو اتقی فرمایا **وَأَسْقِیْكَ**
رَبِّكَ الٰہی الٰہی **یٰٓمٰکَ یٰٓزٰکٰی** یعنی دور رکھا جائے گا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار
 جو دنیا ہو مال اپنا واسطے حاصل کرنے پاکیزگی کے یعنی ابوبکر صدیق اور سورہ حجرات میں
 خدا نے فرمایا **اِنَّکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰی** یعنی بڑا بزرگ تم میں خدا تعالیٰ
 کے نزدیک اتقی تم میں کا ہو دونو اتقوں کے ملنے سے حاصل ہوا کہ خدا تعالیٰ کے
 نزدیک اس امت میں اکرم و فضل ابوبکر صدیق ہیں حال جب آیہ **وَأَسْقِیْكَ**
رَبِّكَ نازل ہوئی یعنی ذرا اپنے کنبے والے نزدیکوں کو اپنے کو در صفا پر چڑھ کر
 ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبروں
 کہ اس پہنار کی پشت پر ایک شکر آیا ہو اور تمہیں قتل کیا جا رہا ہو تم یقین جانو گے
 اور تمہیں سنا کہ ہم بیشک یقین جانیں گے اس لیے کہ تم سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہو
 جھوٹ کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا کہ تمہیں عذاب سخت سے ڈر رہا ہو ان عسی عذاب غرت
 سے یہ سن کے ابولہب نے کہا **اِنَّکَ سَاۤءُ الْیٰقُوْر** اِذَا جَمَعْتَنَا فَرٰہِی
 ہو جو تمہیں سنا سے دن کیا اسی کام کے لیے ہمیں اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہو گئے
 سورہ بَقَرٰہِ الٰہی کہ یہ بھی نازل ہوئی اور اس میں ابو سکوا اور اسکی جو روح متا
 اٹھ کر کو جہنمی فرمایا حالہ اٹھ کر جہنمی میں لکڑی اٹھانے والی بسبب خست کے سہنے

استدلال الطیف بہ
 حضرت ابوبکر صدیق

قول سورہ بَقَرٰہِ
 سَاۤءُ الْیٰقُوْر

سر پر کڑی کا گٹھا جگل سے لایا کرتی تھی لہذا حملہ اٹھتا اور سکا لقب ہوا آپ سے مثل
ابو لب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی تھی آپ کی راہ میں واسطے ایذا رسانی کے کانٹے
ڈال دیا کرتی تھی بعد نزول سورہ نبت کے ایک دن ایک پتھر لیکے مسجد حرام میں کہ آپ اور
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے آئی خدا تعالیٰ نے اسکی آنکھوں کو آپ کے
دیکھنے سے اڑھا کر دیا صرف ابو بکر صدیق کو اسنے وہاں بیٹھا پایا اون سے کہہ دینے سنائی
کہ مجھے میری بیوی کو لکھی ہو اگر میں اونھیں بیان پاتی تو یہ پتھر اونکے سر سے مار فی اور پھر کئی
یہ مجھ سے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ خدا تعالیٰ نے حملہ اٹھ کر آپ کے دیکھنے سے اڑھا
کر دیا اور اسکے پتھر آپ کو بچایا حالِ عتبہ اور عتبہ ابو لب کے دو بیٹے تھے رقیہ اور کثیم
صاحبزادیاں اون دو نوہ کے نکاح میں تھیں جب سورہ نبت نازل ہوئی ابو لب نے اپنے
دو نو بیٹوں سے کہا کہ اگر محمد کی بیٹیوں کو تم طلاق مزد کے تو مجھے اور تم سے کچھ علاقہ نہیں
وہ نوہ نے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتبہ نے زور و آپ کے جا کے کلمات اور حرکات
نے ادبی کے کیے اپنے فرمایا **اللَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مَرِيضًا لَا يَلْبَسُ** یا اللہ اپنے
آنکھوں میں سے ایک کتا اسپر مسلط کر دے ابو لب مع اس کے ایک بار شام کو بقصد تجارت
گیا راہ میں ایک منزل میں سنا کہ یہاں غیر لگتا جو ابو لب نے قافلے کے لوگوں سے کہا کہ مجھے
اپنے اس بیٹے پر محمد کی دعا کا خوف ہو سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کر کے ایک ادبچا
ٹیلہ قائم کر کے عتبہ کو اسپر بٹھا یا اور آپ سب نے اس کے گرد گرد سوسے دات کشیر آیا اور
عتبہ کو مار کر چلا گیا وہ تیراؤ کی کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا کہ دلون میں رہتی
اور سحاب الدحوات ہوتا آپ کا منقوش تھا مگر بسبب ثبوت ازلی کے ایمان نہیں لاسکتے
حالی کفار مسلمانوں کو بہت تکلیف دیتے تھے یہاں تک کہ چند مسلمانوں نے باجائز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف جہشہ کے ہجرت کی حضرت جعفر بن ابیطالب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما
مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ

مال عتبہ اور عتبہ
بہر ان ابو لب کا

جنگ

اس وقت میں نے لکھا ہے
کہ وہ دو نوہ اور سارا
قافلہ کو مار کر چلا گیا
کہ عتبہ مسلط ہو گیا
دیل اس کا پتھر پڑا
تکلیف دینے والا تھا
اور سب کو مار کر چلا گیا
مگر وہ نہیں لاسکتے
جنگ کا بیان

نے اُنکے حق میں فرمایا کہ بعد لوط علیہ السلام کے ہجرت عثمانؓ کی مع زوجہ اپنی کے
 خد کے واسطے ہوئی یہی جہت میں بنجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاریٰ رکھتا تھا اُسکے
 مسلمانوں کو وہاں اچھی طرح جگہ دی کفار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور اُنہوں نے
 اپنی جانب سے کئی شخصوں کو کہ اولیٰ میں عمر دین عاص بھی تھا تھیں وہاں لیکے پاس بنجاشی کے
 بھیجا باہن غرض کہ مسلمانوں کو اپنے پاس جگہ دے وہ لوگ تھیں وہاں لیکے پاس بنجاشی کے
 پونچے اور مطلب عرض کیا بنجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں ہوا جہہ فرشتا دکان قریش کیا حضرت
 جعفر نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گمراہی میں مبتلا تھے اور جو کچھ پونچے
 اور حلال حرام کچھ نہیں جانتے تھے اور محض جاہل تھے خدے تعالیٰ نے اپنے فضل عظیم سے اپنا
 پیغمبر بھیجا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک اور نازل فرمایا اور علوم اولین و آخرین اُنکو
 عنایت کیے کہ اُنکے سبب سے ہم لوگ راہِ راست پر آئے اور وہ سب بچے کاموں کا حکم کرتے
 ہیں اور سب بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں بنجاشی نے کہا کہ جو کلام اور پراوترا ہی اُنہیں
 سے کچھ پڑا حضرت جعفر نے سورۃ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر پونچے **فَکَلِمًا**
وَأَنشَرَحْنَاهُ وَ قَوْلٍ عَمَّا نَجَاشِی بادشاہ کو کمالی رقت ہوئی یہاں تک کہ آنسو اُسکی داڑھی
 سے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰؑ پر اوترا تھا دونوں کی روشنی ایک روشندان سے ہوا اور
 اہل اسلام سے کہا کہ خوشی میرے ملک میں رہو اور گنہگار کے مدعا کو رد کیا گنہگار نے عرض کیا
 کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہیں بنجاشی
 نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت جعفر نے کہا کہ ہم اُنکے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ ہندو
 خدا ہیں اللہ تعالیٰ نے بحکم کلہ کن اُنکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا
 اور بغیر کیا اور متعلق اس بات کی آیتیں پڑھیں بنجاشی نے کہا کہ انجیل میں صفت عیسیٰ کی
 ایسی ہی لکھی ہو جیسی تم نے بیان کی مر جیا تمہیں اور اُنہیں جنکے پاس سے تم آئے ہو
 وہ بیشک بغیر خدا ہیں تعریف اُنکی انجیل میں ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اُنکی

اور از بنجاشی بادشاہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے بارے میں

دی ہو قسم خدا کی جو کام بادشاہی کا مجھ سے متعلق نہ ہوتا تو میں اونکی خدمت میں حاضر ہوتا اور اونکو وضو کرتا اور تحفے قریش کے پھیر دیتے اور آدمی بھیجے ہوتے قریش کے محروم وہاں سے پھرے اور اہل اسلام بخوشی مقیم رہے حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارادہ ہجرت کا حبشہ کو کیا تھا اور کسے سے نکل کر برک الغامدک کہ چار منزل گے سے نکلتے ہوئے ملکہ بن دغنیہ کے سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور ادب سے حال دریافت کر کے کہا کہ تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ کسے سے نکل جاؤ میں نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا اور مکان پر اونہیں پونچھا کہ حال پناہ دینے کا شبہ فاسے قریش سے ظاہر کیا گذارنے کا بائیں طہمیں منظور ہو کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور باؤ از بلند نہ پڑھا کریں قرآن سن کے ہمارے لڑکے بالے فریختے ہوتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اوس کے بیرون صحن خانہ میں ایک مسجد بنا کی تہجد میں اور غزادوں میں قرآن مجید باؤ از بلند پڑھنا شروع کیا اور ابوبکر صدیق کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار اونہیں رقت ہوتی ہمسایہ کی عورتیں اور لڑکے جمع ہو کے سننے لگے محلے کے گذارنے پریشان ہو کر یہ حال کہلا بھیجا اوس نے اگر ابوبکر صدیق سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ قائم نہ ہوگی ابوبکر صدیق نے کہا مجھے سولہ خدا کے اور کی پناہ میں رہنا منظور نہیں ہے وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور ابوبکر صدیق اپنے گھر بامان آئی محفوظ رہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانان ہمارے آپ کے اکثر چھپے رہتے تھے اور اونکا گوشہ اہل اسلام کی پونجی تھی آپ ارقم کے گھر میں تھے عمر بن الخطاب اور ابوہریرہ قریش کے دو بڑے سردار تھے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر بن الخطاب یا ابوہریرہ بن ہشام سے سو حضرت عمر کے حق میں وہ دعا قبول ہوئی اور دوسرے دن حضرت عمر شرف اسلام ہوئے عقبہ امویہ اسلام کا یہ ہو کہ ایک دن ابوہریرہ نے ایک مجمع میں کہ عمر بن الخطاب بھی اوس میں تھے متصل خانہ کعبہ کے گناہ کو کوئی

ارادہ ہجرت کا حبشہ کو کیا تھا اور کسے سے نکل کر برک الغامدک کہ چار منزل گے سے نکلتے ہوئے ملکہ بن دغنیہ کے سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور ادب سے حال دریافت کر کے کہا کہ تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ کسے سے نکل جاؤ میں نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا اور مکان پر اونہیں پونچھا کہ حال پناہ دینے کا شبہ فاسے قریش سے ظاہر کیا گذارنے کا بائیں طہمیں منظور ہو کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور باؤ از بلند نہ پڑھا کریں قرآن سن کے ہمارے لڑکے بالے فریختے ہوتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اوس کے بیرون صحن خانہ میں ایک مسجد بنا کی تہجد میں اور غزادوں میں قرآن مجید باؤ از بلند پڑھنا شروع کیا اور ابوبکر صدیق کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار اونہیں رقت ہوتی ہمسایہ کی عورتیں اور لڑکے جمع ہو کے سننے لگے محلے کے گذارنے پریشان ہو کر یہ حال کہلا بھیجا اوس نے اگر ابوبکر صدیق سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ قائم نہ ہوگی ابوبکر صدیق نے کہا مجھے سولہ خدا کے اور کی پناہ میں رہنا منظور نہیں ہے وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور ابوبکر صدیق اپنے گھر بامان آئی محفوظ رہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانان ہمارے آپ کے اکثر چھپے رہتے تھے اور اونکا گوشہ اہل اسلام کی پونجی تھی آپ ارقم کے گھر میں تھے عمر بن الخطاب اور ابوہریرہ قریش کے دو بڑے سردار تھے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر بن الخطاب یا ابوہریرہ بن ہشام سے سو حضرت عمر کے حق میں وہ دعا قبول ہوئی اور دوسرے دن حضرت عمر شرف اسلام ہوئے عقبہ امویہ اسلام کا یہ ہو کہ ایک دن ابوہریرہ نے ایک مجمع میں کہ عمر بن الخطاب بھی اوس میں تھے متصل خانہ کعبہ کے گناہ کو کوئی

محمد کا سر کاٹ لادے میں اوسکو سواونٹ اور چالیس ہزار درہم دون حضرت عیسیٰ علیہ السلامؑ کا سر کاٹ لادے میں یہ کام کر سکتا ہوں ابو جہل نے لات و عزی کی سواونٹ دینے کے لیے بشرط فرقہ قسم کھائی اور کہے میں جا کے ہبل کو گواہ کیا عمر باین قصد روانہ ہوئے راہ میں ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہو چکا تھا اوسنے پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا محمدؐ کے قتل کو اوسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچو گے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ تم نے بھی دین بدلو ہو اگر ایسا ہو تو پہلے تمہیں ہی قتل کر دین اوس نے کہا میں آبا کے دین پر ہوں نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم و اسمعیلؑ کے دین پر ہوں اور نطا ہر میں یہ معلوم ہوا کہ آبا سے مشرکین کے دین پر ہو پھر اوس شخص نے کہا تمہاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی تمہارے بھی سلمان ہو گئے ہیں پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کر دو عمر نے کہا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں کہا تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائیں گے یہ بات سنکے عمر طیش کھا کر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اوسوقت اوسکے گھر میں خبابؓ صحابی تھے اور سورہ طہ کا مضمین دون نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کیوارڈ وازے کے بند تھے عمر نے کیوارڈ کھلوائے خباب چھپ رہے اور جس صفحے میں سورہ طہ لکھی تھی اوسے چھپا دیا اور عمر نے اگر پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے اونھوں نے کہا باتیں کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری ذبح کی اور گوشت اوسکا بھون کر بہن و بہنوئی کو کھانے کو کہا اونھوں نے عذر کیا عمر کو لو کہ سلام کا یقین ہوا اور انکو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اونکی بہن کا سر اور منہ خون آلودہ ہو گیا اونھوں نے بیاب ہو کر کہا چاہو مارو چاہو چھوڑو ہم نو محمدؐ پر ایمان لائے ہیں اور وہ پیغمبرِ رح ہیں عمر نے دین اسلام میں اونکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو دیکھ کے رحم کھایا الگ ہو گئے ایک گوشے میں جلیٹھے ٹھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم

باب صحابی بنی ہاشمؑ
بایں موحده و روزن
نام صحابی "منہ"

پڑھتے تھے میرے پاس تو لاؤ تب اس صحیفے کو جس میں سورہ طہ تھی نکالا عمر نے چاہا کہ
 ہاتھ میں لیکر پڑھیں اونکی ہنسنے لگا کہ تم نجاست شریک سے آلودہ ہو اور اسکو نہیں
 جھڑتے ہیں مگر پاکیزہ لوگ تب عمر نے غسل کیا پھر سورہ طہ کو ہاتھ میں لیکر سر سے پڑھا
 جب اس آیت کو پونچھے **اللہ لا الہ الا ہو لا شریک لہ الا سماء الحسنیٰ** عمر نے اس
 کلام معجز نظام سے متاثر ہو کے کہا کیا اچھا کلام ہو اور کیا پاکیزہ بیان یہ خطاب عمر کا حال
 تاثر سمجھ کے نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے یا
 ابو جہل کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو میں جانتا ہوں تمہارے لیے وہ دعویٰ
 ہوئی بعد اسکے عمر جناب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہاں آپ تشریف رکھتے تھے گئے
 آپ خبر پاک کے دروازے پر نکل آئے اور عمر سے بغل گیر ہو کر انھیں خوب دبا یا کہ بندہ
 عمر کا بل گیا اور فرمایا کہ اے عمر! مسلمان ہو جا عمر نے کہا **اشہد ان لا الہ الا اللہ**
واشہد ان محمداً رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **اللہ اکبر** آواز بلند فرمایا
 کے مسلمانوں نے جو گھر میں تھے آواز بگیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوئے حضرت
 عمر نے پوچھا کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم سے چالیس کا عدد
 بڑا ہوا ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! شرکین عبادت لات و عزی کی علانیہ کرتے ہیں
 ہم لوگ خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کیوں پوشیدہ کریں اور اسی وقت آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کے ساتھ ہو کے سب مسلمانوں کو ساتھ لیکے مسجد حرام میں آئے اور رب العزت
 نماز ادا کی اور اسی دن سے مسلمانوں کو بہت قوت و عزت ہوئی صحیح بخاری میں عبد اللہ
 بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ماز لنا **اعزۃ مٹند** **اسلم** **عمر بنی** **ہم** **میتہ** **عز**
 سے جب سے اسلام لائے عمر صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہو کہ ایک دن میں ایک بھانے میں تھا اور شرکین سنے بت کے لیے قربانی کی بت کے
 پیش میں سے آواز آئی **یا جہنم** **امرو** **فیہم** **وجل** **فیہم** **یقول** **لا الہ الا اللہ** **واشہد ان**

سنو کر تم اللہ کو بلو
 ہاں یا سنے سنا لیں ہوا
 ہوسکے اسکی آواز میں

عبد

کام کی بات ہی ایک مرفصیح کہتا ہوں لا الہ الا اللہ اور لوگ یہ آواز نکلتے بھاگ گئے میں ٹھہر رہا دوسری
 بھرتیوں نے وہی آواز سنی پھر انہیں دنوں معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف لا الہ الا اللہ کے
 دعوت کرتے ہیں بعض کتب تواریخ میں یہ قصہ روز اسلام عمر کا لکھا ہے اور صحیح بخاری سے معلوم
 ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کا قصہ ہے ہر کیف ایک یہ معجزہ آنحضرت کا حضرت عمرؓ نے قبل اسلام پڑھ
 کیا حال ابو طالب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے اور سبب
 ان کی حمایت کے کفار آپ پر بنا و صف کمال عداوت کے قابو نہیں پاتے تھے اور ہمیشہ ابو طالب
 سے اس باب میں کہتے تھے مگر ابو طالب ہم کی نہیں سنتے تھے ایک مرتبہ سب کفار نے مجمع
 ہو کر ابو طالب سے کہا یا محمد کو ہمارے حوالے کر دیا تم سے ہم (یعنی ابو طالب نے) کہا
 حوالے کر دینا قبول کیا کفار نے ارادہ ہضم آگے قتل کا کیا ابو طالب آپ کو لیکر مع سارے
 بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھائی میں واسطے محافظت کے جا رہے اور کفار
 آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات میں کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب
 سلوک نہ کرے بلکہ ہمنوں اور سودا گروں کو منع کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے پاس کچھ چیز چھین
 اور ایک کاغذ عہد نامہ قطع علاقے کا ان لوگوں سے لکھ کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا میں جتان
 تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب و س شعب میں نہایت تکلیف میں مبتلا رہے آخر کار
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ الہی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیرے نے کاغذ
 عہد نامے کو جو کعبے میں لٹکا یا تھا بالکل کھالیا سولے نام اللہ کے جہان کہیں اس میں تھا
 ایک حرف نہیں چھوڑا آپ نے یہ حال ابو طالب سے کہا ابو طالب نے شعب سے نکل کر یہاں
 قریش سے بیان کی اور کہا کہ اس کاغذ کو دیکھو اگر محمد کا بیان غلط نکلے تو ہم انہیں
 دیدیگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بدست باز آؤ قریش نے
 کعبے پر سے اوتار کے اس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیرے نے سولے نام اللہ کے
 سب حرفوں کو کھالیا تھا تب قریش اس ظلم سے باز آئے اور عہد نامے کو چاک کر ڈالا

عمر
 و قریش بنی ہاشم

اور ابوطالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہابی ہاشم وہابی مطلب کے شعب سے نکل آئے
 و عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد شمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب در عبد المطلب کے عبد
 اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں ہیں عبد المطلب ہیں ہاشم بنی
 حمزہ اسد انجین میں سے ہیں عبد شمس کی اولاد میں بنی امیہ ہیں امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا
 حضرت عثمان بنی امیہ ہیں اور نوفل کی اولاد میں حضرت جبر بن مطعم صحابی اور سعید بن
 تابعی ہیں بنی مطلب حالت کفر میں بھی مثل ہی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 رہے اسی سبب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ دوی القرابی کا تقسیم
 فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد شمس اور اولاد نوفل کو نہیں دیا حضرت عثمان اور
 جبر بن مطعم نے اس باب میں عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکار نہیں سلیے
 کہ خداے تعالیٰ نے آپ کو اون میں پیدا کیا ہی مگر بنی مطلب درہم آپ ایک سی قرابت
 رکھتے ہیں اور مکی ترجیح کی کیا وجہ ہو آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب در بنی ہاشم مثل ذات جد
 کے ہیں یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہیں ترجیح کی یہ وجہ جو حال ہمیشہ آپ ابوطالب کو جو
 طرف اسلام کے کرتے تھے اور یاد صفت آئنگے دل میں خوب حقیقت ملت اسلام
 کی ثابت تھی اسلیے کہ باپ دادیکے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے اور بخون نے اسلام
 قبول کیا حتیٰ کہ زمانہ اونکی موت کا پوچھا آپ نے کہا اے چچا ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ
 کہ لو تو مجھے خداے تعالیٰ سے تمہاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابوطالب نے زمانہ اور عار چچا
 سے بچنے کو نار اختیار کی و صحیح بخاری میں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
 کہ ابوطالب کو کچھ آپکے سبب سے نفع ہوا وہ آپکی بہت حمایت کرتے تھے آپ نے کہا کہ
 وہ بخون ملک میں ہی اور اگر میں نہ ہوتا وہ دوزخ کے تھے کے درخت میں ہوتا ہوتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

ابو طالب

بہت رنج ہوا اور اسی سال میں حضرت خدیجہؓ کا بھی انتقال ہوا اور ان کے انتقال کا
 بھی آپ کو بڑا رنج ہوا اس لیے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا حضرت خدیجہؓ کا
 بہت بڑا رتبہ تھا حتیٰ کہ حدیث میں وارد ہو کہ زبانی حضرت جبریلؑ کے خدایتعالیٰ نے حضرت
 کو بشارت بہشت کی اور سلام کہلا بھیجا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھا
 بعد وفات حضرت خدیجہؓ کے آپ کے دونوں بچے قرار پائے ایک بکر یعنی عایشہ بنت ابی بکرؓ
 سے کہ وہ دونوں میں چھ برس کی تھیں مکہ میں اونکا نکاح ہوا اور دسینے میں جب
 نو برس کی ہوئیں زفات ہوئی دوسری ٹیٹ یعنی سودہ بنت زمعہ اونسے مکہ میں نکاح ہوا اور
 آپ کے ساتھ دسینے میں آئیں اور ہمیشہ ازواج مطہرات میں ہیں حال جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام میں بہت کوشش کرتے تھے مگر کفار کہ بہت تکلیفیں دیتے تھے اور لو
 پر نہیں آتے تھے ایک بار آپ طائف کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگوں کو طرف اسلام کے
 دعوت کی تین شخص وہاں سردار تھے عبدیال اور مسعود اور حبیب اونسے اور سب ہاس کے
 شرف سے اسلام کے لیے کہا اونھوں نے قبول کیا بلکہ وہاں کے سفے لوگوں کو بھیہ کے
 آپ کو بہت تکلیف پونچائی آپ وہاں سے بہت لڑل ہوئے پھر آئے مکہ اور طائف کی راہ میں
 عقبہ اور شیبہ کا کہ سرداران قریش میں سے تھے ایک باغ تھا اوس میں آپ جب پونچے تو
 کے سایے میں ٹھہرے اوسوقت عقبہ اور شیبہ بھی اپنے باغ میں تھے اونھوں نے اپنے غلام کے
 ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا بمقتضائے قرابت رحم کہا کہ انکو بھیجے اپنے کہا سے پہلے کہا
 بسم اللہ الرحمن الرحیم عداس کہا کہ اس سی قریب میں یہ نام کبھی نہیں سنا آپ نے پوچھا کہ تو کہاں جتا ہوا
 کہا کہ یثربی میں آپ نے کہا میرے بھائی یونس کی سی میں عداس نے پوچھا کہ یونس تمھارے بھائی
 کیسے ہوئے آپ نے فرمایا یونس غیر تھے میں بھی غیر ہوں عداس نے آپ کا نام پوچھا آپ
 فرمایا محمد عداس نے کہا کہ میں نے تمھارا وصف انیل میں اور ثوریت میں پایا یہ درست میں
 مبعوث ہونے کا منظر تھا اور سلمان ہو گیا اور ہاتھ پاؤں آپ کے چومے جب عقبہ اور شیبہ

ذکر وفات خدیجہؓ
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبریلؑ ہمراہ تھے اور مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس کو تشریف
 لیگئے وہاں ارواحِ انبیاء کرام کی حاضر تھیں آپ نے امام ہو کے بموجب حکم
 خدا تعالیٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازیں سب پیغمبرِ محمد الہی بجالائے حضرت ابراہیم
 اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے حمد الہی میں خطبہ بیغ پڑھا
 اور اس میں نعمتیں جو ان سے علاوہ کسی تھیں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بھی حمد الہی میں نعمتوں سے متعلقہ بذات خود بیان فرمائیں جس نے فضیلت آپ کی
 سب انبیاء کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان صفات کو
 سن کے انبیاء کرام کو خطاب کر کے کہا: **يَا اَهْلَ الْاَرْضِ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ اسْبِغُوا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ**
 تم سے افضل ہوئے بعد ازیں آپ آسمان کو تشریف لیگئے جب پہلے آسمان پر پہنچے دروازہ
 حضرت جبریلؑ نے کھلوا یا فرشتے نے جو دربانِ فلک تھا پوچھا کون ہے؟ کہا جبریلؑ کہا تمہارے
 ساتھ کون ہے؟ کہا محمدؐ کہا کیا وہ تمہارے لگئے ہیں؟ کہا ہاں کہا **مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ اللَّهِ** **فَنُفِخَ فِي سُرَّةِ بَنِي آدَمَ**
 انھیں اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدمؑ
 علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ تمہارے باپ آدمؑ ہیں انھیں سلام کر دے پڑے
 سلام کیا حضرت آدمؑ نے جواب سلام دیا اور کہا **مَرْحَبًا يَا جِبْرِيلُ الْبَارِئُ الصَّالِحُ وَالنَّبِيُّ الصَّالِحُ**
 خوشی ہو جو فرزندِ نیک اور نبی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری
 صورتیں حضرت آدمؑ کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھیں اور کچھ صورتیں کالی کالی لٹکے بائیں طرف
 نظر آتی تھیں جب حضرت آدمؑ داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائیں طرف دیکھتے
 ناخوش ہوتے حضرت جبریلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف اعلیٰ اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں
 جو بہشتی ہیں اعلیٰ انھیں دیکھ کر حضرت آدمؑ خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف ادنیٰ اولاد
 بد کی صورتیں نظر آتی ہیں جو دوزخی ہیں اسلئے انھیں دیکھ کر ناخوش ہو جاتے ہیں
 پھر دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہاں بھی حضرت جبریلؑ نے دروازہ کھلوا یا فرشتے

نے پوچھا کون ہی کہا جبریلؑ کا کون سا تہہ ہو گا محمدؐ کا کیا ملائے گئے ہیں کہا ہاں کہا
 مَرَحَبًا بِهٖ فَنَقَمَ الْجَنِّي حَبَاءَ خُوشِي ہوا زمین اچھا آتا آئے اور وہاں آپؐ نے حضرت
 یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انھیں سلام
 کرو آپؐ نے سلام کیا اون دونوں صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرَحَبًا بِاَلَاخِ
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ خوشی ہو جو برادر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین قبر سے آسمان پر
 آپؐ تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ نے بدستور دروازہ کھلوا دیا وہاں کے دربان نے بھی
 ویسی گفتگو کی جیسے دربان آسمان اول دوم نے کی تھی اور اس آسمان پر حضرت یوسف
 علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپؐ نے فرمایا انھیں ایک شجر حسن کا ملا جو شجر کے
 معنی ہیں نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسف کو ملا اور نصف سے عالم کو
 یا ایک حصہ کا حصہ انھیں ملا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہیں انھیں سلام کرو
 آپؐ سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرَحَبًا بِاَلَاخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
 پھر جو تھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ اور فرشتہ دربان سے حسبِ ان گفتگو
 ہوئی اور وہاں حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی اور اویسؑ سلام و جواب مَرَحَبًا بِاَلَاخِ
 ہوا اگر انھوں نے آپؐ کو اَلَاخِ الصَّالِحِ کہا حالانکہ وہ آپؐ کے اجداد میں ہیں قیام
 متقنی اس بات کو کہ اَلَاخِ الصَّالِحِ کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے
 علمائے اسکی توجیہ میں یہ بات لکھی ہو کہ حضرت ادریسؑ نے براہِ تعلیم آپؐ کو اَلَاخِ الصَّالِحِ کہا
 خط بعد ازین آپؐ پانچویں آسمان پر تشریف لیگئے اور بعد گفتگو سے معمولی دربان و جبریلؑ علیہما السلام
 کے اوس آسمان میں جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
 اون سے سلام و جواب مَرَحَبًا بدستور سابق ہوا بعد ازین جسے آسمان کو آپؐ تشریف
 لیگئے وہاں بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مَرَحَبًا بھی مثل
 سابق ہوا اور جب وہاں سے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اسکی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت میں جاہلین کے مقصود اور کھانا ست تھا اپنی امت کے حال پر کہ سبباً فرما نیوں کے زیادہ بہشت میں جانے سے محروم رہے بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لیگئے اور بعد کھلانے دروازے کے اور ہونے گفتگو حسب باق کے اوس آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے بیٹھ لگا سے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ میرے مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہیں کہ پھر اوس مین نہیں آتے اور حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ باب تمہارے ابراہیمؑ مین انھیں سلام کرو آپ نے سلام کیا اور انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا محمد حبیب اللہ بنی الصالحین والنبی الصالحین بعد ازین سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ ہیری کا درخت ہے بڑا عظیم الشان آپ نے فرمایا کہ اوسکے پتے اسے مین جیسے ہاتھی کے کان اور اوسکے پر جیسے بھٹے ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہو وہاں مے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اوسپر بیشمار مٹکے سونے کے تھے یعنی فرشتے اس صورت کے آپ نے آگے جانیگا قصد کیا حضرت جبریلؑ وہاں ٹھہر گئے آپ نے سبب پوچھا کہا کہ مجھے یہاں سے اوپر جانے کی طاقت نہیں ہے اگر ایک سرسوی برتر پریم ۶ فروغ جلی بسوزد پریم ۶ اگر بالی مین اوپر اوڑوں روشنی بجلی کی جلا سے پر میرے کتب سپر مین لکھا ہے کہ وہاں سے براق کو آپ نے چھوڑا وہاں رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی اوسپر آپ کو بٹھایا رفرف لغت مین پچھوٹے کو کہتے ہیں نہیں وہ رفرف سند سبز زرین نورانی تھا مثل تخت روان کے آپ کو اوسپر سوار کیا اور وہ آپ کو کرچی غرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طی کر کے عرش تک لے گیا حال اللہ جل جلالہ سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اور کوئی فرشتہ اس قرب کو کبھی پونچھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو دیدار مبارک اپنا دکھلایا

وہ بیت المعمور

وہ سدرۃ المنتہی

ذکر

طمانان بخیر باد

ملفوظات ابن عباس

جان خود را بپوشان

کتابخانه شخصی حضرت مولانا

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے آپسے بالعلم ربانی کہا اَلْحَيَاتُ لِلّٰہِ وَالْمَلَائِکَةُ وَالطَّيِّبَاتُ سب عبادتین زبانی اور ربانی اور مالی اللہ کے لیے ہیں اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَسَاحۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلامِ تہر ای پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتیں اور سکی پھر آپ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَوْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ سَلامِ ہمہر اور خدا کے نیک بندوں پر فرشتوں نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد بندے اور رسول اوسکے مکمل آپ کا اوس وقت القیامت شد آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہو چکے حضور بادشاہ میں کو نش و نسیمات بجا لائے ہیں اور خدا نے تعالیٰ کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا جیسے بادشاہ اپنے مقرب کا سلام بکمال مہربانی و توقیر لیتے ہیں پھر آپ کا السلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہونے جیسے مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہیں بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگوں کو یاد کرتے ہیں کہ وہ بھی مشمولِ مہرِ شاہی ہو جائیں پھر ملائکہ کا اَشْہَدُ اَلَا اِلَّا اللّٰہُ آخر تک کہنا ایسا ہی جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص اور مکر بااختصاص دیکھ کر بادشاہ کی بیعت و ثنا اور اوس امیر کی تعریف اور حق تقرب ہونا بیان کرتے ہیں چونکہ نماز معراج المؤمنین ہی واسطے یاد دہی حال معراج جناب سیدِ اہل صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود میں یہ سب عبارت پڑھی جائے قعود نماز کی سب ہیأتوں میں بندے کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہی کہ گویا بادشاہ کے حضور سے جہاں کو سبب کمال عنایت کے اجازت بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جیسے پڑھنا القیامت کا کہ بوقت کمال توقیر جناب سیدِ اہل صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت اوسکی حاصل ہوئی تھی قعود میں مقرر ہوا نکتہ ثنائیہ یعنی گنگارون کے دل میں یہ غلبان ہوتا ہی کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت میں عباد صالحین کو باخصوص یا د فرمایا
گنگارون کا ذکر کیا جواب یہ کہ بعض بزرگوں نے خوب لکھا ہے وہ یہ کہ ممکن نہ تھا کہ اس
وقت میں آپ گنگارون کو یاد کرتے آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنگارون
پر زیادہ تھی سو آپ نے اوس مقام قرب و حضور میں گنگارون کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
اس طرح کہ ایک طرح تہود و نکاح صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ نے السلام علیکم اجمعین کا بصدیہ حکم
مع الغیر فرمایا اسلام ہم سب پر السلام علیکم اجمعین سلام مجھ پر بصدیہ حکم واحد فرمایا سو گنگارون کو
آپ نے بہ نظر غریب پروری اپنے ساتھ شامل کر لیا اور صالحین سے پہلے انہیں یاد کیا
کہ مستحق کرامت گناہگار نہ حال اللہ جل جلالہ نے اوس رات میں ایسے علم اور فیض
آپ کو عطا فرمائے کہ زبان بیان اوس کے اظہار سے کوتاہ ہو خود خدا نے تعالیٰ نے بہر رکھا
ہو فرمایا ہو گا وحی ملے عابد ہو گا وحی پس وحی بھی خدا نے تعالیٰ نے طرف بندے سے
کے جو کچھ کہ وحی بھی اور اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ
وہاں سے پھرے جب چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے
پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا آپ نے کہا پچاس وقت کی نماز ہر روز حضرت موسیٰ
نے کہا کہ تمہاری امت سے پچاس وقت کی نماز ہرگز نہ رو سکے گی میں نے معاہدہ بنی اسرائیل
کا خوب ٹھکانا ہے اور بہت تدبیریں اونکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہوں مجھے حال غیب
معلوم ہو تم اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خدا سے اپنی امت کے لیے تخفیف
چاہو آپ نے بموجب مشورہ موسیٰ علیہ السلام کے کیا اور خدا سے تعالیٰ نے دس نمازوں کی
تخفیف کی چالیس رکعین پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور انہوں نے پھر تفریق بنی اسرائیل
کے کی اور آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوئے
دس کو پونجی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جب مراجعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری امت کے لیے

نماز پانچ

ناز بھی ہو سکے گی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو آپ نے فرمایا کہ میں نے
 یہاں تک مددِ جلالہ کے حضور میں بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے میں کسر
 آتی ہو میں نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی اسی وقت عرش سے ندا آئی **مُضَيِّقٌ**
فَرِيضَتِي وَخَفِيفٌ عَجَبِي پورا کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندوں
 سے یعنی ہرنگی کا دس گونہ ثواب ہوتا ہے پس پانچ نمازین بجا بجا ثواب کے پچاس ہیں
 جتنی کہ خدا تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھیں اور بندوں کو آسانی ہو گئی کہ پانچ نمازین
 پر چھین گئے اور پچاس کا ثواب پادینگے وہ صحیح بخاری میں تو فرض ہونا پچاس نمازوں
 کا شب معراج میں اور حبشہ شرح سابقہ تخفیف ہو کے پانچ کا رہنا مذکور ہے روزوں
 کا ذکر نہیں اور بعض کتابوں میں فرض ہونا چھ مہینے کے روزوں کا اور تخفیف
 ہو کے ایک مہینے کے رہنا بھی مذکور ہے **وفا** آپ کے سامنے شب معراج میں تین
 پیالے پیش ہوئے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ
 کا پیالہ لیا حضرت جبریلؑ نے کہا **اخْتَرْتَ الْفُطْرَةَ** تم نے اختیار کیا فطرت اسلام
 کو دودھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا یہ طر حیات آدمی کا کھانے اور
 پینے پر ہی سود دودھ بجا ہے کھانے اور پانی دونوں کے ہو جاتا ہے پس دودھ مادہ
 حیات جسمانی ہے جس طرح ایمان مادہ حیات روحانی ہے سود دودھ صورت مثالی تھی
 ایمان اور اسلام کی آپ نے اوسکو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت میں ایمان و اسلام قائم
 رہے جیسے روایات میں پیش ہونا پیالوں کا پاس **سَدْرَةُ الْمُنْتَهَى** کے مذکور ہے اور بعض
 روایات میں بیت المقدس میں دونوں روایتوں کی تطبیق کے لیے بعض علماء نے لکھا
 کہ دونوں جگہ پیش ہوئے **وفا** شب معراج میں آپ نے بہشت اور دوزخ کی
 بھی **یا** اور بہت امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ میں اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہیں
 ان میں کتب معتبرہ حدیث میں نہیں مشکوٰۃ شریف کی کتاب **الردیاء** میں بروایت

پیش ہونا
 پیالوں کا
 سَدْرَةُ الْمُنْتَهَى

اور کتب معتبرہ حدیث میں
 نہیں مشکوٰۃ شریف کی کتاب
 الردیاء میں بروایت

بخاری ایک حدیث ہے جس میں خواب میں مشاہدہ کرنا آپ کا اوس جنس کے امور کو مذکور
 ہے جسے شب معراج میں لوگ ذکر کرتے ہیں اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہے حال
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم نے
 کوئی خواب دیکھا ہے جو کوئی بیان کرنا آپ اوسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپ نے
 لوگوں سے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی جواب بیان کیا آپ نے فرمایا کہ رات میں
 دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اوٹھا کے بچلے ایک میدان صاف میں پونچے
 وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اوسکے سر پر ایک شخص کھڑا ہے اور اوسکے ہاتھ میں ایک
 آنکھ ہے اوس آنکھ نے کو اوس نیٹھے کے زمین ڈال کے ایک طرف کا گلی پھڑا دیا
 چیرتا ہی پشت تک پھر آنکھ کو نکال کے دوسرا گلی پھڑا چیرتا ہی پشت تک اتنی دیر میں
 پہلا گلی پھڑا اوسکا درست ہو جاتا ہے آپ نے پوچھا یہ کون ہیں ہمراہیوں نے کہا
 آگے چلو آپ آگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہے اور ایک آدمی اوسکے سر
 پر کھڑا ہے اور اس زور سے پتھر اوسکے سر میں مارتا ہے کہ سر اوسکا پچی ہو جاتا ہے
 دماغ پاشش پاشش ہو جاتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے وہ شخص اوس پتھر کے
 اوٹھانے کو جاتا ہے جب تک وہ پتھر اوٹھا کے لاتا ہے اوس لیٹے آدمی کا سر درست
 ہو جاتا ہے پھر وہ پتھر مارتا ہے اور سر کو پچی کر دیتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر
 کو اوٹھانے کو جاتا ہے اور پھر سر درست ہو جاتا ہے پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونوں ہمراہیوں
 سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے
 تنگ بھیت سے کشادہ مثل تنور کے اور اوس میں آگ جلتی ہے اور کچھ مرد تنگ اور کچھ
 عورتیں تنگی میں آگ انہیں جلاتی ہے اور آگ کمزور سے وہ تنے سے اوپر اٹھتے ہیں
 اتنا کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں پھر بھیت کو چلے جاتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہیں
 دونوں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہے خون کی اور ایک آبی

اوسکے بیچ میں ہی اور باہر ٹھکانا چاہتا ہی اور کنا سے پر ایک آدمی ہی کہ اوسکے ہاتھ
 پتھر میں اوسے بھرتے والے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں
 دونوں ہر ایہوں نے کہا اگے چلو اگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہی اوس میں ایک
 بڑا درخت ہی اوسکی جڑ میں ایک بڑھا ہی اور کچھ لڑکے اور قریب وہاں سے ایک
 شخص آگ جلا رہا ہی آپ کو دونوں نے درخت پر چڑھایکے درخت کے بیچ میں ایک گھر
 میں داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اوس میں کچھ
 مرد ہیں بڑے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے بعد اسکے اوس گھر سے نکال کے
 درخت پر اوپر کو چڑھایا اور ایک اور گھر میں داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا
 کہ اوس میں بڑے اور جوان ہیں آپ نے اون دونوں شخصوں سے کہا کہ تم دونوں
 نے ساری رات مجھے پھرایا بیان تو کر دھتقت ان چیزوں کی جو دیکھیں اونہوں نے
 کہا جسکے گھبرے پھرے جاتے ہیں وہ شخص ہی جو جھوٹا بولتا ہی اور جھوٹی بات کی
 مشہور ہو جاتی ہی اور جس آدمی کا سربھر سے کچلا جاتا تھا وہ ہی جو قرآن مجید یاد کر
 اور رات کو سورہ قرآن نہ پڑھے اور دن کو اوسکے موافق عمل کرے قیامت تک
 اوسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتیں برہنہ جو اگ میں جلتے غار میں
 توڑ میں نظر پڑیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں اور خون کی ندی والا آدمی دغا
 ہی اور بڑھا جو درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیمؑ ہیں اور لڑکے اولاد لوگوں
 کی اور آگ جلائے والا فرشتہ داروغہ دوزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام نہیں
 کا گھر ہی بہشت میں اور دوسرا گھر اوس سے اچھا شہد اکا گھر ہی اور ہم دونوں جبریل
 اور میکائیل ہیں سراد تھا کے دیکھو دیکھا تو ایک برسنید سا نظر پڑا کہ یہ تھا کہ گھر ہی
 آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے جھوٹا میں اپنے مکان میں داخل ہوں کہا
 ابھی تمہاری عمر باقی ہی بغیر اوسکے پورا کیے تم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے حال

بعد قرب تمام جناب خالق کریم و حصول شرف کلام و دیدار و دیگر نعمائے عظیمہ آپ نے رحمت
 فرمائی مشہور ہو کہ بستر مبارک ہنوز گوم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہلتی تھی اور روضہ لاجپا
 میں زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم میں اثر توقف اور طول سیر کا معلوم
 نہیں ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہے کہ معراج میں آپ کا
 تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہو کہ اس عالم میں بڑی گنجائش ہو ایک لمحے میں چھ ماہ
 سال کے کام ہو سکتے ہیں حال صبح کو آپ نے اس حال کو بیان فرمایا کہ آپ نے چھ ماہ
 اور ٹھٹھا کرنے لگے بعضوں نے اون میں سے چھٹ کے ابو بکر صدیق سے کہا کہ تم اب بھی کچھ
 کو سچا کہو گے وہ کہتے ہیں کہ رات میں بیت المقدس اور سب آسمانوں کی سیر کر آیا ابو بکر
 نے کہا کہ اگر وہ یہ بات کہتے ہیں تو بیشک سچے ہیں اور آپ کے حضور میں حاضر ہو کے لوال
 معراج سنے بخوبی تصدیق کی اسی سبب اون کا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے روایت کی کہ
 اور بعض ضعیف الایمان مر مر ہو گئے حال کا فردن نے کہا کہ آسمانوں کا حال تو معلوم
 نہیں مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہے اور خوب جانتے ہیں کہ تم وہاں کبھی نہیں گئے
 بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوس کے مکانات کی تو بیان کر دو آپ شب میں تشریف
 لگئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی تھی بایں جہت آپ کو نقشہ
 کے بیان میں تامل ہوا خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے
 دیکھ کر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافر لاجواب ہوئے اور آپ نے اوس کے قافلے کا کہ نجاب
 شام تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھر سے ہیں بدھ کتے روز کے میں داخل
 ہوں گے اوس دن قافلہ قریب شام تک نہ آیا امد تعالیٰ نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ
 کے میں داخل ہو گیا یا بھلا خدا تعالیٰ نے ہر طرح اس عطیہ عظمیٰ کی صورت تصدیق کی نمایان کی

بیان اس بات کا
 کہ سوانح میں آپ کا
 تشریف لیجانا از قبیل
 عالم آخرت ہے

محبزہ

محبزہ
 سوانح میں جو بات ہے وہ امور
 جو سوانح میں بیان کیے گئے ہیں

باب دوم احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات

فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات اس کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل غروب کو جو موسم حج میں واسطے حج کے آئے دعوت اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سیادت انصاریہ میں انصار مدینہ کے تھی ایک سال میں کر گیا رہوان سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپ نے ان کو دعوت اسلام کی کی انھوں نے مدینے کے یہود سے سنا تھا کہ الین بنیہ غیر نبی پیدا ہو گئے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہو گئے ہم ان کے ساتھ ہو گئے تبصیر قتل کرینگے انصار نے آپ کی دعوت سنی کہ کہا کہ یہ نیکو نمبرہ معلوم ہوتے ہیں جب کا ذکر یہود کرتے ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے ادن سے آئیں اور چھ آدمی ادن سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آئندہ میں ہم پھر آدینگے مدینے میں جا کے انھوں نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر پونچھا بارہویں سال بارہ آدمی نے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون میں کے اور سات اور انھوں نے احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست ان کے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شریعہ اسلام کے مدینے کو بھیجا یا مصعب نے تعلیم قرآن و شریعہ اور دعوت اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار میں مسلمان ہو گئے مٹھوڑے اون میں سے باقی رہے تیرہویں سال میں ستر آدمی انصار میں سے آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و بیان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینے کو تشریف لے جائیں گے ہم خدمت گزاری میں کو ناہی نہ کریں گے اور جو کوئی دشمن آپ کا مدینے پر چڑھ آوے گا ہم اس سے لڑینگے اور جان فاری میں قصور نہ کریں گے یہ دونوں بیعتیں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہیں عقبہ کے معنی ہیں گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتیں ہوئی تھیں لہذا بیعت عقبہ کہلاتی ہیں پہلی اولیٰ ہجری ثانیہ بعد بیعت عقبہ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا غیہ روانہ ہوئے مگر حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ شمشیرِ حائل کر کے مسلح ہو کے خانہ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور بعد اوس کے جماعت کفار کو خطاب کر کے کہا خراب ہوں وہ لوگ جو یہ تہرون کو پوجتے ہیں پھر کہا جسکو اپنی جود کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ لکھن مرینے کو روانہ ہوئے کسی کو قریش میں سے طاقت پس بات کی نہ تھی کہ اون کا مطالبہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سولے ابو بکر صدیق اور علی رضی اللہ عنہ کے کوئی باقی نہ رہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ نے اوٹھیں بشارت دی کہ تم میری رفاقت میں چلو ابو بکر صدیق نے بات سکر بہت خوش ہوئے حال ایک دن سردارانِ کفار قریش مثل ابو جہل وغیرہ دارالندوۃ میں کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور رشورت کے لیے قریش نے مجمع ہوا کرتے تھے واسطے مشورے کے آپ کے امر میں مجمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک سپرزد کے وہاں آمو جو ہوا کفار قریش اوسکے آسے کو محفل سمجھے اسواسطے کہ مشورہ تنہائی میں کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا میں ساکن نجد ہوں اور مجھے معلوم نہیں باب میں تم مشورہ کیا چاہتے ہو میں مردِ تجربہ کار ہوں اس امر میں صلاح نیک دو گنا کفار یہ بات سن کے خوش ہوئے اور اوسکے آسے کو غنیمت سمجھے اصطلاح میں شیطان شیخ نجدی جھکتے ہیں منشا اوسکا یہی تھی بعد ازیں کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمد نے ہمیں بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمیں کافر کہتے ہیں ٹھکانا ہمارا دوزخ بتاتے ہیں دوزخ کو ہمارے بُرا کہتے ہیں ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا بعید نہیں کہ اپنے تابعین اور رفاکے زور سے ہم سے لڑنے کا قصد کریں اوسکے لیے ایسی تدبیریں سوچو کہ باطل دفع ہو جاوین ایک شخص نے اون میں سے کہا کہ محمد کو ایک کوٹھری میں قید کر دو اب علیؓ جگہ کہ کوئی اون سے ملے نہ پاوے فتنہ اور بکا تو یہی ہے کہ لوگ اون کا کلام فریفتہ ہو جاتے ہیں جب اون سے کوئی ملے نہ پاوے فتنہ موقوف ہو جاوے گا شیخ نجدی نے کہا یہ سب پسندیدہ نہیں ہے ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس باب میں منہم ہونے

موسیٰ بن جابر

مجمع ہوا کفار
قریش کا دارالندوۃ
ابو بکر صدیق

ابو بکر صدیق

دہ شام میں
مساجد

اور نوبت قتال اور جدال کی پہنچ گئی بعد ازان ایک شخص نے کہا کہ میری اسے میں یہی محمد
کو بہان سے نکال دو یہاں نہیں گے ہم اونکے شہر محفوظ رہیں گے شیخ بخاری نے کہا
کہ یہ رائے بھی ناصواب ہے محمد کی زبان اور سی اور ساحر البیانی معلوم ہو جہاں جائیں گے لوگوں
کو مسخر کر لیں گے اور تابعین اونکے اون سے جا ملین گے زور پیکر کے ہم پر چڑھ آئیں گے
اور ہنگامہ آراے جدال و قتال ہونگے بعد ازان ابو جہل نے یہ رائے نکالی کہ ہر قبیلہ پیش
میں سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کے محمد کے مکان پر جا کے
محمد کو قتل کریں بنی ہاشم سے قبائل قریش سے طاقت و مقاومت کی نہیں رکھتے
بالضرورة دیکھتے معنی خوب ہمارا راضی ہو جائیں گے اور ہم لوگ دیت بے تحلف ادا
کر دیں گے ابلیس بعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اس بات پر مشورہ ختم کر کے عزم
بالجزم اس امر کا کر کے وہاں سے اونٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورے کی سخت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچائی آیہ وَلَا تَنْصُرُوا الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ يُبْتَغُوا أَوْ يَفْتَكُوا
أَوْ يُخْرَجُوا لَكُمْ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا يَكُرُونَ ○ میں اسی بات کا ذکر
ہو اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینے کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت
ابو بکر صدیق کے گھر تشریف لیگئے اور اوں سے تمنائی میں حال بیان کیا اور کہا کہ تم
ہو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ میں نے دوا و دشمنان اسی سفر کے لیے خریدی ہیں آپ نے
فرمایا کہ اوں میں سے ایک مجھے اوس قیمت کو دو جس قیمت کو تم نے لی ہو ابو بکر صدیق
نے کہا کہ آپ کے ویسے ہی خریدو آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ہم قیمت ہی لین گے حضرت
ابو بکر نے کہا بہت خوب بات آنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو بے تحلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس اوفنی کی قیمت
وینے میں کیوں امر کیا سب کا محمد میں نے یہ لکھا کہ آپ نے چاہا کہ اس عبادت
عظمیٰ میں صرف مال اپنی خدمت کا ہی ہو حال رات کو آپ دو لختاے میں تھے کہ عبادت

لے دہ ابو بکر
تھ "معاذ بن

لے نوبت اور بھلا
اس شخص کا نام لوگ
یہاں نہیں باقی ہیں
اس نے ان اور دوا
وہ اور
اس نے ان اور دوا

لے اس قیمت کا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پونے دو تھیں ابو بکر
کی اونی قیمت کو لینا
او لکھا مال اپنی خدمت
تھ کر لکھ

کفار نے آگے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہاں مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور دروازے مبارک کو اونھوں نے اوڑھ لیا اور اوسنے آپ نے فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور آپ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تمہیں حضرت علیؑ کو دیدیں اور اوسنے کہا کہ یہ مالکون کو پہنچا کے دینے میں آیا اور آپ دروازے سے بھٹے اور اول سورہ یس فَاغَشَّيْنَاهُمْ فَاَنْظُرُوْهُمْ لَا يَجْزُوْنَ سِوَاكَ اِيك مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منہ پر اور آنکھوں میں پہنچی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہاں موجود ہوا اور پہنچا کہ کس فکر میں کھڑے ہو اونھوں نے کہا کہ بقصد محمد کھڑے ہیں شیطان نے کہا کہ وہ تمہاری آنکھوں میں اور سروں پر خاک ڈال کے اچھے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھ پیرا اثر خاک کا پایا ف لکھا کہ جو کفار ہو سو قت مجتمع تھے اور خاک اور پونہچی سب بحالت کفر بروز بدر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور روز بدر مقتول نہیں ہوئے بلکہ اوکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گزرے تھے اور ساٹھ برس اور زہد رہے پھر کفار تھے دروازے کی درزون سے جو دیکھا تو حضرت علیؑ کو آپ کے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہیں بالآخر مکان کے بھیت گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھٹکانے بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اون سے پہنچا کہ محمد گمان میں اونھوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر وہ حضرت علیؑ سے کچھ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو تھانے سے نکل کے ابوبکرؓ کے گھر تشریف لینگے اور اونکو ساتھ لیکے پیادہ روانہ ہوئے آپ نے جو تاپا پاؤں نے نکال ڈالا تھا اور اونگلیوں سے چلتے بائیں خیال کہ نشان قدم معلوم نہو آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہنچا دیا ثور ایک

در زانی و نام کلمہ عالی
کلمہ عالی کہ علم بن توام و فز
علی صلی اللہ علیہ وسلم اور
باب علی صلی اللہ علیہ وسلم
اور علی صلی اللہ علیہ وسلم
در زانی و نام کلمہ عالی
کلمہ عالی کہ علم بن توام و فز
علی صلی اللہ علیہ وسلم اور
باب علی صلی اللہ علیہ وسلم
اور علی صلی اللہ علیہ وسلم

پہاڑوں متصل مکے کے حب متصل غار کے پونچھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ باہر ٹھہریں مین جا کے غار کو صاف کر ڈالوں کہ پہاڑوں کے غار اکثر چھوٹے خالی انہیں ہوتے پھر ابو بکر صدیق غار میں گئے اور اپنی چادر کو بھار کے اُس کے کتبہ سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوس میں حضرت صدیق نے اپنے پانوں کی پٹیاں لگا دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ بھیت تشریف لگے اور ابو بکر کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سوسے سانپ نے حضرت صدیق کے پانوں میں کاٹا اونھوں نے جنبش کی باین خیال کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے لیکن شب بیدار ہوئے کہ حضرت صدیق کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ اٹھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ کاٹا آپ نے آپ دہن مبارک کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہو گئے حال بعد آپ کے غار میں داخل ہوئے مکہ کی طرف سے جالا غار کے مندر پر پورنا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے مکے کے غار میں آنسو دیکھے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے سب غار تک پہنچے اور اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو اوسکے پانوں نظر پڑے ابو بکر صدیق کو سخت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن و قلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانوں کی طرف دیکھیں گے تو یقین دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا لا یخفین ان الله مع الصابین یعنی بچ مت کرو بیشک اللہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے ساتھ ہو کفار نے جب کبھی مکے کے چالے کو اور کبوتروں کے جوڑے کو دیکھا اونھوں نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس غار میں گھسا جو تباہ کڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہو اس غار میں نہ ٹھہرتا بعضوں نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے اور یہ کہ کفار پھر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی عظمت کے لیے تاریخِ نبوت اور جانور وحشی سے ایسا کالم کہ صد ہا زرد آہنی اور جو انان جنگی سے

میں
میں

یہ ممکن ہے کہ ہجرت میں اسد جل جلالہ نے حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو
 فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں نبجائے
 آپ کے لیے اور داد جان شاری کی دی بعضے علمائے لکھا ہے کہ آیہ وَمِنْ النَّاسِ
 مَنْ يُشِيرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی اور
 آدمی نیچے ہیں جان اپنی خدا کی رضا مندی کی تلاش میں اور اسد بہت مہربان ہو
 بندوں پر حضرت علی کی شان میں اس قصہ ہجرت میں نازل ہوئی ہو اور حضرت ابوبکر صدیق
 کی فضیلت تو ظاہر ہو کہ سارے سفر ہجرت میں حق خدمتگداری اور جان شاری جیسا کہ چاہیے
 بجالائے اور آیہ لَاقُولُ لِحَاكِمِيهِ لَا تُخِزْنَ اِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ بِالْاِتِّفَاقِ
 ابوبکر صدیق کی ہی شان میں نازل ہوئی ہو اسد تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو تفصیل
 صاحب رسول اسد فرمایا اور بزبان اپنے حبیب کے معیت خاصۃً القیہ کی بشارت دی
 فَاَمْلَحْتُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ
 تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تَحْمِلُ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ لَکُمْ
 جائیں گے فرمایا کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ یعنی کوئی نہیں بھٹکتا میرے
 ساتھ رب میرا ہر غم قریب مجھے ہدایت کرنے کا اس مقولے میں اور مقولہ جناب
 رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُخِزْنَ اِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ بِالْاِتِّفَاقِ
 علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کلام محاورہ عرب میں واسطے زجر
 کے ہو اور معیت الہی اپنے ہی ساتھ بیان کی معی بصیغہ واحد فرمایا اصحاب کو
 اس سے نصیب نہ دیا اور جناب رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمہ تسلی محبت
 سے شروع کیا کہ لَا تُخِزْنَ مَتَّ كُرْهُو اور معیت خاصۃً الہی سے اپنے صاحب کو بھی
 مشرف کیا کہ اِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ بِشَيْءٍ اسد ہمارے تمہارے دونوں کے ساتھ
 ہو اور اس سے علو شان جناب رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے

فضیلت حضرت
 ابوبکر صدیق و حضرت علی
 رضی اللہ عنہما قصہ ہجرت میں

حکمہ مستحق
 ان اللہ

اور حضرت ابو بکر کا نسبت اصحابِ موسیٰ علیہ السلام کے پایا جاتا ہوتا ہے مشکوک شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر ابو بکر صدیقؓ میری عمر کے اعمال حسد لے لیں اور بدلے ان کے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال دے دین تو میں راضی ہوں رات بھرت کی اور سب قصہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی رفاقت اور جان نثاری کا اور اس بات میں سانپ کے کھٹنے کا بیان کیا اور دن وہ دن کہ بعد وفاتِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم اطرافِ مدینہ کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور کچھ لوگ زکوٰۃ دینا نہیں مانتے تھے ابو بکر صدیقؓ نے نہایت کوشش کر کے از سر نو دین کو قائم کیا اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شب بھرت حضرت ابو بکرؓ کی معلوم تھی تین دن تک آپؐ نے غار ثور میں تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابو بکرؓ کے غلام آزاد تھے متصل غار کے بکریاں چراتے تھے وہ دو دعبکریوں کا آپ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو بلا جاتے تھے اور عبداللہ بن ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے کہ جو ان تھے مکہ میں قریش کی مجالس میں جا کے خبریں دریافت کر کے رات کو آپؐ کے حضور میں لے گئے بیان کر دیتے تھے بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما جامعین فہیرہ اونٹنیوں پر سوار ہو کے براہِ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ بن ابیطالبؓ کو راہبری کے لیے ساتھ لیا اونٹنیانِ اوس کے سپرد تھیں اور اوس و زحیم در غار پر حاضر لایا تھا کفار کے نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمدؐ کو کھلائے قتل کرے اس کو ہم سواوٹ اور ابو بکرؓ کو پھلا دے یا قتل کرے اوسے بھی سواوٹ دیں گے اور جو دونوں کو پھلا دے دو سواوٹ پاسے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع رفا ایک دن خمیہ ام معبد پر پہنچے ام معبد ایک عورت تھی شرفاء عرب میں خمیہ اوس کا راوی مدینہ میں واقع تھا آپؐ نے ام معبد سے گوشت اور چھوٹے طلب کیے اوس کے پاس نملے ایک بکری آپؐ نے اپنے گوشہ خمیہ میں دیکھی آپؐ نے

۱۔ اور حضرت عمرؓ نے
واقعہ اسے معلوم کیا
سکندہ کی وفات کے بعد
۲۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۳۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۴۔ حضرت ابو بکرؓ نے

۵۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۶۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۷۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۸۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۹۔ حضرت ابو بکرؓ نے
۱۰۔ حضرت ابو بکرؓ نے

معجزہ

الحق اب دغا خانی
پانچواں اور چھٹا
سنہ ۱۰۸۰ھ

سراقہ بن مالک کا
پہلے پہلے جانا اور
زین کا لکھنا اور
سراقہ بن مالک کا

ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہیں دت گزیدی کہ یہ جینی نہیں اور سبب لاغری کے چل کو چوٹنے کے لیے بھی نہیں جاسکتی آپ نے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دودھ کی اجازت تو دو ام معبد نے اجازت دی آپ نے اس کے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کہی فوراً تھن اس کے دودھ سے بھو گئے اور آپ نے دو ہننا شروع کیا ایک بڑا برتن جس میں آٹھ نو آدمی سیر ہو کے پی یون بھر دیا اور پہلے آپ نے ام معبد کو بلایا اس نے خوب سپر ہو کر پیا پھر آپ کے ساتھ کے آدمیوں نے خوب سپر ہو کر پیا پھر آپ نے پیا پھر دودھ کے اوس برتن کو بھر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے شام کو ابو جسد شوہر ام معبد جو آئے وہ دودھ دیکھ کے نہایت متعجب ہوئے ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہو اور آپ کا جاہل بیان کیا ابو معبد اور ام معبد بجز اپنی مشرق باسلام ہوئے اوصحابہ میں داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ میں ہے کہ وہ بکری جسے ام معبد کے گھر میں آپ نے دو ہاتھ حضرت عمرؓ کے زمانے تک چیتی رہی اور وہ دیتی رہی بیان تک کہ زمانہ زراہہ میں کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح و شام دودھ دیتی تھی اور پردہ زمین میں ذرا بھی دودھ تھا حال کوہ مغرب میں بروز مریہ آپ کے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سننے لگے اون میں مضمون آپ کے گزر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور خائب اور خاسر رہا کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک بن جعشم کہ ایک شخص سرداران عرب میں سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پراو کا گھر تھا اس نے مضمون شہرہ کفار قریش سنا تھا کسی نے اس سے جا کے کہا کہ ابھی چند شخص اونٹوں پر سوار ادھر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جنکی قریش کو تلاش ہی سراقہ نے بطبع انعام قریش زراہہ اس کے تعاقب کا کیا اور باہین خیال کہ کوئی اور قریش قدیمی نکرے دھوکا دے نہ کہ اس کو کہ یہ لوگ وہ نہیں بلکہ خلافت میں

لوگ بن بعد ازین گھوڑا طیار کر کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوا یا اور کمان و ترش
 لیکر مسلح ہو کے روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کے قریب آپ کے پونچا حضرت ابو بکرؓ نے
 کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو
 دیکھ کے کہنا یا رسول اللہ ایک سوار آپ پونچا اپنے دیکھا اور سراقہ کے لئے بد دعا کی اور
 کہا کہ اگر زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا یا نہن گھوڑے کے زمین
 میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضور میں عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں صاحبوں
 کی بد دعا سے میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاؤ میں عہد کرتا ہوں
 کہ اب پھرتے ہوئے جو کوئی تمہاری تلاش کو آتا ہوا ملیگا اور سکو میں پھیر دوں گا
 اپنے بد دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہوں کہ مجھے اسی وقت
 خیال ہوا کہ خدا تعالیٰ آپ کو غلبہ دیگا اور میں متصل آپ کے گیا اور میں نے آپ سے درخواست
 کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے تو میں محفوظ
 رہوں آپ نے حضرت عامر بن فہرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اس وقت
 اگرچہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے
 سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا
 اور کہا کہ تمہارے جائیگی حاجت نہیں ہو میں دیکھ آیا ہوں یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپ کے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے نسبت قارون کی ہوا کہ زمین نے اسکو عجیب عداوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 دھنسا لیا مختصر قصہ اوسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام
 نے قارون کو حکم ادا کیا کہ قارون کو یہ حکم ہمت ناگوار ہوا مال کی اوسے ہمت
 محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درم میں سے ایک درم زکات دینے کو کہا اوس میں
 بھی ہمت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسیٰ علیہ السلام سے عداوت ہوئی اور روئے

بہار

نہایت قاری

ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے اس بات پر آمادہ کیا کہ جس
 بنی اسرائیل میں کہے کہ مجھ سے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل زنا انھیں کا ہو حضرت
 موسیٰ عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حد و قصاص بیان کرتے تھے اس
 میں انھوں نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو ہم اوسکے سو ڈالر
 مارینگے اور جو زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو اوسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے
 کہا کہ ای موسیٰ جو تمہیں نے ایسی بات کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں ایسی بات
 کروں تو مجھ پر بھی حد اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ خلائی عودت یہ کہتی ہو
 کہ تم نے اوس سے زنا کیا اور اوس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰ نے اوس عورت
 سے کہا کہ سچ سچ بیان کر اوس نے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تمہیں
 لگائے کہ اوسکا یا اور تم پاک اور میرا ہوا میری علیہ اسلام کا جلال جو میں آیا اور
 زمین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خذ یدہ یعنی لے لے قارون کو
 اوسی وقت قارون کو زمین نے ٹخنوں تلک دھنسا لیا قارون نے عاجزی
 کرنی شروع کی اور کہا ای موسیٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا زورین
 تھا کہ ہرگز نہانا اور بھر کا خذ یدہ زمین نے گھٹنوں تک قارون کو دھنسا لیا قارون
 گڑا یا لیکن حضرت موسیٰ خذ یدہ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنسا
 رہی یہاں تک کہ بالکل اوسے دھنسا لیا پھر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور
 سارا خزانہ اوسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دھنسا دیا ف ان دونوں معجزوں
 کی کیفیت وقوع میں بھی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور شان
 رحمتہ للعالمین کا آپکے معجزے میں حیاں ہو کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اوسے
 خسف زمین سے نجات دی بلکہ اوسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت
 موسیٰ نے قارون کی شہر و زاری پر کچھ التفات کیا اسکا جلال نے بھی بھڑکایا

کو وحی پہنچی کہ اگر مجھے قارون ایک بار بھی بھارتا میں اوسے نجات دیتا تھیں پکارتا رہا
 تم نے کچھ نہ سنا؟ فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ
 علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیا دوسے اوس میں ضرور ہو کہ اس بات کا
 رہے کہ کسی طرح تحقیر اوس پیغمبر کی نہ تھی تحقیر پر پیغمبر کی کفر تو شاغ لوگ اکثر اس بلا میں مبتلا
 ہو جاتے ہیں اور صرف فضیلت کے بیان سے تحقیر لازم نہیں آتی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى الْبَعْضِ وہ رسول لوگ فضیلت دی ہم نے بعض
 کو اوس میں سے بعضوں پر حال جب آپ متصل مدینے کے پونچے بریدہ بن النخعی سلی
 مع ستر سواروں کے آپ کو ملے اپنے پونچھا تم کون ہو او نخون کے کما برید بن النخعی اپنے
 تقاول کے فرمایا بَرَدًا اَصْرًا خَشْکَ اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلے کا نام اسلم بن
 آپ نے تقاول فرمایا سَلَمْنَا سَلَامَتَ رہے ہم پھر آپ نے پونچھا قبیلہ اسلم بن سے
 کس قوم کے ہو او نخون سے کہا کہ بنی سہم کی آپ نے فرمایا کہ خَوَّجَ سَهْمًا مَلِكٌ جَل
 ہوا حصہ تیرا یعنی اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادہ ہر تھے حب شہرہ کن
 قریش آپ سے تعرض پونچھا نیکی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام پاک سن کے
 مسخ ہو گئے اور مع سب ہمارا ہوں کے ایمان لائے پھر او نخون نے عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ بوقت داخل ہونے آپ کے مدینے میں آپ کے ساتھ
 نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی میں لپیٹ کے نشان بنایا آپ نے انھیں کو نشان دیا
 کیا کہ آپ کے جلو میں نشان لیکے چلے سجان اللہ کیا قدرت خدا ہو کس سرکشی سے آئے
 اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے حال مدینے کے لوگ بخیاں تشریف آوری آپ کے
 ہر روز واسطے استقبال کے مکے کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے بروز
 داخل ہونے آپ کے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آئے تھے اور یہ سب
 دیر کے پھر چلے تھے کہ کبارگی ایک یہود نے ایک ٹیلے پر سے آپ کی سواری دیکھی اور

چلک کے پھرنے والوں سے کہا یا معاشرۃ العربیٰ ہذا جحدکم امی کرو معرب یہ مطلب
 تھا راہی وہ لوگ پھرتے اور آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے کمال
 خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیاں انصار کی گاتی تھیں شعر
 طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَاتِ الْوُدَّاءِ وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا اللَّهُ جَاءَهُ
 طلوع کیا بدر نے ہمہ ثنیاۃ الوداع سے واجب ہوا شکر ہم پر جب تک دعا کرنے اللہ سے کوئی
 دعا کرے نوا لا ف ثنیاۃ الوداع کے معنی ہیں گھاٹیاں رخصت کی اہل مدینہ رخصت کیے
 مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا اون گھاٹیوں تک جایا کرتے تھے لہذا وہ ثنیاۃ الوداع
 کہلاتے تھے قاموس میں اس طرح ہوا اور بعض اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہو کہ ثنیاۃ الوداع
 مدینہ سے شام کی جانب ہونے کے کی جانب فرسہ مذکور کی لڑکیوں نے بوقت عادت آپ کے حضور
 ہو کر سے گایا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنیاۃ الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہے

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی مدینہ طیبہ میں تاغیر وہ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین ہو چکر محلہ قبا میں منازل بنی عمرو بن عوف میں
 ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہاں رہے
 حضرت علیؓ بعد اذ اکر لے امانتوں آپ کے ثمرے دن محلہ قبا میں حضور میں جلسہ قبا
 محلہ تھا کثارتہ شہر مدینہ پر مسجد قبا کا ذکر اس آیت میں ہو لکھیے اَلْأَيْمُسُ عَلَى التَّقْوَى
 مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ مِثْلُ بَيْتِكَ مِثْلُ بَيْتِكَ مِثْلُ بَيْتِكَ مِثْلُ بَيْتِكَ
 دن سے لائق ہو اس بات کے کہ تم اوس میں نماز پڑھو وہاں بنی اور جب تک آپ وہاں
 اوسی مسجد میں نماز پڑھتے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینہ کے تشریف رکھنے کا
 ارادہ کیا لوگ شوق کے کمال تھی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے
 محلے میں تشریف رکھیں جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلہ کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی
 درخواست بر زبان تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی میری مامور ہو جہاں یہ بیٹھ جاوے گی وہاں

کلیں ثنیاۃ الوداع

میں مقیم ہوں گا اونٹنی چلتے چلتے وہاں آئی ٹھہری جہاں منبر مسجد شریف ہو متصل اوس جگہ کے گھر حضرت
 ابویوب انصاری کا تھا وہاں اسباب آپکا اوتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ابویوب کے
 گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد میں تھے شامول سردار دن چار سو عالمون کا تھا جو
 شیخ حمیر بنی بادشاہین کے تھے اہل سیر لکھا ہوا کہ بادشاہ موصوف کا گدڑ زمین بالی میں
 پہاؤس زراٹے میں ہوا کہ مدینہ منورہ آباد نتجا وہاں ایک چشمہ جاری تھا اون عالمون کو
 معلوم ہوا کہ یہ جگہ بخرنگا بنیہ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی وہیں وہ لوگ رہ گئے
 اور سبھی آباد کی انصار و خنین کی اولاد میں ہیں بادشاہ نے یہ حال دریافت کر کے چاہا
 کہ خود بھی وہاں رہ جاوے مگر سبب کبھی رے سلطنت کے نہ رہ سکا اون لوگوں کو رہنے یا
 اور ایک ایک نام بنام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد
 کو وصیت کیجو کہ جو اون میں ہے جناب پیغمبر آخر الزمان کو یاد دے میرا سلام اور یہ نام پوچھا
 حضرت ابویوب کے گھر میں وہ نامہ چلا آتا تھا اونھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پوچھا دیا حضرت ابویوب سے شامول تک اکیسویں پشت تھی اور جس گھر میں آپ ٹھہرے
 یہ گھر بھی اسی بادشاہ نے بنوایا تھا کہ جب آپ تشریف لادیں وہاں ٹھہرنے آپ نے
 کے مکان میں ٹھہرے اور ابویوب کے عیال و اطفال بالا خانے پر رہے پھر ابویوب
 اور انکی زوجہ ام ایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات بے ادبی کی ہو اور رات بھر اس خیال
 سے فسوسے صبح اصرار کر کے آپ کو بالا خانے پر مقیم کیا اور خود تھے رہنے لگے
 حال جس زمین میں اونٹنی بیٹھی تھی وہ وہیون کی تھی کہ اسود بن زرارہ کی پریش
 میں تھے دس دینار کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے وہ زمین آپسے غریبی تجارت
 شریفہ اور مسجد شریف اوس زمین میں بنی کتب حدیث میں وارد ہو کہ مسجد شریف کی تعمیر
 شیخ ایک پتھر رکھ کر ارشاد کیا حضرت ابوبکر سے کہ تم ایک پتھر اس پتھر سے لا کر رکھو اور
 حضرت عمر سے متصل پتھر حضرت ابوبکر کے اور حضرت عثمان سے متصل پتھر حضرت عمر کے پتھر

لے شیخ بنی نازہی
 و فیہ اشہر بای ہون
 منہ و دین مولف
 بادشاہین ۱۱ منہ
 شیخ بنی نازہی
 دسگون نامہ
 قریہ و رکھ کر
 حوشن ۱۱ منہ

گئے جب پھر کے آئے اس طرح لیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوا ہو اور ایک دوسرے پونچھا کر یہ وہی پیغمبر ہیں جنکا ذکر تحریرت وغیرہ کتب سابقہ میں ہی اوس لئے لکھا کہ واسدہ یہ ہیں پونچھا کر لیا ارادہ ہی لکھا کہ جب تک نتھنوں میں دم ہی مخالفت میں کو تا ہی نکر و گ جان لیا کیا قدرت ہی خدا کی سب علمائے یہود و نصاریٰ کو آپ کی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتروں کو بسبب امت حسد کے اور کجیہ اور حبت جاہ کے کہ نبی اسمعیل میں اور ناخواندوں میں پیغمبر ہونے ہوئے اور اگر کو ہم ان پر ایمان لا دیں ہمارے شیخی جاتی رہے ایمان نہ لائے اور جس کی قسمت میں سعادت ابدی تھی جیسے عبداللہ بن سلام ایمان لائے اور نصاریٰ میں سے کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل حال مدینہ منیہ میں پر رومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنوؤں کا پانی کھاری تھا اور ہر مرد کا ایک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پر رومہ کو خرید کر کے ڈول مسلمانوں کے اوس میں جاری کر دے اوس کے لیے جنت ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس کٹوئین کو اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا وہ رتدیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے نصف بارہ ہزار درم کو خرید لیا اور وقف کر دیا سو جسدن باری حضرت عثمان کی ہوتی یہ مفت پانی ڈول اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگوں نے اوس کی باری کے دن پانی بھرنا موقوف کر دیا حضرت عثمان کی باری میں سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اوس نے بھی لانا حصہ حضرت عثمان کے ہاتھ پہنچ ڈالا اور حضرت عثمان نے وہ بھی وقف کر دیا اور گنوئین میں بے تکلف ڈول مسلمانوں کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان نے جب وعدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان میں

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ نے قتال کفار سے شروع کیا اور ان کے قتل

۱۰۰ روپیہ پیغمبر را
اور داد و در اخرا سے پیغمبر
ایک کنواں کو دی

ذکر افروزی
عثمان رضی اللہ عنہ کا نام
اور اس کے بعد

اور غارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد میں کہ آپ بنفس نفیس تشریف لیگے اور کواہل غزوہ کہتے ہیں اور جو لشکر آپ نے بھیج دیا آپ تشریف فرما نہ ہوئے اوسے سر یہ کہتے ہیں بتفصیل ہر غزوہ و سر یہ کا حال لکھنا دشوار ہو مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہے ان شرفِ عمرتین غزوات غزوہ بدر ہو کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح اوس غزوے کی یہ ہو کہ حضور اقدس میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت گیا چاہتا ہے آپ بنفس نفیس مع جماعتِ مہاجرین و انصار کے کہ تین سو آئیرہ تھے بقصد اوس قافلے کے نکلے ابوسفیان نے خبر پانے کے مضطرب غفاری کو اجیر کر کے مکے کو بھیجا اور ابو جہل وغیرہ سرداران قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر خیر قافلے کی چاہیں مدد لیگے اوسین اور قافلے کو بچا لیا ورنہ جیسے سن کے ابو جہل ہمت طیش میں آیا اور لشکر مع سامان جنگ اوس نے جمع کیا سواران اسب شتر اور پیادے اور کرد و فرما م سے روانہ ہوا اور جمیع قبائل قریش میں سے اعلان و اشراف حتی کہ عباس بن عبد المطلب بنی ہاشم میں سے کہ ہنوز مسلمان نہ ہوئے تھے حسب قاعدہ حمیت برادری ساتھ ہوئے اگرچہ ابوسفیان نے قافلے کو دوسری راہ سے بکال کر آدمی مکے کو بھیج کر ابو جہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب حاجت مدد لانی نہیں لیکن اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ سرداران کفار کو فی النار کہے اور شوکت اسلام علی الجلال ظاہر کرے لہذا ابو جہل عین نے لشکر لے کر پرامر کیا اور کہا محمد نے نہایت شورش کی ہے اور کی شورش کو بالکل دفع کرنا ضرور ہے اور ابوسفیان کہ بہت اصرار کفر پر اوں دنوں رکھتا تھا با آنکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی کے میں قافلے کو پونچھنے کے خواہش نہ کرے ابو جہل واسطے حاصل کرنے عارِ شکت و نکبت کے ہوا اور چند زخم نرانی میں کھائے اور اسد جل جلالہ نے آپ کو وحی بھیجی کہ خدا تعالیٰ تمکو ظفر دیگا یا قافلے پر یا لشکر پر اور آپ کے اصحاب لشکر والوں کا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلے سے مقابلہ ہو اسلئے کہ لشکر جماعت کثیرہ با سامان و سلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ جماعت

لکھنا دشوار ہو
میں بتفصیل

تبع منہج ہر وقت
بدر و غارت
کا جو اور غارت
میں بتفصیل
اچھا ہے کہ

قلید بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی شہرت
 عظیمہ کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانوں
 کے لشکر سے سب چند تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار ایک تھے
 کو مسلمان دوسنے ہی نظر پڑے اور مسلمانوں کا رعب کا فروزن کے دل میں سا گیا حال
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچے اپنے اصحاب کو ہر کا فر کی جانے قتل کو نشان
 دیا تھا کہ یہاں فلا ناما راجا دیگا اور یہاں فلا نا حضرت عمر راوی حدیث کہتے ہیں کہ
 قسم ہو خدا کی کسی نے اون میں سے ایک بالشت بھی تجاوز نہیں کیا حال اپنے
 لشکر بے سامان دیکھ کر عافرائی کہ اٹھی یہ ننگے ہیں انھیں کپڑا دے اٹھی یہ بھوسے
 ہیں انھیں کھانا دے اٹھی یہ پیاسے ہیں انھیں سواری دے راوی حدیث کہتے ہیں
 کہ کوئی ہم میں سے بدمش کے ایسا نہ پاسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد و جنس
 بوفور نہو حال قبل پہنچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بطور
 مشورے کے لڑائی کے باب میں تذکرہ کیا پہلے حضرت ابو بکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے باقی
 مناسب عرض کیں آپ بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا سے خیر فرمائی حضرت
 مقدادؓ نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا
 فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَائِمُونَ یعنی جب کے قوا و تیرا
 رب لڑے ہتھیار نہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہیں ہم آپ کے ساتھ لڑیں گے
 دائیں بائیں ہر طرف سے لڑیں گے اور جہاں تک آپ ہمیں لیجا میں گے ساتھ جاؤ گے
 چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مہینے میں چڑھ آوے گا
 اوس سے لڑیں گے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ نکل کے لڑیں گے اپنے اسی تہذیب
 کی جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اوس معاہدے کے یہ خیال ہو کہ شاید ہم
 باہر مہینے کے آپ کے شریک نہ ہونگے اونھوں نے عرض کیا کہ ہر چند کہ ہمارا معاہدہ

حجۃ

حجۃ

صحابہ کا فقر و ان
 بیان مبارک کرنا و فق
 و فقر و انصاف پر

مراغت کا بوقت چڑھ آئے دشمن کے سینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور جو
 بنی برحق جانے ہیں اب ہماری جان آپ کی جان پر خدا جو آپ کہیں نہ ہوں اگر آپ ہمیں حکم دیں
 تو ہم سمندر میں گھس جاویں اور کسی طرح دشمن سے لڑائی میں ہمیں عذر نہیں اور بوقت
 جنگ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہوں گے صحابہ رضی اللہ عنہم
 کی تقریرات جان نثاری ہیں کے آپ بہت راضی ہوئے حال کتب حدیث میں وارد ہو
 کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ کرو افراد ان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
 گرے اور بنگال زاری اللہ جل جلالہ کی جناب میں عرض معدوم کرنے لگے یہاں تک
 کہ آپ نے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہے گا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف
 ہو جائیگی یعنی پردہ زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کریں گے ہاں اگر تیری مشیت مقتضی
 اس بات کو ہوگی کہ کفار غالب آویں اور ہم لوگ فنا ہو جائیں تو تیری پرستش باطل
 موقوف ہو جائیگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
 کبھی اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہو فتح کا اللہ تعالیٰ بیشک آپ کو فتح دیگا تب آپ
 اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيُخْرِجْهُ مِنْ أَدْنَىٰ مَقَامٍ**
كَرِيمٍ ہاں یہ آیت اور مطابقت پیشین گوئی آیت موصوفہ کے ہوا
 ف حسب نظر ہر اس مقام پر پیشہ ہوتا ہی کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فتح و غفر
 کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب و تضرع و زاری کی کیا وجہ تھی اور بھی محسوس ہے حضرت ابو بکر
 کا توکل قوی معلوم ہوتا ہی جو آپ اس شے کا یہ کہ نظر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہو اور غنی ہے پروا چاہے سو کر نہ لے اور نظر حضرت ابو بکر
 صدیق کی صفات پر کہ وعدہ و عید از قبیل صفات ہیں پس مقام آپ کا ہی ارفع ہی یعنی
 بلند اور مقام عبدیت حضرات صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلیٰ ہو اور قرآن مجید
 میں عنہ مقام عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہو اس واسطے کہ مواقع کمال قرب و عظمت میں

سیدہ زینب بنت جحش
 رضی اللہ عنہا

بیان حضرت ابو بکر صدیق

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہی مثلاً بیان حال معراج میں سورہ انعام میں
 فَرَا يُبْصِرُكَ الَّذِي اسْمُهُ عَبْدُكَ لِكَيْ لَا تَكُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَشْوَاقِ
 الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيكَ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّكَ بِرُؤْسُ الْأَرْضِ لَمَعْبُودٌ
 کو مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے طرہ مسجد قصی یعنی بیت المقدس کے جسکے گرد اگر وہم نے
 برکت رکھی ہو تاکہ دکھاوین اور سے ہم آئین اور نشانیاں اپنی عظمت و قدرت کی بوسی
 پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پونچا وین اور سورہ نجم میں فرمایا فَاَوْحَىٰ إِلَىٰ آلِهِ
 عَبْدُكَ مَا أَكُونُ ۖ یعنی پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف بستہ اپنے کے جو کچھ
 کہ وحی بھیجی ظاہر ہو کہ مقام معراج سب مقامات اشرف اعلیٰ ہی ایسے مقام پر بلفظ عبد
 کرنا صاف اشارہ ہو طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقاموں سے اعلیٰ ہو اور سر
 اس میں یہ ہو کہ عبد کو ایسا علاقہ ہو لی سے ہوتا ہے کہ کسی کو کسی سے نہیں ہوتا جان لی عبد کا
 سب مولیٰ کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا مولیٰ کا ہی اس میں ہر طرح کا تصرف
 نافذ ہوتا ہے یہ بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہو نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضی استیلا
 کو ہے کہ عبد ہر آن میں مولیٰ سے خائف ہے اور اپنا کچھ حق اوپر نہ سمجھے کیسا ہی تقرب
 رکھتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اسکی مہربانی اور
 وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہو اور اسکی عظمت و جلال کو بھول نہجاوے سود عا فرماتا ہے
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَدْرَكَ الْتَضَرُّعَ أَوْ زَارَىٰ كَرَنَاشِي ۚ اِسْ مَقَامِ عَبْدِكَ تَحْتَ الْكَرْبِ
 مقامات ہی اور حمی سرور درخواست نزول رحمت کا ملہ کا صیغہ سے درود میں آپ پر
 حال آنکہ یقیناً آپ پر رحمت کا ملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل سے گی اور بھی دعا منگوانا اور
 حصول مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان میں ہو وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا ۚ اِنَّ الَّذِي
 وَحَدَّثَهُ ۚ یعنی اور قائم کرادو کو مقام محمود میں جبکہ تو نے اون سے وعدہ کیا ہی حال آنکہ
 خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا ہو عَلَيَّ اِنْ يَبْعَثْكَ

رَبُّكَ مَقَامًا مَّجِيدًا یعنی قریب ہی کہ قائم کرے گا تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور خود اس
 دعائین بھی اوس مقام کے موعود ہو چکا ذکر کی سود عامنگرانا اوس کے لیے محض بمقتضائے
 عبدیت ہی حال جس جگر لشکر اسلام جا کے رات کو مقیم ہوا وہاں زمین ریت کی تھی اور
 پانوں جتنے تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات
 کو بھٹے اہل لشکر کو احلام ہو گیا اس جہت سے لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے اپنے
 مینہ کے لیے دعا فرمائی خوب مینہ برسا کہ زمین بھگے سخت ہو گئی پانوں بٹھرنے لگا اور
 لوگ نہالے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق میں دستور تھا کہ بیشتر
 وقت جنگ میدان میں ایک ایک دودو آدمی طرفین سے نکل کر لڑتے تھے سب
 سے پہلے عتبہ اور شیبہ سپران ربیعہ اور ولید سپر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ میں
 آئے اُن کے مقابلے میں تین آدمی پہلے شجاعان انصار میں سے نکلے کفار نے
 کہا کہ ہمارے اپنے اخوان قریش سے مبارزت منظور نہ ہو تب حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؑ و عبیدہؑ
 بن حارث اُن کے مقابلے میں گئے حضرت علیؑ مقابل شیبہ ہوئے اور حضرت حمزہؑ مقابل
 عتبہ کے اور ان دونوں صاحبوں نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہؑ
 نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی زخمی ہوئے حضرت علیؑ نے اپنے
 حریف سے فارغ ہو کے ولید کو بھی قتل کیا اور تینوں صاحب مظفر و منصور لشکر اسلام
 میں پھر آئے تب عتبہ اور شیبہ کے سخت کی وجہ یہ لکھی ہو کہ بوقت درو اندھ ہونے
 لشکر کے کہے سے یہ دونوں ہمراہی سے جی چلے تھے اور ہرگز نہیں چاہتے تھے
 کہ لڑائی کے لیے جاوین اور سب اس کا یہ تھا کہ ایک بار عکس اوبکا غلام نصرانی
 جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپ طائف سے پھرے تھے
 میں مسلمان ہو گیا تھا انھیں اس لڑائی میں جاسکے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگوں
 کو واسطے قتل کے خدا لیے جاتا ہوں اس سبب عتبہ اور شیبہ اس لڑائی میں شامل ہو گئے

۱۲۲
 ۱۲۳

کلمہ تھے اور نفرت کی باتیں اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابو جہل نے اونہیں سخت
 نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنے کیے اسی سبب سے اون دونوں نے لڑائی میں
 پیش قدمی کی حال امیہ بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سبب یہاں
 یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں وارد
 ہوئے اور امیہ سے اونہیں دوستی تھی اوسکے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طواف
 خانہ کعبہ میں مشغول تھے کہ ابو جہل لعین وہاں آیا اوس نے چلائے کہ امیہ سے کہا کہ تم
 اسنے کیوں اخلاص و محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بدلنے والوں کو اپنے
 پاس جگہ دی جو حضرت سعدؓ نے چلائے بطور زبردستی کہا کہ اگر تم ہمارا یہاں کا آنا بند کر دو
 تو ہم تمہیں رد کیں گے ایسی جگہ سے کہ تمہیں بڑی مشکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے
 کہ قریش واسطے تجارت کے وہاں براؤ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ نے کہا کہ چلائے
 اس سے بات مت کرو کہ یہ یہاں کا سردار ہے حضرت سعدؓ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل قاتل پر یعنی باعث قتل سوجب ابو جہل نے ترغیب و تحریض
 واسطے قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ بدر میں شروع کی مقولہ حضرت سعد کا مینہ
 کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہیں مطابق اوسکے اس سفر میں ظہور میں نہ آئے اور جانے میں آئے
 عذر کیا حتی کہ ابو جہل اوسکے پاس سرمدہ دانی لے گیا اور کہا تم مرد نہیں جوتون کی طرح سنگھار
 کر کے گھر میں بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کیں یہاں تک کہ اوسکو ساتھ لے گیا مگر ہر روز
 اوسکا ارادہ سفر میں رہا کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو بھج جائے جو روئے اوسکی بوقت ان
 سفر اوسے مقولہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اوس نے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر آؤں گا
 لیکن اتفاق نہ ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور میں آئی حال
 مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اودھون نے کہا کہ میں نے
 ہر روز اپنی داہنی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں خوش ہوا

یہ صحیح بخاری
 ہے اور اس میں صحیح
 ہے کہ اسے تمام صحابہ
 نے دیکھا تھا

یہ صحیح بخاری
 ہے اور اس میں صحیح
 ہے کہ اسے تمام صحابہ
 نے دیکھا تھا

کہ ناخبرہ کارون کا ساتھ ہو کچا ساتھ ہوا تھے میں ایک نے اونہیں سے مجھ سے پوچھا کہ
ای چچا تم ابوہل کو پچانتے ہو میں نے کہا پچانتا ہوں تمہارا کیا مطلب ہو اوس نے
کہا میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے اگر میں اوسے دیکھ پاؤں
تو اوس سے جدا ہوں جب تک کہ ہم دونوں میں ایک مرنے لیسے بعد اسکے دوسرے بھی
اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونوں جو ان انصاری تھے معاذ اور معوذ
سینے غفرار کے غفرار اونکی ما کا نام ہو اسی نسبت مشہر ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونہوں نے
چچا سبب بڑے ہونے کے براؤتظیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کے
کہ میں اونکی باتیں سکر خوش ہوا تھے میں سینے ابوہل کو گھوڑا میدان میں کودا دے
دیکھا سینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں
تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بھپے اور ابوہل سے بھڑکے یہاں تک کہ
ابوہل کو گرا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بخت جیب اون دونوں نے دعوی قتل ابوہل کیا
آپنے دونوں کی تواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابوہل کا
معاذ کو دلا یا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب بختیں کہیں
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سلب کا ستم ہمیشہ
قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سلب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام حنفیہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کدے کہ جو حکو مائے سلب اسکا پائے
سب سلب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے
یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمایا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر
اسلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار
قرآن مجید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ ہضون نے لشکر فرشتوں کا
پہاڑ پر سے دیکھا مسکن شریف میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے بچے بقصد قتل

یہ وہ تھا کہ اسکا سزا ہو گیا
یہ کہ قاتل ابوہل کے ساتھ
اور ہونے والا ہے
نفل نہایا اور اسکا
ہو نہ کر لیا اور اسکا
اسکا قاتل قاتل کا
ایک معاذ بن عمرو
معاذ بن عمرو
دونوں کی ایک غنیمت
نام غنیمت اور معوذ
غنیمت اور معوذ
کا جاتی ہے
نہیں
تفتی علیہ
والرحمان
ابوہل و معاذ
اور قاتل
فرشتوں کا
لشکر فرشتوں کا
پہاڑ پر سے
دیکھا مسکن
شریف میں
روایت ہے
کہ ایک
صحابی
ایک کافر
کے بچے
بقصد قتل

یہ وہ تھا کہ اسکا سزا ہو گیا
یہ کہ قاتل ابوہل کے ساتھ
اور ہونے والا ہے
نفل نہایا اور اسکا
ہو نہ کر لیا اور اسکا
اسکا قاتل قاتل کا
ایک معاذ بن عمرو
معاذ بن عمرو
دونوں کی ایک غنیمت
نام غنیمت اور معوذ
غنیمت اور معوذ
کا جاتی ہے
نہیں
تفتی علیہ
والرحمان
ابوہل و معاذ
اور قاتل
فرشتوں کا
لشکر فرشتوں کا
پہاڑ پر سے
دیکھا مسکن
شریف میں
روایت ہے
کہ ایک
صحابی
ایک کافر
کے بچے
بقصد قتل

جاتے تھے انھوں نے آواز سنی اَفْذَمُ يَا حَزِقُومُ بَعْدَ اِي حِزْزُوم اور ایک کوٹے مارنے کی آواز سنی کہ پھر اویس کا فرکو اپنے آگے مرا پایا تاکہ اوسکی پھٹ گئی تھی کور کے اثر سے وہ جگہ نیلی ہو گئی تھی حضور اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ مرد آسمان سوم کا تھا اور حِزْزُوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے حضرت جبکہ کو جس شخص نے اسیر کیا تھا بہت حقیر تھا ہر گز طاقت مقاومت حضرت عباس کی نہیں رکھتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر کیا اوس نے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد کر کے اونیخین اسیر کر دیا اور اوس شخص کو نہ مینے چلے دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا کہ کفار کے سروں کے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال عین گرمی ہنگامہ جنگ میں اپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکے کافروں کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاكُهُتِ الْوُجُوہُ یعنی بوسے ہوئے یہ منہ وہ خاک اور کنکریاں کافروں کے مونہوں میں جا لگیں اور اوسکے وہاں پہنچتے ہی تیزی کفار کی کند ہو گئی اور ذرہ دیر نگذری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک کر مشت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اوسکے حال میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَيْتَ لَاحِرَ صَیِّتٍ وَّلَکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی بِیْہِ یعنی نہیں پھینک مارا تھے جسوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت خاک اور کنکریوں نے لشکر جرار کا مونہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہی لہذا یہ تاثیر تمہاری قوت سے کہ بشری ہی نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اوسنے تمہارے ہاتھ پر ظہور پکڑا با مجملہ شکست عظیم نصیب کافروں کے ہوئی ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابو جہل کے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے حال بدستخ کے ابو جہل کے حال کی آپنے تقشیر فرمائی تب تک حال دسکے مقبول کیا

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

آپ کو معلوم نہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا حال دریافت کر لیا تو
 بھجا اور خون نے میدان جنگ میں جا کے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک مٹی جان
 اوس میں باقی تھی حضرت ابن مسعود اوس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اوس کا فرسے انھیں
 دیکھ کر کہا کہ اسی مگر ہی چرانے ولے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہو پھر اوس نے کہا کہ میرا
 حال تو جو ہوا سو ہوا مگر یہ تو بتاؤ کس فتح کی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل اور خوار کیا بعد ازاں
 ابن مسعود نے ارادہ اوس کے سر کاٹنے کا کیا اوس لعین نے کہا کہ میرا سر کندن
 کے اتصال سے کاٹو تاکہ سر وہاں میں جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو لوگ جانیں
 کہ سردار کا سر ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور
 ﷺ کے ڈال دیا آپ بہت خوش ہوئے اور سبحن شکر بجالائے اور آپ نے فرمایا کہ
 یہ فرعون اس امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابوجہل کی عنایت فرمائی
 ف میں طرح کی تھی اس امت کے بلند رتبہ تھے بنسبت حضرت موسیٰ کے فرعون آپ کی
 امت کا شقاوت میں بلند رتبہ تھا بنسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اوس فرعون نے
 مرتے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہیں ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرتے
 وقت بھی کلمات کفر اور کبر کے کہے حال بروز بر بعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ
 سرداران قریش میں تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترکین
 اسلام کے تکلیف دینا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب اس کی
 کے اوس کو اور علی اوس کے بیٹے کو اپنے ساتھ لے لیا دوزرہ میں جو انھیں اوس لڑائی
 میں عین تھیں دونوں نے میں لیے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہوں کو ڈال دین
 بجا انھیں زیادہ فائدہ ہو گا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہیں ڈال دیں اور ایک
 ہاتھ سے امیہ کا ہاتھ لے کر دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان دونوں

کو ساتھ لیے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ اے مسلمانوں یہ دشمن خدا کی
امیہ بن خلف ایسا نہ کہ یہ بچ جاوے مسلمانوں نے جھپٹ کے اون سے اور اس کے منہ کو قتل
کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زیریں اونھوں نے کھودیں
اور میرے اسیروں کو قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دھڑکھڑا کر مقتولین کے چاؤ بدر میں ڈلوادے بعد ازین متصل اوس کنوین کے آپ نے کھڑے
ہو کے ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے توجو خدایتعالیٰ بنے ہم سے وعدہ کیا تھا
پایا تم نے بھی جو کچھ خدایتعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ آپ ایسے جہنم سے کلام کرتے ہیں جن میں روح نہیں آپ نے فرمایا کہ میں
تم سے زیادہ سنتے ہیں حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان غنی
عز کو آپ واسطے تیار داری حضرت رقیہ صابرا دی کے کہ مگر حضرت عثمان کی تمہیں اور
بیار تمہیں مدینے میں چھوڑ گئے تھے اور اونسے فرمایا تھا کہ تمہیں ثواب کامل حاضر ہوئے اس
غزوے کا ملے گا لہذا حضرت عثمان بدر میں مین محبوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت ہر کا آپ نے
حضرت عثمان کو دیا جب آپ مدینے میں پہنچے اوس سے ایک دن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا
اوندکی تجیز و تکفین کر کے دفن میں مشغول تھے کہ زمین حارثہ نے زمین میں پہونچ کے بتا دیا کہ
کی پونچائی اور آپ نے بعد ازین ام کلثوم صابرا دی کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا تھا
سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین کہلاتے ہیں قسطلانی نے بشرح صحیح بخاری میں
لکھا ہے کہ شیشہ کہ پیغمبر کی دو بیٹیاں ایک امی کے نکاح میں آئیں ہوں سولے حضرت عثمان
کے امم ماضیہ میں بھی سیکو حاصل نہیں ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عثمان سے اتنا راضی تھے کہ آپ نے بعد وفات حضرت ام کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری
فیسری بیٹی ہوتی تو میں عثمان سے نکاح کر دیتا حال ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے
اون میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے آپ نے مسلمانوں سے

کلام سرنا سچا تھا
مقتولین پر

وفات بی بی رقیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عثمان غنی
عز کو آپ واسطے تیار داری

بیان
حضرت عثمان غنی
عز کو آپ واسطے تیار داری

فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہیں جو کوئی اونھیں پاوے قتل کرے
 سو فرشتے نے بھی اس حکم کو مانا کہ اونھیں اسیر کر دیا قتل نہ کیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت
 عباس اوس وقت تک اگرچہ مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن بسبب محبت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کے خیر خواہ تھے سب اسیروں کے ہاتھ بندھے تھے
 حضرت عباس کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو کون کراہتے تھے آپاؤنگی
 آواز سن کے بیقرار ہوئے حتیٰ کہ آپ کو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دیکھتے
 کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کر دیا کون خاموش ہوئے آپ نے یہ
 بات سن کے اور سب اسیروں کے ہاتھوں کے بند کو ڈھیلا کر دیا حال اسیران بدر
 کے معاملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمر نے کہا یہ
 لوگ ایۃ الکفرین یعنی کافروں کے سردار ہیں سب کو قتل کیجیے کہ ہیبت اسلام کی
 خوب ظاہر ہو اور جنکے اقارب اہل اسلام میں ہیں اونکو اونھیں کے اقارب کو
 واسطے قتل کے دیجیے عقل کو اونکے بھائی علی کو دیجیے اور عباس کو اونکے بھائی
 حمزہ کو دیجیے اور میرے خلاتے قریب کو مجھے دیجیے کہ ہم قتل کریں اور تحقیق یہ
 کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہو اور حضرت ابو بکر نے
 کہا کہ یہ لوگ خدیجہ کے چھوڑ دیے جاوین شاید کہ آئیں یہ لوگ مسلمان ہو جاوین
 اور اب مسلمانوں کی سبب مال خدیجہ کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ دل آدمیوں کے اللہ تعالیٰ نے مضے نرم بنائے ہیں اور بعضے سخت اور
 بشال عمر کی انبیاء میں سے نوح اور موسیٰ ہیں کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْكَافِرِينَ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا اے پروردگار میری سب سے چھوڑ
 زمین پر کافروں کو نہ گھربنا نیوالا اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اَلْحِمْسُ
 عَلٰی اَعْمَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوبِهِمْ فَلَا يُقِيْنُوْا حَتّٰی يَرْوُوْا الْعَذَابَ الْاَلِيمَ

موتیوں کا پانی کا
 اصحاب کے ساتھ لکھنا
 میں اور ابو بکر
 اسے چھوڑ دیا
 ابوبکر کے سکون
 یہ غزوہ بدر اور
 آیات قرآنی کا بیان
 اسے خدائے تعالیٰ نے

اور بھلے مٹا دیے اس کے مالوں کو اور سخت کراؤ گئے دلوں کو کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک نہ کھین عذاب دردناک کو اور مثال ابو بکر کی انبیاء میں سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا مَن تَعْبُدُ فَإِنَّهُ مِنِّي وَ مَن مِّنْ عِزَّتِي فَإِنَّكَ عَفْوٌ لَّكَ رَحِيمٌ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہو اور جس نے میرا کھانا پائس بیشک میرا بخشے والا ہو بڑا مہربان اور حضرت عیسیٰ کا بقولہ اپنی امت کے حق میں یہ ہوں مَن يَتَّبِعْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُ لِي وَلَئِنْ تَخَفْتُ لَهُمْ فَإِنِّي أَنَا الْغَزِيَّةُ الْحَكِيمَةُ یعنی تو اگر ان کے عذاب کرے تو تو تیرے بندے ہیں اگر مجھ سے تو تو زبردست ہو سخت والا چرکہ آپ کے مزاج میں بہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ کو اسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیکے اسیر و نکو چھوڑ دیا اس پر عتاب الہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی اگر نہ تو ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ پہلے ہو چکا ہو بیشک پہنچا تمہیں اوس میں جو لیا تم نے عذاب بڑا یعنی خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ حکم لکھ رکھا ہو کہ خطاب اجتہادی میں مواخذہ نہیں ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تم نے باجہاد دیا کہ اوس میں خطا ہوئی لہذا تم سے مواخذہ نہوا آپ بعد نزول اس آیت کے دو سہ گئے اور آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سو احرار و سعد بن معاذ کے کہ اوکلی بھی رائے شل حضرت عمر کے تھی کوئی بچتا اس مقام پر غلامانے یہ مسئلہ نکالا ہو کہ انبیاء کے کرام حکم باجہاد بھی دیتے ہیں اور اوس میں خطاب بھی ہوتی ہو لیکن خدا تعالیٰ انبیاء کو خطاب پر قائم نہیں کرتا فوراً اوپر مطلع کر دیتا ہو ف اگرچہ اس وقت اوس حکم پر عتاب ہوا اس واسطے کہ اوس زمانے میں واسطے جاتے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعد ازین اس شریعت میں حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکورہ الصدر سے پہلے خدا تعالیٰ نے ارشاد بھی فرمایا ہو کہ جب تک نبی خوب فخر نری کفار کی نکرے تب تک اسیر و بن سے

فذیہ لینا چاہیے اسے بھی معلوم ہوا کہ بعد از غزیرہ کفار اور راسخ ہو جانے بہت و
 رعب اسلام کے فذیہ لینا نامناسب نہیں حال حضرت عباس نے فذیہ میں اپنی
 بے مائیگی کا عذر کیا اور کہا اے محمد ﷺ شرم کی بات ہو کہ تمہارا چچا قریش میں مال فذیہ
 کے لیے ہاتھ پھیلا دے آپ نے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا
 ام الفضل اپنی زد جو کے پاس رکھ آتے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک
 تم نبی برحق ہو اوس سونے کی کسی کو خبر نہیں بیشک خدا تعالیٰ نے تمہیں اوسکی خبر
 دی اور اسی وقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباس کا مکہ
 میں مصلحت تھا اس لیے آپ نے وہیں اونکو پھر جانے کی اجازت فرمائی حال منجملہ
 اسیران بدر حضرت ابوالعاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ نبی کریم
 ایک دختر آپ کی اونکے نکاح میں تھیں اونکے فذیہ میں بی بی زینب نے کچھ زیور
 بھیجا اوس میں ایک حائل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ اونھوں نے اپنی بیٹی کے
 جہیز میں دی تھی آپ کو وہ حائل دیکھ کے خدو جو کو یاد کر کے رقت آئی اور اصحاب
 آپ نے کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جاوے اصحاب نے یہ بات بل
 و جان قبول کی آپ نے ابوالعاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہنچتے ہی حضرت بی بی
 کو دینے میں پونچا وین اور انھیں رخصت کیا ف جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ
 ہوا اور باقی اصحاب سے افضل ہیں اور سب بہشتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری میں ہو کہ حضرت
 جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمہارے اصحاب میں
 اہل بدر عالمی رتبہ ہیں نسبت باقی اصحاب کے اسی طرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر میں حاضر
 ہوئے وہ اشرف اور اعلیٰ ہیں نسبت اور ملائکہ کے نمونہ اہل بدر کی و فضیلت یہی ہو کہ اوسے
 تائید دین میں کی ہوئی اسلئے موقع پر کہ حج دین کی قائم ہو گئی ہمراہی جناب ہوا

بہت

فضیلت

۷۷

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس سے معلوم ہوا کہ تائید دین شہین فضل عبادات ہو

فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں

منجملہ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہؑ ہر مہینہ صلی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیوں میں حضرت فاطمہؑ کو بہت چاہتے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھیں اپنے ارشاد کیا کہ فاطمہؑ شہادت کی سب عورتوں کی سردار ہیں جب وہ جوان ہوئیں حضرت ابو بکرؓ اور بھی حضرت عمرؓ نے اوسکے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہو اور حضرت عثمانؓ سبب ہوئے ایک بہن حضرت فاطمہؑ کے اوس کے نکاح کی درخواست نہیں کر سکتے تھے اور حضرت علیؓ کو سبب بے مقدوری کے جرأت اوس درخواست کی تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے واسطے درخواست کیا اوسھوں نے اپنی بیٹی کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول نہ ہوں یا نفر ما دین حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مزاج سے یہ بات اوسھوں نے پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہؑ کے حضور اقدس میں گئے اور حضرت فاطمہؑ کی خواستگاری کی آپ نے مرحبا کہا اور خوش ہوئے بعد ازیں حکم خدا تعالیٰ کا پونچا کہ نکاح فاطمہؑ کا علیؓ سے کرو آپ نے حضرت علیؓ کی درخواست پذیر فرمائی اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہیں اوسھوں نے بیان کیا کہ ایک زرہ لہذا ایک گھوڑا ہے آپ نے زرہ کے نیچے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھیں جہاد کی ضرورت ہے اوس سے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمانؓ نے چار سو انہی درم کو خرید لی اور زینت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو پیش کر دی

کہ اسے بھی آپ رکھے حضرت علیؑ زہ کی قیمت حضور میں لائے آپ نے ایک
 شمشیر حضرت بلالؓ کو دی کہ ان درسون کی خوشبو فاطمہؓ کے لیے لے آؤ اور باقی اپنے
 حضرت ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اسے ہمیز یعنی خانہ دہری کا سامان بنی بنی فاطمہؓ کا کر دو ایک
 پلنگ دو نہالی کٹان کی دو چادر بڑ کی اور ایک ٹکلیہ اور دو بازو بند چاندی کے اور
 ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزیں اسی قسم کی طیار تین
 پھر آپ نے شرفا و اعیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کئے کہ خلیہ پڑھ کر کئی حضرت
 فاطمہؓ کا ساتھ حضرت علیؑ کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے باندھے جو حساب
 دیرہ سو تولہ ہوتے ہیں اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بنی بنی فاطمہؓ سے سچا
 کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمہارا نکاح علیؑ سے کر دینا خاموش رہی تمہیں اور خاموشی
 او کی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہو کہ سکوت بکر کا بوقت استیذان ولی اقرب کے اذن
 صحیحین میں ہو کہ بعد ازان کہ بنی بنی فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کو آپ نے رخصت کر دیا
 آپ اونکے گھر تشریف لگے اور پہلے حضرت فاطمہؓ سے پانی منگوایا وہ ایک قعب
 میں پانی بھر لائیں آپ نے بعد اس پانی میں گلی ڈالی پھر حضرت فاطمہؓ سے کہہ
 آگے آؤ وہ آگے آئیں آپ نے پانی اونکے سر دینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؓ
 سے کہا بیٹھ پھر و اونھوں نے بیٹھ پھری آپ نے پانی او کی بیٹھ پر چھڑکا اور
 دعا کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰمِلَتِیْ اَعِیْذُ بِہَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتِہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
 اَللّٰہی تیری پناہ میں کرتا ہوں فاطمہؓ کو اور او کی اولاد کو شیطان مردود سے پھر
 آپ نے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؑ کہتے ہیں میں سمجھا مجھے حکم ہو میں قعب میں پانی
 لایا آپ نے پانی میں گلی ڈال کے حضرت علیؑ کے اول سر دینے پر پھر درمیان
 دونوں شانوں کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہؓ کے اونکے لیے بھی دعا کی اور
 بوقت نوح آپ نے دونوں صاحبوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور سید ہوئے

بکثرت طیبین اور طاہرین کے اونکی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جَعَّ
 اللَّهُ شَجَرًا لَّكَ مَا وَاسِعًا جَدَّ لَكَ مَا وَاسِعًا وَبَارَكَ عَلَيْكَ مَا وَاسِعًا وَخَرَجَ مِنْكَ
 كَثِيرًا طَيِّبًا یعنی خدایتعالیٰ تم دونوں کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت بڑا کرے اور
 تم پر برکت کرے اور تم میں سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک
 طبق چھوٹاروں کا منجھو کے حکم دیا کہ لوٹ لو ف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طاہرین
 نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی
 اولاد میں نہیں ہوئے لیمہ اطہار و کبار اولیاء اللہ مثل حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم اولیاء سب اولیا کی گردن پر ہو اور یہ بات کہ میرا قدم
 سب اولیا کی گردن پر ہو حضرت ممدوح نے بحکم الہی کہی تھی اور سب اولیاء اللہ انکے
 حلقہ شان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکیین بیان مقامات
 و مراتب تصرفات اولیاء میں حضرت کو بہت بلند رتبہ اور قوی التصرف لکھا ہوا امام مہدی
 خاتم الخلفاء الراشدین والایمۃ المجتہدین بھی بنی فاطمہ سے ہو گئے امام حسن رضی اللہ
 عنہ کی اولاد میں ف ہونا امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں اس میں دو حصے ہیں
 ایک یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے اسمعیلؑ تھے اور اوسے چھوٹے اسحقؑ چھوٹے
 حضرت اسحقؑ کی اولاد میں سب انبیاء ہوئے اور اشرف الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ
 علیہ وسلم حضرت اسمعیلؑ خلف اکبر کی اولاد میں ہوئے اسی طرح سبط اصغر حضرت امام
 حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور امیہ اطہار ہوئے خاتم الامیہ والخلفاء الراشدین
 امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہوئے دوسرا چھوٹا
 کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حبشہؑ واسطے مخوفی است جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے مقتولی اور غزوہ یرجی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اوسکے صلے میں
 اللہ تعالیٰ نے اونکی اولاد میں خاتم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

بجانب حضرت عثمان غنی

ذکر دوستی امام مہدی کا
 امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد
 میں امام مہدی کی اولاد
 کا اس بیان

۳۷

ہو گیا اور امور دینیہ اور فرائض محمد بن علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام اور ان کے عہد میں
علی وجہ الکمال ظہور میں آئی جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی جان و حیات کے
خدا کے لیے ہر گز سے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپ کو دیدیا تھا
انہی جل جلالہ نے ان کی اولاد میں خاتم النبیین سے پیدا کیا کہ جان و جان ہو اور سب کے حیات
بلکہ اور حیات بدی کرو ورنہ اشخاص نے حاصل کی اور تباہی عالم فیض و کرم پر لگا

فصل پانچویں غرق اُحد کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ اُحد ہی شرح اوسکی یہ تو کہ کفار قریش نے کہ بڑا بیجا
شکست کھانے اپنے بدر میں اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب
کر کے بقصد انتقام مدینے پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی تھی
قصد یہ تھا کہ شہر مدینہ قائم رہے فوج اُحد کو وقت آنے اوسکے دفع کر دینا اکثر صحابہ
مشہور حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوسن و خبیث کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکل کے
لڑیں ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہم نے پہلے سے یہ بات غزوہ
کی ہو کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہو اور مدینہ میں ہی قائم رہے مدافعت
کی ہو تو خواہی تھا وہی فتح اہل مدینہ کی ہوئی ہو اور باہر نکل کے لڑائی میں اہل مدینہ
کی فتح نہیں ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہر گز باہر تشریف لیجانی
تھی لیکن اصحاب بو صوفیہ نے کمال مبالغہ اسی بات میں کیا کہ باہر نکل کے ہی
لڑنا چاہیے حتیٰ کہ آپ برخلات مرضی دو لٹھانے میں جاسکے سلاح جنگ بہن کے
باہر تشریف لائے اوسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلات مرضی مبارک اصرار نہ
نہیں لہذا حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ کا دل باہر جانے کو نہیں چاہتا تو بہتر ہی
مدینہ میں ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوئے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بزن پر کھائے
تب زور نہیں کہ قبل جنگ سے حکم الہی سلاح کھولے اب میں ہتھیار نہیں اوداروں گا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہو گے خدا تعالیٰ تمہیں فتح دے گا اور متصل جبل احد کے دونوں شکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک لشکر دو پہاڑوں میں تھا اور دھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آگے حملہ کریں لہذا آپ نے عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ بچاس تیر اندازوں کے دہان متعین کیا اور کہا کہ اوس دے یہی تم خیر رکھو اگر کفار اور دھر سے قصد کریں تم تیر باران کر کے دفع کیجھو اور کسی حال میں خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اوس جگہ سے مت ہٹیو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے دادرمانگی کی سی اور خون کفار سے اوس میدان کو لالہ زار کر دیا اور کئی مرتبہ جانب دے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر سبب تیر اندازی ہمارا ہیان عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہاں تک کہ ہندو وغیرہ عورتیں جو جانب کفار تھیں ایسی پریشان ہو کے بھجیں کہ اونکی پندلیاں کھل گئیں خنخال نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ غنیمت میں مشغول ہوئے تب ہمارا ہیان عبداللہ بن جبر بھی آگے بڑھے بہنیرا عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ نے منع کیا مائٹل دس آدمی اونکے ساتھ رہ گئے تب خالد بن الولید نے کہ اوس زمانے میں کافر تھے دے کی جانب سے مع انبوہ کفار فرار یوں کے حملہ کیا سعید بن جبر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام سے بیکارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام چیراں ہونگے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمون کا پونچھا چمرہ مبارک خون ہلودہ ہوا و دنان مبارک سلمنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قتیہ ایک کافر آپ تک پہنچ گیا اور اوسنے آگے تلوار ماری آپ سبب صدمہ زخم کے اور بھی اس سبب کہ آپ دوزرہاں پہنچے تھے جنت بوجہ آپ پر تھا ایک غار میں گر پڑے اور ابن قتیہ نے پکار کے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان بے بھی

جبال بن سراقہ کی صورت بکر سارے لشکر میں اس خبر کو مشہور کیا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہوتے تب اکثر مسلمانوں کے پاؤں اٹھ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب پرینا وانصار مثل حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و اسید بن حصیر و غیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن دوز رہیں پہنے تھے نیچے جگہ سے اوپر آپ نے چڑھنا چاہا وہاں ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخموں سے آپ کو ہو گیا تھا اور بسبب بوجھ زہون کے آپ اوس پتھر پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ نے بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ میرے کندھوں پر پاؤں رکھ کر چڑھ جا دیں آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اے حبیبِ حلیۃ یعنی طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہ بھی وہاں جا پونجھیں اور انھوں نے بوریہ کا ٹکڑا جلا کے زخم میں بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار پر اک میں گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتوں سے زور کر کے اونہ حلقوں کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتوں کو جما کے نکالا بسبب شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتوں کا زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اون سے بھی حضرت بہت راضی ہوئے حال اوس میں شتر آدمی اصحاب میں سے شہید ہوئے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اوس کے قصہ شہادت کی یہ جی کہ جنگ بدر میں حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شجاع صدر تھے خوب شجاعت و کافر کشی طور میں آئی تھی طعیم بن عدی اور عتبہ باپ ہند زوجہ ابوسفیان کا انھیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب جہیر بن مطعم نے کہ بھتیجا طعیم کا اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا در صورت قتل کرنے حضرت حمزہ کے اور ہند نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی خربہ لکھنے میں

وہاں پہنچ کر
حضرت طلحہ کا

شہادت حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ

خوب شاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ بروز اُحد معرکے میں میں نے دیکھا حضرت حمزہ کو کہ مانند شیر کے جلو آورہا میں اور میری طرف کو آتے ہیں میں بھاگا اور کڑا کے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ رہا اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا جب میرے برابر پہنچے میں نے اسی کہیں سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اور ان کے زیر ناف لگا دیا وہ میری طرف بھٹے دو چار قدم چلے گر پڑے میں سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر میں نے پاس جنگ کے حربہ اپنا نکال لیا ہندو جبر قتل حمزہ کی پاس کے بہت خوش ہوئی اور نقش کے پاس پہونچ کے مفقہ کیا یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضاء متناسل بھی کاٹ ڈالے اور بیٹ جبر کے جگر حضرت حمزہ کا نکال کے دانتوں سے چبایا حال حضرت یمان والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بھی جنگ اُحد میں شہید ہوئے گھبراہٹ میں مسلمانوں کی تلواریں اوپر پڑیں خدیجہ رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان میں نہ آیا حال اُبی بن خلف کہ کفار قریش میں ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اوس نے پالا تھا اور کہتا تھا آپ سے جب کلاپ کے میں تھے کہ میں نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالا ہے میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا آپ نے اوس سے فرمایا تھا کہ میں بھی تجھے انشاء اللہ تعالیٰ قتل کروں گا بروز اُحد وہ گھوڑا کوداتا ہوا آپ کے قصد پر آیا صحابہ نے چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے اوسے دفع کریں آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اوس کے گلے میں آہستہ سے مار دیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر میں پہونچا لوگوں نے کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہیں لگا ہی کیوں ایسا چلاتا ہی اوس نے کہا تم نہیں جانتے کہ اُسے ہاتھ کا زخم ہی محمد کے ہاتھ کا زخم ہی اگر وہ مجھ پر تھوکتی مارے بیشک مر جاتا بعد ازین وہ راہ میں موضع سرف میں داخل جہنم ہوتا ہے

مفقہ اُبی بن خلف کا گھوڑا اوس کے قتل کے لیے پالا تھا

بجلائے

روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار میں رات کو بطن راجع میں
 جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیروں میں بندھا ہوا
 چلا آتا ہے مجھے پانی دو اور ایک نگہبان اوس کے ساتھ ہے وہ کہتا ہے خبردار اسے
 پانی نہ دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کا فری
 حال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معرکہ جنگ میں جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مذکھیا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے کچھ
 پیغمبر کو آسمان پر اٹھالیا اور سینے کہا کہ اب زندگی میں کیا لطف ہو اور تلواریں لے
 کفار کے غول میں بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مارے مارے غول
 پریشان کر دیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور میں پہونچ کر
 حیات تازہ حاصل کی حال جو صحابہ کہ غزوہ احد میں بھاگے اور کما تصور اللہ
 جل جلالہ نے معاف فرمایا اسلئے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تھے یہ حضور اون سے بمقتضیٰ بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید میں
 آیت عفو کی موجود ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہاں
 موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی
 کہ اے اللہ یہ چڑھ لے سکین خدا تعالیٰ نے اوتھیں روک دیا کہ وہ چڑھ سکے
 بعد ازین ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار وہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد بن
 فرما کہ جواب نہ دے پھر اوسنے پوچھا کہ تم میں ابو بکر ہیں آپ نے فرمایا کہ جواب نہ دے
 پھر اوسنے حضرت عمر کو پوچھا آپ نے تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان
 نے چلائے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ تینوں شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نہ دی
 اور انھوں نے چلائے کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں شخص زہن میں تیرے اوپر
 ریح اذیر ملا دینے کو پھر کہا کہ سال آئینہ بمقام بدر ہمارے تمہارے لڑائی ہو گئی ہے

اللہ غلام ابی بن خلف
 نے میں کوئی کچھ نہ کیا
 نام تو اسی واسطے کرنا
 دینی کام میں غیبت
 یہی غیبت ہے "مکہ"

بہار

فرمایا کہ کدو بہت اچھا پھر ابوسفیان نے کہا اَعْلٰی حُكْمٌ بَلَدٌ ہوتا ہی پہل اپنے
 اصحاب سے کہا جواب دو عزیز کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اللہ اَعْلٰی وَاَجَل
 صحابہ نے یہی کہا پھر ابوسفیان نے کہا عَزَّی لَنَا کَا عَزَّی لَکُمْ عَزَّی ہمارے ہی
 اور تمھارے ہی عَزَّی نہیں آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ
 نے فرمایا کہو اللہ مَوْلَانَا وَاَمَّا مَوْلٰی لَکُمْ اَسَدُہَا رَامُوہی ہو اور تمھارا کوئی مَوْلٰی
 نہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین میں تم شہداء ہو گے یعنی ناک اور کان اور اعضاء
 ہوئے سو مینے یہ حکم نہیں دیا تھا اور میں اس بات کا خوش بھی نہیں ہوا پھر ابوسفیان
 مع اپنے لشکر کے مکہ کو پھر گیا حال بعد مزاجت کنار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے
 اور ترے اور مقتولین میں حضرت حمزہ کو اس حالت سے دیکھ کے بہت ہلکے ہوئے اور
 مقتولین کو بے غسل و کفن اور بھینچن خون آلودہ کپڑوں سے دفن کر دیا اور ایک
 ایک قبر میں دو دو شہیدوں کو دفن کیا اور جبکہ قرآن شریف زیادہ یاد تھا اسے لگے
 کیا بعد ازین مدینہ کو معاودت فرمائی مدینہ میں احوال جنگ سن کے بہت غم ہو رہا
 تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خبر مشہور ہوئی اس کا صدمہ
 جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ اڑھ تھا اور رب کو
 تفتیش آپ کی ہی صحت و سلامتی کی تھی اپنے عزیز و قریب کا کسی کو ایسا خیال نہ تھا حتی کہ
 ایک بی بی انصاری کہ نام او بھاکبشہ بنت رافع تھا سعد معاویہ کی ان اور اون کا بیٹا
 عمرو بن معاذ اس لڑائی میں شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فوج
 حال کے لیے بوتا بختیں جب خبر آپ کے عود فرمائے سنی کہا مجھے قرار نہوگا جب تک
 میں جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں اور چھٹ کے راہ میں پونچھیں اور جمال
 مبارک دیکھ کے کہا کُلُّ مُصِیْبَةٍ بِعَدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ حَلَّ ہر مصیبت بعد آپ کی
 سلامتی کے اسی پیغمبر خدا نے حقیقت تھی آپ نے اون سے تعزیت اور کے پیغمبر

ایک خبر میں مذکور ہے
 زانیہ نے خبر دہرائے
 منصور در آخر نام
 بن کا ہی کے توفیق

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
 عليه السلام
 بیان فضیلت
 شہدائے اعدا

کی کری اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت میں ہو اور سب شہیدوں کے اقدار کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ان کے اقدار جو شہید ہوئے بہشت میں ہیں کہشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہو تو جاے غشی ہو آپ پس مازون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَجْرُ مَصِيْبَتِهِمْ حَالِ اَللّٰهُ جَلَّ جَلَّالَهُ نے شہدائے اچھ کے لیے آیتیں بھیجیں اس مضمون کی کہ وہ نرذہ ہیں خدا کے نزدیک انھیں مردہ مت سمجھو خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں اور سبب ان نعمتوں کے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دی ہیں خوش ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہدا کی ارواح کو سبز طائر کے قالب میں رکھ کر اجازت دی ہے کہ بہشت میں چلن چاہیں سیر کریں جو چاہیں کھاویں اور رات کو سونے کی قندیلوں میں کہ ساچھ میں ہیں جارہی ہیں اور بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا کو حضور میں بلا کے ان سے کلام کیا عبد اللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کر دو تمہیں دیجاؤ انھوں نے عرض کیا کہ ہمیں سب نعمتیں بہشت کی ملتی ہیں ہمیں اب کس چیز کی خواہش ہو گی کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لیے پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جانا نہیں ہو سکتا لہذا یہ آرزو تمہاری حاصل نہو گی تب انھوں نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو پہنچا دیا جائے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں وَلَا تَحْزَنْكَ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالُكُمْ اَتَمَرُكُمْ حَالِ اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ واللہ میرے بہت مقروض تھے اور چھوٹے باغ میں جو پیدا ہوئے ان سے میں نے چاہا کہ قرض ادا ہو جائے لیکن میری دولت میں وہ واسطے ادائے قرض کے کافی تھے لہذا میں نے حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے چلیں تو غالباً مجھ پر آپ کے

قرض ملے کچھ رعایت کریں آپ تشریف لائے قرض والے آپکو دیکھ کے اور بھی کھانے
 میں گرم ہوئے آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھر سے
 پھر اس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والوں کو پیانے سے ناپ ناپ کے
 دینا شروع کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا ایک جب باقی رہا اور
 خرمن بھی دیا ہی تھا جیسا پہلے سے تھا سبحان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی
 جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنوں سے
 ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے بسبب بکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض
 ادا ہو گیا اور اس خرمن سے بھی کچھ کم ہوا وہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چارویں
 شعبان کو جسکی شام کو شب برات ہوتی ہے غزوہ اُحد واقع ہوا اور آپ نے بسبب ٹوٹے
 دانت کے اوسدن خلوا کھا یا تھا محض غلط کسی مورخ نے یہ بات عین لکھی ہو بلکہ
 وقوع اس غزوے کا ساتویں یا گیارہویں سوال میں ہے البتہ شب برات میں آپ نے
 واسطہ شہدائے اُحد کے استغفار کیا ہے جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہے پس
 شب برات میں شہدائے اُحد اور اولیاء کے لیے استغفار کرنا اور انکو نواہج بخانا
 مطابق سنت کے ہے حال بعد رفت افزوی آپ کے مدینہ طیبہ میں خبر پہنچی کہ
 ابوسفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہم نے پایا تھا محمد کا کام
 کیون تمام نہیں کیا اب و مع لشکر میرا آتا ہے آپ نے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا کہ لشکر
 بتقاب ابوسفیان روانہ ہو اور خود نفس نفس مع لشکر روانہ ہوئے ابوسفیان
 لوگوں کو ہراہ لیا جو شریک غزوہ اُحد تھے بالکل لوگ خستہ اور زخمی تھے حکم
 برداری روانہ ہوئے آیۃ الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما أصابوا
 القرآن الذین أحسنوا أنفسهم واتقوا اجر عظیم اور انکی شان میں ہے
 ابوسفیان نے جب یہ حال سنا دیا اور ہراہیوں نے اس کے کہا کہ نام فتح کا ہے

مخبر
 بزرگ
 کے
 جو
 مشہور
 ہے

ذکر غزوہ اُحد
 ابوسفیان
 کے
 حکم
 دینے
 کے
 بعد
 روانہ
 ہونے
 کے
 بعد
 ابوسفیان
 کے
 حکم
 دینے
 کے
 بعد
 روانہ
 ہونے
 کے
 بعد

نہ

پھر جتنے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ بات اولٹ جاوے ابو سفیان نے دوسرے کی طرف رخ نہ کیا اور بجمہت کے کوروا نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کر کے بائو کہ عظمت مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل حرارہ اللہ نکلا پتھر پھینکے لیکن تھے بہذا یہ سفر غزوہ حرارہ اللہ کہلائے

فصل چھٹی غزوہ بدر ثانی کے بیان میں

فصل چھٹی غزوہ بدشانی کے بیان میں

ابوسفیان اُحد سے پھرے وقت کہ گیا تھا کہ سال آئینہ میں بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اوسنے چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر بخاویں تاکہ اون سے نجات نہو اوس نے ایک شخص کو کہ نیم بن مسعود نام تھا دستے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پونچھو کہ ابوسفیان نے بہت لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آیا چاہتا ہے اوس شخص نے دستے میں آکے اہل اسلام سے وہ بات کہی اوضوں نے سن کے کہا **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کے ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لگئے ابوسفیان مابے ڈر کے آیا اور آپ نے مع لشکر بدر وہاں مقام کیا اور وہاں اصحاب نے تجارت اموال بہت جمع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمان سے منقول ہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا اور وہاں سے خوش و خرم بے جنگ و رخ پھر آئے یہ ایتین الذین قال لهم الناس ان احب الناس اليكم قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل ۔ **فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لِّمَن يَشَاءُ** اُسے اسی حال کے بیان میں میں

مجلس ساقون سرچہ جمع کے بیان میں

جب مشرکین غزوہ اُحُد سے پھر کے مکہ میں پرستے سفیان بن خالد مدنی لہجائی کے چلوں

حنفی
 لوگوں سے نہ کوئی تحقیق کیا
 ابی سفیان و غیر مست
 سوئے اوسے درود سلائے
 ایمان زیادہ ہوا اور اوس
 سے کہا کہ
 حسین
 ہو اور وہ بھیجا کہ
 ہو اور وہ بھیجا کہ
 کی نصرت اور قتل کے
 اور حسین کے شہر
 کے اور ابی
 کے اور ابی
 منہ رحمہ اللہ

عضل بن منقذہ
وضار بن منقذہ
بنات واری منقذہ
بنات واری منقذہ
بنات واری منقذہ
بنات واری منقذہ

قبیلہ جہنم اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطہ تنیت فتح کے پاس قریش کے کئے میں آیا
وہاں اوسنے سنا کہ سلافت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اوسکے چا بیٹے
اور شوہر اُحد میں مائے گئے تھے یہ شہرت دی ہو کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لادے
میں اوسے سواونٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اوسکے دو بیٹے اوسکے
تھے اس لیے سلافت نے تیر کی تھی کہ میں عاصم کے کا سہ سر میں شراب پیو گی سفیان
بن خالد کو سواونٹوں کی طمع ہوئی اوسنے اپنے گھر بھر کے سات آدمی جہنم اور قارہ کے
درمیان میں بھیجے انھوں نے بموجب کئے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر میں سفیان
ہو گئے اور حضور اقدس میں عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند
آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھا دیں اور کوشش پس بات میں کی کہ
عاصم کو آپ ساتھ کر دیں اور ثابت بن ابی الا فلع عاصم کے باپ کے گھر جا کر ٹھہرے اور
عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اون سے کہتے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں ہمارے ساتھ کر دیں تو بہت خوب ہو آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس آدمی اوسکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اوں کا سردار کر دیا وہ دسوں
آدمی ساتھ اون ساتوں کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور سکے
کے آئے ایک نے اون ساتوں میں سے جلے سفیان بن خالد کو خبر دی
وہ دو آدمی لیکر چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیوں کے غدار کہ ایک اور بچا
ٹپلا تھا چڑھ گئے جب دشمن اوسکے قریب پہنچے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے
کہا کہ حصول شہادت کو غیبت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافروں
نے کہا کہ ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو تم ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتے عاصم نے
کہا کہ ہمیں مارے جانے کا ڈر نہیں دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہی کفار نے
عاصم سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ہم تمہیں امان دیتے

عاصم نے کہا کہ میں مشرک کی امان لینا نہیں چاہتا اور میں نے سنا ہے کہ سلاذ نے
 قسم کھائی ہے کہ میرے کاسے سر میں شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اسے پھر
 علی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے سوا اللہ جل جلالہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اور
 اون کے حال کی آپ کو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر
 ختم ہو گئے تیرے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تواری اور بیان تک لڑے
 کہ شہید ہوئے اور دعا کی کہ الہی میں نے تیرے دین کی حمایت کے لیے جان دی تو تیرے
 بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ ننگے بعد ازین کفار نے چاہا کہ اولیٰ سر کاٹ لیں تاکہ
 سلاذ کے پاس یحیٰو دین خدا یتعالیٰ نے شہد کی لکھی کاشکری بھیجا پاس بدن مبارک حضرت
 عاصم کے اونھون نے جگر مٹ بانڈھا کسی کافر کو پاس نہ بھگنے مذیٰ جب رات ہوئی حضرت
 نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہاے گیا کافر غائب و عاصم
 رہے جب سلاذ کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سوا اونٹ بھیج دے ہم
 عاصم کو قتل کیا سلاذ نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو چھیناؤ
 سو تم نے دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی لکھی میں اونٹ ہرگز نہ دینی حال
 باقی عاصم کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا کہ چھ شخص اور لڑکے شہید ہو گئے اور عاصم
 اور عبداللہ بن طارق اور زبیر بن دُثَنہ یہ تین صاحب کافروں کے سمجھانے سے
 اون کی امان میں آئے پھاڑ پر سے اترے کفار نے بد عمدی کر کے اونکے ہاتھ
 کمان کے چلے سے بانڈھے عبداللہ بن طارق نے جب غداروں کا دیکھا سچے ہاتھ
 کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافروں کے حملہ شیراز سے حیران
 ہو گئے اور پتھر برسائے اونھیں شہید کیا اور حضرت غیب اور زبیر کو کفار اسیر کر کے
 لے گئے غیب کو حارث بن عاصم بن غفل کے بیٹوں نے سوا اونٹ دے کے
 مہل لیا تھا کہ حو من اپنے باپ کے کہ غیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کرین

بہار

۱۰
 عاصم کو قتل کیا سلاذ نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو چھیناؤ

۱۱
 اور عبداللہ بن طارق اور زبیر بن دُثَنہ یہ تین صاحب کافروں کے سمجھانے سے
 وہاں سے شہید ہو گئے اور پتھر برسائے اونھیں شہید کیا اور زبیر کو کفار اسیر کر کے

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض چچاؤس اونٹ کے لے لیا اس لیے کہ عتبہ اپنے باپ کے عوصن کہ زید نے اسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونوں صاحبے میں باہر ذی قعدہ پہنچے تھے بانٹھا رگہ رگہ جانے اشہر حرم کے انھیں قید رکھا متحج بخاری میں ہو کہ خبیث نے ایک بار استرہ واسطے پاکی لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اسی حالت میں ایک لڑکا اس کا خبیث کے پاس جا پونچا خبیث نے اسے اپنے زانو پر بٹھلا لیا اس عورت کو ڈرا ہوا کہ قیدی ہو کہیں میرے بیٹے کو مار نہ لے خبیث نے کہا کہ مت ڈرو میں ایسا نکرون گا نیچے کو قتل نکرون گا وہ عورت کہتی ہو کہ سینے خبیث سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے خبیث کو حالت قید میں انگور کھاتے دیکھا اور ان دنوں کے میں کوئی میوہ نہ تھا اور خبیث زنجیروں میں قید تھے وہ انگور برزق الہی غیبی تھا کہ خدیجہ نے خبیث کو بھیجا تھا بعد گذر جانے ماہرے حرام کے موضع تعیم میں کہ خراج حرم سے ہو خبیث اور زید دونوں کو سولی دی خبیث نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں کفار نے مہلت دی حضرت خبیث نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کے لیے یہ نماز انھوں نے سنت قائم کر دی بعد ازاں انھوں نے یہ شعر پڑھا

وَلَقَدْ أَبَا لِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا عَلَيَّ آيٍ شَقِيقًا كَانَ لِلَّهِ مَصْرُوعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ لَيْلٍ إِذْ أَرَانِي يَبْكُ عَلَيَّ أَوْصَالِ شِلْوِي مَحْجُوعِي

ترجمہ مجھے کچھ پروا نہیں جبکہ میں اراجاتا ہوں سلمان کسی کر وٹ پر ہوا خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہو اور اگر خدا تعالیٰ چاہے برکت کرے عضو پارہ پارہ کے نکرون میں خبیث کو سولی پر چڑھا یا اور قبلے سے منہ پھیر دیا خبیث نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہو قاتلینما تُولُوا قَتْلَكُمْ وَجْهَ اللَّهِ مَخْرُوجِي

جمع ۲۳

کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمہیں چھوڑ دین غیب نے کہا کہ اگر تمام رومی زمین
 مجھے دین تو بھی میں اسلام سے نہ پھروں ایک جان کیا سو جان اسلام کے
 قربان کافروں نے کہا کہ تمہارا جی چاہتا ہو کہ تمہارے ہرے مجھے کو سولی ہو اور
 تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ غیب نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ میں گھر
 ہوں اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوں میں ایک کا ہاتھ مجھے پھر مقتولان
 بدر کی اولاد و اقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت غیب کے
 مارنے شروع کیے اس وقت منہ حضرت غیب کا قبلے کی طرف ہو گیا اور بخون نے
 کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اوس قبلے کی طرف کر دیا جو اوس نے اپنے رسول
 کے لیے اور مسلمانوں کے لیے پسند کیا ہو اور حضرت غیب نے کہا کہ اتنی بہان
 سب دشمن ہیں کوئی دوست نہیں کہ میرا سلام تیرے دوست کو پہنچا دے
 تو ہی میرا سلام اپنے غیب کو پہنچا دین احکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ
 میں مجلس شریف میں ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ برائے راجی
 ظاہر ہوئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ غیب کو کافروں نے قتل کیا اور
 بھرتیل میں اوسکا سلام مجھے پہنچاتے ہیں پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام
 ورحمۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی اور بخون نے بھی پہلے در رکعت نماز
 پڑھی اور جیسے گفتگو کفار نے حضرت غیب سے کی تھی ویسے ہی اون سے
 بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت غیب کی نفس کو سولی پر ہی لٹکا رکھا
 حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہی
 غیب کی نفس کو سولی پر سے اتار لائے حضرت زید اور مقداد رضی اللہ عنہما
 نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے دن کو چھپ رہے اور رات کو چلتے
 بہان تک کہ پاس نفس کے پونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف زمین

جبریل علیہ السلام

سو تھے اونھوں نے اُہستہ خبیث کو سوئی پر سے اوتا را اور گھوڑے پر رکھ کے
لے چلے چالیس دن اوکے قتل سے گزرے تھے بدن اونکا ویسا ہی تازہ تھا
اور زخموں سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے خبر پائی
شتر سوار دوڑائے جب پاس اون دونوں صاحبوں کے پہنچے حضرت زبیر نے
غش خبیث کی زمین میں رکھ دی فوراً زمین اوسے نکل گئی حضرت خبیث کو بیچ
اسی لیے کہتے ہیں حضرت زبیر نے کفار کی طرف نہ کر کے کہا کہ میں زبیر بن العوام
ہوں اور مانع ہی صفیہ بنت عبد المطلب ہوا و یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہیں
تمھارا جی چاہے تو تیروں سے لڑو اور کھو اور تے کے تلوار نیزے سے لڑ لین
اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیر اور مقداد نے حضور اقدس میں جا کے
حال عرض کیا جبریل نے مجلس شریف میں آ کے بیان کیا کہ تمھارے اون دونوں
یاروں کی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہو حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
عاصم اور اوس کے ہمراہیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن اُنیس نصاری
کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے تھے
آپ نے اوسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوسکے دیکھتے ہی تمھارے
دل میں خوف آوے گا عبد اللہ بن اُنیس نے اجازت لی کہ جو جی میں آوے
اوسکے سامنے کہیں اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن عرقۃ میں
پہنچے وہاں اوس کا فرکو دیکھا اور موافق نشانہای جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہچانا اور اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا تم کون ہو عبد اللہ نے
کہا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں میں نے سنا کہ آپ لشکر حبش سے لڑنے کو طیار غنی
کرتے ہیں میں بھی حاضر ہوا ہوں کہ شریک ہوں اور بہت خوش آمدی باتیں
کیرن کہ سفیان بہت راضی ہوا عبد اللہ اوسکے غمے میں داخل ہوئے اور موقع پکڑ

کو دیے کہ چراگاہ کو بلجاوین اور خط حرام بن ٹھان کو دیا کہ بنی عامر کو پونچا وین حرام
 دو آدمی اور ساتھ لے کے خط پونچا لے کو پاس عامر بن طفیل کے گئے حرام متصل
 اوس قوم کے پونچے اپنے ساتھ نون سے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر مجھے ان ہون
 بھی آئیو اور وہاں جا کے حرام نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 پیغام لیکے آیا ہوں مجھے ادا سے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کا فر نے فرما
 پس پشت سے آگے ایسا تیرہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حوام نے کہا قُوتُ دَرَبِ
 الکَلْبِیَّةِ یعنی میں مقبوض کو پونچ گیا قسم تو مالک کبھی کی اور عامر بن طفیل نے بھی
 سے واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا اوںھوں بنجیال مان عامر بن
 کے قول بخیات اوس کا فر نے قبائل سلیم اور غصیہ اور برغل اور ذکوان کے پاس
 آدمی صبح کے بلایا اور شکر انبوه پیکر بر معوذہ کو جا کے گھیر لیا وہ اصحاب سب
 لڑے یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے حضرت عامر بن فہیرہ کہ غلام حضرت ابو بکر
 کے تھے اور حضرت ابو بکر نے ابتدا سے اسلام میں اونکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور
 ہجرت میں وہ بھی رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور اونکی
 کرامت اور وقت نمایاں ہوئی کہ فرشتے اونکی نقش کو آسمان پر لینگے سب کافروں نے
 یہ بات دیکھی حال حارث بن حمزہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھرنے
 لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اوڑھتے ہوئے اور کافروں کے
 سواروں کو کھڑا دیکھا آپس میں مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چل کے اس
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کریں حارث نے کہا نہیں شہادت حق تعالیٰ
 کا ہیکو چھوڑیں اور لڑے یہاں تک کہ دو کافر حارث نے قتل کیے بالآخر کافروں نے
 دونوں کو اسیر کیا اور جان کنی پناہ دی اسپر بھی حارث نے دو آدمی اور قتل کیے
 اور شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اوسکی ما کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اوس میں چھوڑنا عمرو بن امیہ کا محبوب
 کیا علم بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پونچھا جو
 نے ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تھا رے یاروں میں کوئی گم تو نہیں ہی عمرو نے
 کہا کہ عامر بن فیرہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب میں تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ میں نے
 دیکھا کہ او کو بعد قتل کے آسمان پر اوٹھا لیگئے حال قاتل حضرت عامر بن فیرہ کا
 کہ ایک شخص جنی کلاب میں سے تھا جابر بن علی نام وہ کہتا ہی کہ سینے نیزہ عامر کے مارا
 اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فخرتہ اللہ یعنی پالیا سینے قسم خدا کی اور میں نے دیکھا
 کہ عامر کو آسمان پر لیگئے سینے عامر کے کلام میں تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا نہ خاک بن
 سفیان کلابی سے جا کے پونچھا او نہیوں کہا کہ مطلب یہ ہی کہ جنت کو پالیا میں نے
 نہ خاک سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کر د اور میں بسبب مشاہدہ احوال حضرت عامر کے
 مسلمان ہو گیا ابو برد عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اوسکی امان میں اوس کے
 نتیجے نے قورڈالا بہت بچ ہوا اور اونہیں روزوں میں وہ مر گیا اور عامر
 بن طفیل کے مجلس ربیعہ بن ابی برد نے نیزہ مارا اوس سے تو وہ نہ مارا مگر طاعون
 سے کہ ایک پھوڑا بڑی قسم کا اوس کے نکلا تھا مر گیا اوس سے براہ حماقت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی بہت
 کا اوڑھ لگ تھا رے تھے میں رہے اور شہر میرے تھے میں یا مجھے اپنا خلیفہ بعد
 وفات کے کرو تو نہیں تو میں بڑا شکر لاس کے تم سے لڑوں گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدہ یا اسد تو خود کام تمام کر دے عامر کا
 مجھ تک نوبت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن امیہ ضمری
 وہاں سے پھرے راہ میں دو شخص مشرک بنی عامر کے اونہیں ملے عمرو نے ان

دونوں کو قتل کیا دل میں سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہو عامر بن طہیل سے جسے سب اصحاب پر مومن کو قتل کرایا تھا اور وہ دونوں مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اس بات کی عمرو بن امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس کی نسبت کہ بظاہر واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یو د بنی نصیر پر عہد تھے لہذا آپ کو منظور ہوا کہ بمشورت ان کے ہمس معاملہ دیت کو طے کرین اور یہ امر غوغ بنی نصیر

فصل نوین غوغ بنی نصیر کے بیان میں

بعد تشریف آوری آپ کے مدینہ میں بنی قریظہ بنی نصیر کے ہر واحد اور عین ایک ایک محلے میں باہر مدینہ کے رہتے تھے آپ سے عہد بانڈھا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ رہیں گے کچھ بدخواہی نہ کریں گے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے بعد قتل کرنے عمرو بن امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملہ دیت کے محلہ بنی نصیر میں تشریف لیگے اور اون سے اس معاملے میں کہا او انھوں نے کہا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں ہم آپ کی ضیافت کریں گے آپ تشریف رکھیں بعد فراغت کھانے سے اس امر میں عرض کریں گے اور آپ کو ایک دیوار کے تہ بٹھلایا پھر اون ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک ہتھوڑا لٹھکاکر آپ کو قتل کریں اللہ تعالیٰ نے بوساطت جبریل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہاں سے اس طرح اٹھے جس طرح کوئی تھکانے جاتے کے لیے اٹھتا ہو اور مدینہ کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپ کی سعادت میں دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لیگے مدینہ کو چلے گئے آپ بنی نصیر کو کہلا بھیجا کہ تم نے ارادہ غاصد میرے لیے کیا تھا غدار اور نقض عہد تمہاری طرف سے متحقق ہوا اس لیے تمہیں یہ حکم ہو کہ یہاں سے نکل جاؤ دس دن کی مہلت ہو بعد اس دن کے چلے گا اور سکی گردن ماری جائیگی یہود نے نانا اٹھائی کے لیے طیار ہوئے

تب آپ نے بنی نصیر پر لشکر کشی کی اور انکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کر کے اور انکی عافیت
 تنگ کی حال ہو دو کو درخت خرما کہ متصل اور انکی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے
 مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو اور انکی روح پر صدمہ
 ہوگا آپ نے حکم درختوں کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع
 کیے بعضوں نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ انکے کٹنے سے کافروں
 کو بچ ہوگا اور بعض اصحاب نے بڑی قسم کے کاٹے باین نیت کہ اور انکو یقین
 کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نصیر کے
 اہل اسلام کے قبضہ میں آویں گے عن قسم مسلمانوں کے لیے بچ رہے اسد تعالیٰ
 کو دونوں فصل بے نقصانے حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خدا تعالیٰ نے اپنا
 حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ اَوْ نَكَبْتُمْ لَهَا قَوْمًا عَلَيْهِمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ
 وَ لِيُذِخَ بَيْنَ الْفَاسِقَيْنِ ۝ جو کالے تھے ایک قسم درخت خرما کی یا جھوڑی تمام انکی
 جڑوں پر سو بجم خدایو اور لیلے کہ رسوا کرے نافرمانوں کو اور صبح بخاری میں ہے کہ آپ نے
 درختوں کے جلائے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ درخت و جان جلائے بھی گئے اسی باب
 میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ۝ وَ هَاكَ عَلَى سُرَّةِ بَنِي لُؤَيٍّ وَ حَرِيقٌ
 بِالْبُؤَيْرِ مُسْتَظِيئٌ ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لؤی پر آگ لگا دینا بوریہ میں کہ
 شزارے اور سکے اوڑھتے تھے بوریہ اوس جگہ کا نام ہو جہاں درخت خرما بنی نصیر کے
 تھے اور لؤی ہنر سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصبا و میں ہیں بنی لؤی
 اور انکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون میں ہمیشہ باہم
 لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عمدہ تھے اور بنی نصیر خزرج سے اور بنی لؤی
 اپنے ساتھ کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن ملول منافق خزرج میں سے
 تھا اس لیے درپردہ اسے بنی نصیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ میں اور

اور انکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون میں ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عمدہ تھے اور بنی نصیر خزرج سے اور بنی لؤی اپنے ساتھ کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن ملول منافق خزرج میں سے تھا اس لیے درپردہ اسے بنی نصیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ میں اور

پہلے سے بہت شکی کی باتیں کیا کرتا تھا مگر مددگار کا جب بنی نصیر بہت تنگ ہوئے
 اور خون نے درخواست کی کہ اب ہمیں ٹھل جانے دو آپ نے فرمایا کہ اب یہ بات
 منظور نہیں مگر اس طرح کہ ہتھیار سب چھوڑ جاؤ میں اور جس قدر اسباب اور ان کے
 چار پاؤں پر لد سکے لیکن مع عیال و اطفال جلاوطن ہو جاؤ میں مطابق اس کے
 یہود و مسعود وہاں سے ٹھل گئے مکانوں میں سے کوئی سا کوڑا یا کڑی یا کچھ اور چیز
 جو بہت اچھی جانی مکان توڑ کے نکال لیگئے اور سبب عجلت جانیکے مسلمانوں کے
 بھی اور خون نے مدد لی مسلمانوں نے بھی مکانات اور مکے توڑ کے اور بنی حنین
 نکال دیں **هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَصْنَالِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ**
لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَنَّاهُمْ فَهَلَوُا هُمْ
فَأَنهَرَهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُهُمْ
رُجُوبُهُمْ يُؤَيِّدُ بَعْضُهُمْ أَيْدِيَهُمْ فَالْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ إِنَّ
 میں اسی قصے کا بیان ہے اور وہ لوگ جلاوطن ہوئے بعض خیرین جیسے بعض شامی بھی

فصل سوم غزوہ خندق کے بیان میں

شرح غزوہ خندق کی یہ ہے کہ جی بن اخطب کہ بنی نصیر میں بڑا مفسد تھا مع چند اشخاص
 یہود بعد جلا سے وطنی کے خیر میں جا رہا اور شب روز اس فکر میں رہتا تھا کہ اگر
 سے انتقام لے آئیے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیٹ آدمی کے تھے کے کو گئے
 اور قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے لیے بوجہ اپنی مدد اور پیڑ
 کے آمادہ کیا اور اس بات پر باہم اہم اوکے عہد مستحکم ہوا ابوسفیان نے چار ہزار آدمی
 مسلح جمع کیے اور ان سے روانہ ہوا اور جی وغیرہ یہود قبیلہ غطفان کو گئے اور ان کو بھی
 باہم وعدہ کہ ایک سال کے چھوٹے خیر کے تمہیں دیئے آمادہ پیکار سید ابراہیم
 علیہ وسلم کیا حسین بن حسن غزازی کہ سردار غطفان کا تمام اپنے قبیلہ اور چند قبائل

بنی اسرائیل نے بنی نصیر کو مدد کی اور ان کے ساتھ
 بنی حنین کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی قریظہ کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی نضیر کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی سہمہ کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی عکرمہ کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی قریظہ کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی نضیر کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی سہمہ کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ
 بنی عکرمہ کے لوگ بھی آئے اور ان کے ساتھ

کہ اوس کے ہم عہد تھے منزل مر القہران میں ابوسفیان سے جا ملے سب اشرار کہ دس ہزار ہو گئے تھے مدینے کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی صحابہ سے پہلے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ میں نے ملک فارس میں دیکھا ہے کہ جب کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہے جس کے مقابلے کی اونھیں طاقت نہیں ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہیں اور اوسکی پناہ میں لڑتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور اپنے خندق کھودنے کا پاس مدینے کے بجانب کوہ سلع کے حکم دیا اور طرفین مدینے کی خضر پناہ کی دیوار اور عارتون سے محکم تھیں اس غزوے کو غزوہ خندق اسی سب سے کہتے ہیں اور غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں باین جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہی بمعنی جماعت کے چونکہ کفار جماعتوں کو لیکر چڑھ آئے تھے لہذا یہ غزوہ غزوہ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں بڑی محنت کرتے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابر نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبیر آپ کے کھانا کھلانے کی کرتی چاہیے اونھوں نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کر آیا حضرت جابر نے جاکے چپکے سے حضور میں عرض کیا کہ تھوڑا کھانا میں نے پکوا یا ہے آپ تشریف چلین اپنے چلائے فرمایا کہ اے اہل خندق تمھارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوا یا ہے چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں نہ پونچوں ہانڈی اوتارن اور آٹا نہ پکاؤین حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہے اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہیں اونھوں نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں اور حضرت جابر نے حکم سنایا کہ ہانڈی قبل از قشرین آوری آپ کئے اوتار پور

ذات خندق بنو
سلمان بنی امیہ
سے پہلے فتح میں ہو
دسویں لام و عین ہو
پہلے لے لیں اوتار
نہ نہ نہ نہ نہ نہ

آٹا پکائیو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جا کے آٹے میں اور ہانڈی میں
آب دہن مبارک ڈال دیا اور دعائے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ ایک روٹی پکائے والی اور ملا لیا اور گوشت کی ہانڈی چولہے پر رہنے دو انھوں
سے گوشت نکال نکال کے پیالوں میں دو پھر آپ نے کھانا شروع کیا سب نے کھا
آدمی تھے خوب سیر ہو کے کھایا اور ہانڈی گوشت کی ویسے ہی جوش مارتی تھی جسے
پہلے سے تھی اوس میں گوشت ذرا کم نہوا اور آٹا بھی اوتا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ
کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی اور
ایک کبری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیوں نے سیر ہو کے کھایا اور کھانا
اوتنا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اوسکے توڑنے
سے عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لیگئے اور بھاڑا یا کہ آل آپ نے اوس
پتھر پر مارا وہ ایک تھائی ٹوٹ گیا اور اوس میں سے ایک بجلی چلی جس سے آپ کو
عمارات ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک شام مجھے دیا
پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چلی اور اوس میں آپ کو عمارت
فارس کی نظر پڑی آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک فارس مجھے دیا
پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چلی اور عمارات ملک مین نظر پڑیں آپ نے
فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک مین مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا
یہ پیشین گوئی جو آپ نے فرمائی مطابقت اوسکے واقع ہوا ملک مین تو آپ کی حیات
میں ہی قبضے میں آپ کے آیا تھا مگر سبب ارتداد مرتدین اور دعویٰ نبوت اسودنی
کے اوس میں غل ہو گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ غل رفع ہو گیا
اور ملک شام اور فارس میں جہاد حضرت ابو بکر کے عہد میں شروع ہو گیا تھا اور
کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے میں آگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کل

بجلی

ایک بجلی چلی جس سے آپ کو
عمارات ملک شام کی نظر پڑیں

معجزہ ۳۹

ملک یمن اور کل مکہ شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے میں آیا حال میں ہی بنی قریظہ
یودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محمد بنی قریظہ
میں گیا راہ میں سے ہی ابوسفیان نے جی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب
سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اوسکے آنے سے کیا بلکہ اوسکو
اپنے مکان کے اندر آنے کا اذن نہیں دیتا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور
سننے ہی اوسکی آواز کے لہا کہ یہ بڑا مخوس ہی اپنی قوم کا تو ستیا ناس کہو یا اب تک
تباہ کرنے کو آیا ہی لیکن اوسکے کروغریب کی باتوں میں اُسکے پہلے تو دروازہ کھولا
پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر حکم ہوا
اور کفار قریش اور احزاب کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ
احزاب کے ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے اپنے وہاں
لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوک شریف میں بروایت حضرت ابوسعید
خدری وارد ہے کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے
سامنے اوسکا مکان تھا بایں سبب کہ اوسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہے اجازت لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایک دن بوقت چلنے اوسکے
آپ نے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتیار لیلو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہی اوس
جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ زوجہ اوسکی دروازے
پر گھڑی ہی جوان نے بمقتضائے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اوسنے
کہا کہ جلدی نکر و اندر جا کے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے بھلا دیا ہے جوان اندر مکان
کے گیا دیکھا کہ اوسکے بچھونے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہے جوان نے بوس
سانپ کو نیزہ مارے میں پر دلیا اور سانپ نے تپ کے جوان کو
کاٹ کھایا پھر معلوم ہوا کہ وہ سانپ پہلے مرایا وہ جوان پہلے صحابہ نے

فصل سومین وہ خندق کے بیان میں

صافہ اس مطلب پر دال ہو اور بیچ والی ہوسے نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ ایک طرف
 اوسکے دو دن کی نمازین ہیں یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اوسکے دو رات کی
 نمازین یعنی مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہو
 کہ جبکی نماز عصر کی فوت ہو گویا کہ لڑکے بالے اوسکے اور گھر بار اوسکا سب بھن گیا
 بحال عمرو بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا جی کہ لوگ اوسے ہزار
 مرد کے مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا قراق آپ پر
 کہتے ہیں کہ چاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا اونکے مقابل ہو کے حملہ کیا سب
 بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اوسنے عہد کیا تھا کہ جب تک
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لون گا تیل سر میں نہ ڈالون گا سو عمرو مذکور
 خندق پر یورش کر کے آیا اور ایک ٹنگ خندق کی پائے کے او دھرسے خندق کے اندر
 گھس آیا اور اوس نے مبارز یعنی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 کو اوسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اوسکے لیے دھارے مخوفی اور غالب آئیگی فرمائی اور
 ذوالفقار اور گونگو عنایت فرمائی جب حضرت علی عمرو بن عبدود کے مقابل ہوئے انھیں
 دیکھ کے وہ بہت ہنسا حضرت علیؑ نے جو ان کم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تمہارے کیا
 ہاتھ ڈالون اور تمہارے باپ ابو طالب سے اور مجھ سے دوستی تھی تم میرے
 سہیلے ہوتے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میرا جی تو
 چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے تجھے قتل کروں پھر چھپٹ کے حضرت علیؑ اوس سے
 بھڑکے اور آپس میں ہتھیار چلنا شروع ہوا اوسکی تلوار حضرت علیؑ نے سپر پر لی مگر
 اس در سے اوسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر اوسکا سر مبارک حضرت علیؑ
 میں پونجا اور حضرت علیؑ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اوسکا دو دو جا کر گرا حضرت علیؑ نے

ذکر سنی عمر بن
 عبدود پہلوان
 است جبار الہ

نعرۂ ابدہ اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت میں گرد اوڑی تھی کہ لشکر اسلام بے حال
 نظر نہیں پڑتا تھا جب آواز نگیر کی ٹہنی آپ خوش ہوئے اور کفار احزاب کو بڑا رنج ہوا
 گویا او کی کمر ٹوٹ گئی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تفرقہ
 ڈالنے کے احزاب میں یہ تدبیر سوچی کہ ایک ٹکٹ پیداوار خرماسے مدینہ کا قبیلہ غطفان
 اور خزاعہ کو دیویں تاکہ وہ قریش سے الگ ہو کے اپنے گھردن کو پھر جاوین وہ
 بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس باب میں مشورہ کیا انصار
 نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہو کہ دزدان طمع خرماسے مدینہ پر دراز کر دیں جب
 ہم مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ ہانتھا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے عزت اسلام کی دی
 اب ہم کیوں ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی ایک چھوٹا سا اور نصیحتیں نہ پیگے ہمارے
 پاس اونکے لیے سوا کوار کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ میں یہ تجویز پہلے کی کہ سارے
 عرب کا ایک کمان سے تم پر تیر مارنا شروع کیا میں نے جاہا کہ او کی جماعت متفرق کر دوں
 لیکن تمھاری مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور نہیں حال ایک شخص کہ اعزہ قبیلہ غطفان
 میں سے تھے اور نعیم بن مسعود اونکا نام تھا حضور میں آگے مشرف باسلام ہوئے
 اور اونھوں نے عرض کیا کہ میں ایک تدبیر خلافت ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ
 میں کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے اجازت دیں کہ جو میرے جی میں آوے سو کون
 میرے اسلام کی اونھیں خبر نہیں اور میرا اونھیں اعتبار ہی میری بات اون میں
 اثر کر جائیگی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ میں گئے اور اون سے
 بہت التیام اور نیکیا ہی کی باتیں کیں وہ او کی ملاقات سے بہت راضی ہوئے
 پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد سے متفق
 عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین تو محمد تم پر فوج بھیجے گا
 تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھیں تنہا اون کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہووے گا

غطفان غطفان
 وکسے مدینہ کا قبیلہ
 بنی قریظہ غطفان کا
 مجبور اسلام کا قبیلہ

میں نے فرمایا ہے
 بنی قریظہ غطفان کا
 اور بنی قریظہ غطفان کا

میں نے فرمایا ہے
 بنی قریظہ غطفان کا
 اور بنی قریظہ غطفان کا

اس کی اول سے کہتے ہیں
 کہ کسی سردار کی اولاد کا
 قریب کو کوئی بادشاہ یا
 امیر یا پرنسپل سے کہے
 اس خیال سے کہ وہ قریب
 بخالی پچا اولاد قریب
 کے مخالفت کے لیے

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہی نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہو کہ تم قریش اور غطفان کو
 کھلا بھیج دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اُؤل کے دیوین کہ تمہارے
 پاس رہیں تاکہ جیب تمہارا قصد کریں بضرورت حفظ اپنے سرداروں یا اولاد
 کے قریش و غطفان کہ تمہاری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کو مانیں
 تو سمجھ لو کہ دل سے اونکو تمہارا خیال ہی نہیں تو وہ دل سے تمہارے دوست
 نہیں یہودی قریطہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور گما ہم قریش سے ابھی
 پیغام بھیجے بعد ازین نعیم دہان سے اُدھ لے قریش کے پاس آئے اور اس
 پہلے اپنا اخلاص اور نیکیاواہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ بنی قریطہ کی ہم نے ایک
 خبر سنی ہے تم سے بظہر خیر خواہی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بنی قریطہ محمد سے
 درپردہ مل گئے ہیں اور اونھوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم قریش کی اب مدد کریں گے
 اور محمد نے اونھیں کھلا بھیجا ہے کہ تمہاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا
 جب تم قریش میں سے کچھ علم آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرادو گے سو بنی قریطہ نے
 محمد سے وعدہ کیا ہے کہ کسی بہانے سے ہم سرداران قریش میں سے چند آدمی طلب
 کر کے تمہارے حوالے کر دیں گے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کریں تم ہرگز نہ جو قریش
 نے یہ خبر سن کے نعیم کی خیر خواہی کا احسان مانا اور نعیم دہان سے اوٹھ آئے اور
 غطفان کے لوگوں سے بھی یہی امر بیان کر دیا بعد ازان قریش نے بنی قریطہ
 کو کھلا بھیجا کہ ہمیں یہاں پڑے ہوئے بہت دن گزر گئے اب تم ہماری مدد کے
 لیے آؤ تو کیا رگی حلقہ کریں اوسکے جواب میں بنی قریطہ کی جانب سے اسی تحریر سے
 جو نعیم نے بنائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت میں
 بنی قریطہ محمد سے مل گئے ہیں اور صاف اس بات سے انکار بنی قریطہ کو کھلا بھیجا
 بنی قریطہ نے کہا کہ نعیم سچ کہتا ہے حقیقت میں قریش دل سے ہمارے دوست نہیں

اور قرار واقعی یہودی قریطہ اور قریش میں بگاڑ ہو گیا **ف** حدیث میں آیا ہے کہ **حُكْمٌ** یعنی لڑائی فریب ہو مطابق اوسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا فریب و جھوٹ گناہ نہیں بلکہ موجب ثواب ہی ہاں غدر یعنی خلاف عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے بھی درست اور جائز نہیں حال جب قریش اور احزاب کو زیادہ دن گزر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی اور سبب ناموافقت بنی قریطہ کے اونکے دل سرد ہو گئے اسد جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا نہایت تند اور تیز بھیجی جس سے جسے کی رسیاں ٹوٹیں میخیں آؤ کھڑ گئیں گھوڑوں نے لشکر میں چھوٹ کر دُڑ چایا ہانڈیاں اولٹ گئیں شدت سردی اور صدمہ ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانے کا حکم ہو گیا اوس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول مد صلی اسد علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی جا کے احزاب کی خبر لاوے پھر آپ نے بتعین حذیفہ بن الیمان رضی اسد عنہ کو اس کام کے لیے مامور فرمایا سردی شدت کی بچے پڑتی تھی اوس سے محفوظی کے لیے دعا فرمائی حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میرکت آپ کی دعا کے مجھے جاتے آتے تھے مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا میں حمام میں چلا جاتا ہوں اور آپ نے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالو حذیفہ رضی اسد عنہ کہتے ہیں کہ میں متصل نہ ہوا ابوسفیان کے جا پونچا باہر بنے ابوسفیان کے آگ جلتی تھی اوس سے ابوسفیان تنہا آپ رہا تھا میرے جی میں آیا کہ ابوسفیان کے تیر ماروں مگر آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے دست اندازی سے ممانعت فرمائی تھی لہذا میں نے قصد کیا ابوسفیان نے لشکر کے لوگوں سے کہا کہ اس میدان میں پڑے پڑے تنگ آگئے ہیں سردی کی تکلیف ہو رہی ہو اسے تہذ نے یہ بلانازل کی یہودی قریطہ نے بے وفائی کی اب یہاں ٹھہرنا ہرگز صلاح نہیں پھر لشکر میں واسطے کوچ کے پکار دیا حضرت حذیفہ نے پھر کے یہ خبر حضور اقدس میں پونچائی اور اوس رات میں لشکر کفار چلا گیا اور احزاب میں اس

میں

غزوہ کے حالات کا ذکر ہو اور اس آیت میں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودُهُ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْكُمْ رِجَالًا وَقُتُوهُ أَلَمْ تَرَوْهَا كَمَا هُوَ آكَارُ وَلَا تَكْفُرُ كَمَا مَسُورٌ هُوَ نَاسِطٌ دُونَ مَنَاسِطٍ مِّنْ دُونِهِمْ يُلَاقِيهِمْ لُحُومٌ مِّمَّنْ لَّيْسَ لَهَا رِجَالٌ يَّفْعَلُونَ نَتَا أَبْهَمَ أَوْ بِرْ جُزْءٍ جَادِئِكُمْ وَأَوْدَهُ هَمَّ بِرْ جُزْءٍ كَيْفَ سَوْمَطَابِنِ أَوْ سَ بِشِينِ كَوْنِي سَكِ وَاقِعٌ هُوَ أَكْبَرُ غَزْوَةٍ خَذَقَ كَيْفَ بِحَرْفٍ كَفَارٍ أَبْ بِشَكْرٍ لَا سَكِ أَبْ هِي أَوْنِ بِرْ غَزْوَةٍ فَتَحَ مِّنْ لِّشَرِّ لَيْكُنْ

فصل گیارہویں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوہ احزاب کے دولخا نے میں تشریف لائے آپ ہمارے تھے کہ حضرت جبریل آئے اور آپ سے کہا کہ تم نے ہتھیار کھول ڈالے اور ہم ابھی نہیں کھولے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ فوراً اپنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپ نے اوجھت رواگئی لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے میں اصحاب روانہ ہوئے راہ میں آفتاب غروب ہونے لگا بعضوں نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد پہنچنا ہی نماز کا قضا کرنا مقصود نہیں اور بعضوں نے نہ پڑھی بنی قریظہ میں پہنچ کر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سنے دونوں میں کسی پر عتاب نہیں کیا و اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطا سے اجتہاد میں مواخذہ نہیں ہوتا دونوں میں سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپ نے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھنے والے حقیقہ کے مشابہ ہیں اور قضا کر نیوٹے شافعیہ کے حال آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور قافیہ اونکھا تنگ کیا یہاں تک کہ اونکھوں نے گڑھی سے اترنا چاہا ابولبابہ انصاری سے کہ قبیلہ اوس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھا اس باب میں مشورت کی اور کہا کہ ہم اس بات پر اتر آؤں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لیے حکم دین ہیں منظور ہی ابولبابہ

فصل گیارہویں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

ع

فصل گیارہویں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

ستون میں بندھنے
ابو لبابہ کا دل
تھوڑا سا

کہا بہتر ہو مگر اس وقت اپنے گلے پر ہاتھ رکھا اس اشارے کو کہ آپ قتل کا حکم دینگے
پھر اسی وقت یہ سوچے کہ یہ مجھ سے بڑا قصور ہوا اور میں نے اللہ اور رسول کی خیانت کی
وہاں سے روانہ ہو کے اپنے تین مسجد شریف کے ستون میں بانڈھ دیا اور
کہا جب خدا تعالیٰ میری توبہ قبول کرے گا تب ہی کھلون کا پندرہ دن تک بندھے
رہے ایک لڑکی اونکی اونھیں کھانا کھلا جاتی تھی اور حاجت ضروری کہنے
کھول دیتی تھی آپ نے ابو لبابہ کے بندھنے کی خبر سن کے فرمایا کہ اگر وہ ویسے
میرے پاس چلے آتے تو میں اونسے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد میں بندھے
جب تک خدا تعالیٰ کا حکم ناویگا میں نہ کھولوں گا القصد پندرہ دن وہ بندھے رہا
تب اسد جل جلالہ نے حکم اونکی معافی قصور کا بھیجا آپ حضرت ام سلمہ کے حجرے میں
تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابو لبابہ کو پکار کے خبر دی
لوگ دوڑے کہ اونھیں کھول دیں ابو لبابہ نے کہا کہ مجھے کوئی ٹکھوڑے میں
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھلون کا صبیح کو آپ نکلے ابو لبابہ کو
اپنے دست مبارک سے کھول دیا حال ایام محاصرے میں ایک یہودی کی زوجہ
نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہو اب تیری جان بھیجی نظر نہیں آتی تیری
جدائی کا بہت قلق ہو یہودی نے کہا مجھے کیا بچ ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں
کو نہیں مارتے ہیں لونڈی کر لیتے ہیں اوس نے کہا بغیر تیرے مجھے جیسا پسند
یہودی نے کہا کہ اگر تو بھی یہی خلائے برج کے تے کچھ مسلمان سوتے ہیں تو اودھر
بٹھڑا ہلکا کے ایک مسلمان کو مار ڈال اوسکے قصاص میں البتہ مجھ تجھے قتل کریں گے
یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جانیکی ہو اوس کا ذرا نہ پسیا
کیا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ میرے حجرے میں
بیٹھی تھی ایک شخص نے اوسے پاہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اوتھی اور کہا مجھے قتل کو بلاتو

حاکم بن دینار
یہودیہ کا جوت لڑا

میں نے کہا ہماری شریعت میں عورت کو قتل نہیں کرتے اوسنے قصہ اپنا بیان کیا سنئے
اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اوٹھنی حال بنی قریظہ نے گھبرا کر
درخواست کی کہ ہم اس طرح اوترتے ہیں کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمیں منظور
ہو وہ صحابی انصاری قبیلہ اوس میں سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور
اُنکے غزوہ خندق میں تیرہ ماہ کی ایک رگ میں لگا تھا کہ خون بند نہ ہوتا تھا
اونھوں نے جناب الہی میں دعا کی کہ اگر قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہو تو مجھے
مہلت دے کہ میں خوب میدان جنگ میں اون سے لڑوں نہیں اس تیر سے میری
شہادت ہو جائے لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ میں بنی قریظہ کی عہدی کی سزا دیکھ لوں
فورا خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ اُنکے حکم پر راضی ہوئے بنی قریظہ کو خیال
تھا کہ جیسے عبدالسبن ابی نے اپنے ہم عہد فلن یعنی بنی قریظہ کے رعایت کر کے
جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس بات میں اور لوگوں نے بھی حضرت سے
کہا لیکن اونھوں نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد اون میں سے قتل کیے جاویں اور
عورتیں لڑکے اور بچے غلام کر لیں جاویں اور مال و خاں و اداؤں کا سب ضبط ہو جائے
فرمایا کہ تم نے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہودی قریظہ کو تیغے مردوں
قتل کروایا اور عورت لڑکوں کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ غیر منقولہ سب اہل اسلام میں انکم صدائی

فصل بارہویں: قتل کعب بن اشرف کے بیان میں

کعب بن اشرف ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلم صحابی انصاری اوسکے قتل کے لیے مامور ہوئے اونھوں
نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی میں اوسے کہیں پھر کعب بن اشرف کے پاس گئے
اوس نے اون سے ایک رابطہ قدیم تھا اوسنے پوچھا کہ کیسے آئے اونھوں
نے کہا کہ ضرورت کچھ قرص لینے کی ہو جسے یہ شخص آیا ہو اور اشارہ طرف جناب اللہ

یہ واقعہ تاریخ میں مذکور ہے کہ کعب بن اشرف نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سازش کو ناکام کیا اور کعب بن اشرف کو قتل فرمایا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگوں کو بڑی زیرباری ہو ہمیشہ سے نہ خرچ ہمارے ذمے پڑتے ہیں کعب نے کہا کہ آئین زیادہ اوسکے رکھنے سے پیشانی صحت کر دے یعنی اونھیں نکال کیوں نہیں دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات کا خیال ہو اس لیے ابھی اونکا چھوڑ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ابھی چند روز گئے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب راضی ہوا بعد ازین فرض کے باب میں اوسنے کہا کچھ رہن کے لیے لے آؤ آخر گفتگو میں یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ کچھ ہتھیار میں رہن کے لیے شام کو لے آؤں گا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابونا نملہ کہ رضاعی بھائی کعب کے تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اسوقت اندر مکان کے زنانے میں تھا اونھوں نے اوسکو بلایا اوسنے ارادہ باہر آنے کا کیا اوسکی زوجہ نے کہا کہ تم جلد اس آواز سے خون ٹپکتا ہو صحیح بخاری میں اسی قدر ہی اور بعض روایات میں ہو کہ اوسنے بہت مبالغہ منع کرنے میں کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نانا اور کہا کہ کچھ اندیشہ نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی ابونا نملہ ہی اپنے کام کے لیے آئے ہیں لکھا ہی کہ وہ عورت کا ہنہ تھی آواز سنتے ہی اوسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں القہہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ سوا ابونا نملہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری میں اون تین آدمیوں کا نام ابو عبس بن ہجر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہو اور اوسکے آئے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ میں بالون میں ہاتھ لگاتے مکے بہانے سے کعب کے بال پکڑوں گا تب تم اوس کا سر کاٹ لیجو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے تھا محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم تو اسوقت جو بہتر سے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تمھارے بدن سے مہکتی ہو اوسنے کہا کہ میرے پاس عورتیں بہت پاکیزہ ہیں
اسیلے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہو اوںھون نے کہا کہ تمھارے سر کے بالوں میں
بہت اچھی خوشبو آتی ہو اگر اجازت ہو تو میں ہاتھ میں لیکے سوں گھون اوسنے کہا
بہت اچھا محمد بن مسلمہ نے اوسکے بال ہاتھ میں لیے اور سوں گھنے لگے اور ساتھیوں
کو سوں گھائے پھر دوسری بار سوں گھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اوسکے بالوں
کو پکڑا اور ہمارے ہون سے کہا کہ لو اوںھون نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس
میں آکے جڑکی اور سرنا پاک کعب کا آپکے قدموں کے تلے خاک مذلت پر ڈال دیا
آپ بہت خوش ہوئے مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کٹنے
حضور اقدس میں آیا یہ سر تھا اور بھی مدارج النبوة میں ہے کہ بوقت سر کاٹنے کعب
کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیوں کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون
جاری تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سے مل کر یا فوراً اچھا کر دیا

فصل تیرہویں قتل ابورافع یہودی کے بیان میں

ابورافع ایک یہودی تھا سوہا اگر بڑا مالدار ایک گڑھی میں خیر کے متصل رہا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگوں کو آپ سے بونہی
ترغیب دیتا تھا اور اس باب میں مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کے
اوسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اوسکی گڑھی
سے بونچے اور اپنے ہمارے ہون سے کہا کہ تم ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اگر ڈھب
لگے گا تو چپکے سے گھسے ابورافع کا کام تمام کر دینا جب اوسکے دروازے کے
پاس بونچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا گم گیا تھا اوس کی تلاش کے لیے کچھ لوگ
مشغول تھے یہ اون لوگوں میں مل گئے جب وہ لوگ دروازے میں داخل

عبداللہ بن عتیک

نصف

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
صحابی انصاری
میں سے

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو چھٹانے ہو
 دربان سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہو کما ہی بندہ خدا جلد آئیں کیوڑ بند کرتا ہوں
 عبداللہ بن عتیک دروازے میں داخل ہو گئے کہتے ہیں کہ میں ایک گدھے
 کی تھان میں چھپ رہا اور دربان نے جہاں کھجیان رکھ دی تھیں ان کا
 مینے دھیان رکھا جب وہ سو رہا مینے وہ کھجیان اٹھا لیں ابو رافع کے پاس
 کہ بالا خانے میں تھا دیر تک تھہ گویہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوا میں بالا خانے
 پر گیا اور جس دروازہ کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ آجے
 ابو رافع اپنے عیال میں سوتا تھا مجھے معلوم نہوا کہ کہاں ہی مینے پکارا ابو رافع
 وہ بولا او سکی آواز پر مینے تلوار لگائی تو اس نے مجھ کا کام کیا ابو رافع نے ایک چیخ
 ماری اور میں اوس مکان سے باہر ہو گیا اور دروازہ کھول کے پھر مکان کے اندر
 جا کے مینے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہی ابو رافع کیوں آواز کی اوس نے کہا کھڑا
 ہو تمہیں ابھی کسی نے مجھ پر حربہ کیا تب میں نے بڑھ کے اوس کے پیٹ پر تلوار
 رکھ کے اس زور سے دبا لی کہ بیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی اوس میں وہاں سے
 دروازے کھولتا ہوا چلا آئے پر سے اترتے ہوئے چاندنی رات میں سمجھا کہ
 زمین آگنی پانون دھوکے سے بڑھ کے رکھائیں گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹٹ
 گئی مینے پگڑی بھاڑ کر بیٹی چوٹ پر باندھی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے
 متصل ٹھہر رہا میں راہہ کہ جب خوب تحقیق معلوم ہو لیا کہ ابو رافع مر گیا تب یہاں سے
 چلون گا جب صبح ہوئی تب مینے شاہ قلعے کے بیچ پر فوج کرنیوالی عورت نے پکارا
 افعیٰ ابکار افعیٰ تاجر اھل الحجاز خبر موت سنائی ہوں میں ابو رافع تاجر اھل الحجاز
 کی تب میں نے وہاں سے چل کے اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچ کے قتل ابو رافع
 کی خبر دی اور کہا تم جا کے حضور اقدس میں یہ خبر پہنچاؤ میں بھی آتا ہوں اور

مجلد

۵

لشکر آفہ چلا کر یاروں کے جلد پونچھا اور حبال حضور میں عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپ نے فرمایا
کی جگہ پر دست مبارک پھیرا فوراً پنڈلی کی ہڈی جڑ گئی انہوں نے ہلکے اچھا ہو گیا بسا کہ گویا کبھی جڑ نہیں گئی

فصل چودھویں قصہ انک کے بیان میں

بمجلہ وقائع زمان ہجرت کے قصہ انک ہی انک کہتے ہیں جھوٹھ اور تھمت لگانیکو
حضرت عائشہ کو تھمت منافقین نے لگائی تھی اور بعض مخلصین بھی براہ نادانی
اوس میں شریک ہو گئے تھے شرح اوس قصے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غزوہ بدر میں اور اوس کی غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں تشریف لے گئے
تھے اور حضرت عائشہ آپ کے ساتھ تھمتیں ایک ہو دے میں سوار ہوا کرتی تھمتیں
بعد فراغت پائے اوس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو تھمتانے جات
کے لیے اوٹھ کے باہر گئیں تھمتیں ایک مہرہ اونکے گلے میں تھا وہ کہیں ٹپٹا
راہ سے اوسکی تلاش کو بھی گئیں تلاش میں اوسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا جادہ
ہو دے کے اوٹھا لے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے اونھوں نے خالی
ہو دے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہ اون دنوں کم عمر ستھلی دہلی تھمتیں اس
جسٹ کے خالی بھرے ہوئے کی اوٹھا نیولے کو تمیز نہ ہوئی حضرت عائشہ مہرہ پاس کے
پھر کے لشکر میں جب پونچیں دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہی بدن پر کپڑا پیٹ کر وہاں
لیٹ رہیں اور سو گئیں ایک صحابی کہ صفوان بن مصل اوٹھا نام تھا اونکو آپ کا حکم
تھا کہ جب لشکر روانہ ہو لے تب وہ چلیں اور سب لشکر کے آخر میں اون کا ڈرا
ہوتا تھا تاکہ جو چیز رہ گئی ہو تو اوسکو لیتے آویں وہ وہاں پونچے حضرت عائشہ
اس حالت پر دیکھ کر لانا لکھو ولا تانا لکھو راجعاً چلا کے کہا حضرت عائشہ
آگاہ سے جگ پڑیں اور منہ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ
انہیں سوار ہو گئیں صفوان نے ہمارا اونٹنی کی پکڑ لی اور لشکر میں حضرت عائشہ کو

دوست دیکھ کے فرمایا کہ ای عاتشہ اگر تجھ سے گناہ نہیں ہوا ہی تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کر دے گا
اور اگر گناہ ہوا ہی تو توبہ کر لے اللہ غفور رحیم ہے میں نے اپنے باپ کے کہا کہ تم آپ کی بات
کا جواب دو اونہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں
کہا کہ تم ایسا جواب دو اونہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرے آنسو ٹھہ گئے مینے کہا کہ میں
نہیں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے جو بات سنی اور سکا تمہیں یقین ہو گیا ہو اگر میں کہوں گی
کہ میں بے گناہ ہوں اور خدا تعالیٰ غیب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو تمہیں یقین نہ ہوگا
اور اگر میں اقرار کروں گی حال آنکہ میں بیگناہ ہوں تو تم لوگ یقین کر دے گیو حال کے
مطابق بات یوسف کے باپ کی ہی قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر زبان پر نہیں آیا اسلئے اونہیں یوسف کا باپ کہا حضرت
اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد چاہیے تمہاری باتوں پر مارے غم کے اسوقت حضرت
یعقوب علیہ السلام کا نام لے کر زبان پر نہیں آیا اسلئے اونہیں یوسف کا باپ کہا حضرت
عاتشہ کہتی ہیں کہ میں اپنی ایسی حقیقت نہیں سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید میں وحی
نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے میں خواب کے طریقے پر آپ کو اطلاع
میری بے جرح ملے گی لیکن اللہ تعالیٰ کی کریمی کہ آپ وہیں تشریف لے گئے تھے
کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ
پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنوں میں آپ کو عرف آجائے صاحب
وہ حالت آپ سے منجلی ہوئی تب آپ نے ہنس کے فرمایا کہ ای عاتشہ خدا تعالیٰ نے
تمہاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیتیں لے کر الذین جہاد
بماؤفاق عہدہ چہنکم آخر رکوع تک پڑھ سنائیں میں شکر الہی بجالائی میری ماں
کہا کہ آپ کے پاس جاؤ میں نے کہا کہ اسوقت تو میں اپنے اسد کا ہی شکر کرتی ہوں پھر
آپ نے جا کے اون لوگوں کو جنہوں نے یہ طوفان بڑا کیا تھا اور وہیں شریک تھے طلب
کرب کے اتنی جڑ سے حد قذف کے لگو اسے وہ ایسے حالات کے واقع ہوئے ہیں

کتاب عجیب الہی
میں لوگوں نے نہ جانتے تھے
جنا یا ایک جانتے تھے
نہ میں سے

۴

ایک جمعہ وعین آپ تشریف لیگئے تھے رات کو حضرت عائشہ کا ایک مہرہ گردن کا زبور
گم ہو گیا آپ نے وہاں توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابو بکر حضرت عائشہ
پر خفا ہوئے لگے کہ ایسی جگہ آپ کو ٹھہرا دیا جہاں پانی نہیں ملتا مسلمانوں کو نماز کے لیے
حیرانی ہو اسد جل جلالہ نے آیت تیم کی نازل فرمائی تب اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ
نے کہ اجلہ اصحاب انصار سے تھے کہا کہ یہ بھی ایک بہت تنہا رہی ہو او آل ابی بکر
کہ تنہا رہے سبب ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل
ہوا پھر جب محل کو اوٹھایا وہ گردن بندہ اس کے تیلے نکل آیا قدرت
خدا اس گردن بندہ کے تھوڑی دیر نہ ملنے میں ہی حکمت تھی کہ حکم تیمم نازل ہوا

فصل سولہویں قصہ حدیبیہ کے بیان میں

ایک عمدہ وقائع زمان ہجرت میں قصہ صلح حدیبیہ کا ہی شرح اوسکی یہ ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے کو تشریف لیگئے ہیں اور
آپ نے عمرہ ادا کیا ہی آپ نے خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق کے اور
تمنا بے زیارت خانہ کعبہ سے بیقرار تھے خواب سب نے طیاری سفر کے کی کر دی اور
حضور اقدس نے بھی اور مریدہ طیبہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ متصل کے کے پہنچ گئے
اور قریش نے سن کے کہا کہ ہم ہرگز کے میں آنے نہ دیں گے اور اونٹنی آپ کی کہ قصور
اوسکا نام تھا اور آپ اوپر سوار تھے کے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ
اوسے اوٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصور کی عادت تو بیٹھ جانے کی تھی آپ نے
فرمایا کہ اونٹنی خدا تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر
آپ نے فرمایا کہ الہی قریش مجھ سے جو امور تعظیم خانہ کعبہ کے چاہیں گے میں
کو تا ہی نکرؤں گا یہ کہے اونٹنی کو اوٹھایا وہ اوٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ نے یہاں سے
بھڑکے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کنوئین کا نام ہے اوسکے پاس میدان ہے

۱۔ اس لیے کہ تیمم سولہویں
فصل سولہویں آیت تیم سولہویں
قصہ حدیبیہ کی بیان میں

۴

۲۔ اس لیے کہ تیمم سولہویں
فصل سولہویں آیت تیم سولہویں
قصہ حدیبیہ کی بیان میں

۳۔ اس لیے کہ تیمم سولہویں
فصل سولہویں آیت تیم سولہویں
قصہ حدیبیہ کی بیان میں

کمین اوسنے کہا کہ ای محمدیہ لوگ جو تمہارے پاس جمع ہیں انکا بھروسہ سمجھو تمہیں
 چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ مقولہ اوسکا بہت ناگوار ہوا
 اودنوں نے کہا اَمَّصُصُ بَطْلُ اللَّاتِ اَنْفِیْ عِنْدَہُ جوس بظلمات کا کیا ہم آپ کو
 چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت غصے سے بیتاب ہو گئے لہذا
 فحش زبان پر لائے بظہر کہتے ہیں پارہ گوشت کو جو عورت کی فحش کے اوپر ہوتا ہے
 ہندی میں اوسکا نام مشہور ہے عودہ نے کہا کہ یہ سب بات کئی پھر جب اوسے معلوم
 ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اوسنے کہا کہ اگر تمہارا احسان مجھ پر نہ ہوتا
 جس کا میں نے بدلائمیں کیا ہی تو میں تمہیں جواب دیتا حالت گفتگو میں عودہ رشیدؓ مارا کہ
 پر بار بار ہاتھ اپنا پونچھتا تھا مغیرہ بن شعبہؓ اوسکے ہاتھ میں کو تھی تلوار کی مارنے لگے
 اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عودہ نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ ابھی تک تیری
 مقصدی کی اصلاح سے میں فارغ نہیں ہوا ہوں اور تو مجھے یاد دیتا ہو اور ایک قصہ ایام
 جاہلیت میں حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عودہ نے مشکل اور کی اصلاح
 کی اور عودہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جا کے قریش سے کہا کہ میں نے
 بادشاہوں کے دربار اور اہل تہذیب کو دیکھا ہے جیسا محمدؐ کے اصحاب کو جان ہمار
 اور تابعہ پر ایسی بادشاہ کے تابعین کو نہیں دیکھا اگر محمدؐ کا آپ دہن یا آب بینی کسی پر چھو جائے
 اپنے بدن پر مل لیتے ہیں اور آب وضو کو اس طرح ہر گاہ کہتے ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ اوپر
 آجیس میں کٹ مرین اور جس کام کو آپ فرماتے ہیں ہر ایک جھپٹتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں
 یہ حکم بجالاؤں اور آپ کی طرف تذنگا سے نہیں دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے
 باتیں کرتے ہیں اور مشورت عودہ قریش کو صلح کی ہی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت نہ بھیجیں حضرت عمرؓ سے جانگو
 بطور سفارت کہا اودنوں نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھ سے معلوم ہی مجھ سے

سفارت یعنی بھیجنا
 نہ محمدؐ علیہ السلام

معاملہ اونکا نہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا اور انکے قرابت دار اور حمایت کرنے والے قریش میں بہت سے تھے حضرت عثمانؓ قریش میں پونچھے اور پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کیا وہ اون سے محبت پیش آئے لیکن سہبات پر کہ عمرؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں آنے دین ہرگز راضی نہ ہوئے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو طواف کرو تو تمہیں ہم منع نہیں کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کر لوں بعضوں نے حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ عثمانؓ کو خوب موقع ملا خوشی خاطر عمرہ کریں گے آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ بے ہمارے ہرگز عمرہ نہ کر لیں گے پھر لشکر میں خبر مشور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر میں پکارتے کہدیا آپ یہ خبر سنے بہت جلال و غضب میں آئے اور ایک درخت سمرہ کے نیچے بیٹھ گئے آپ نے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہو کفار سے لڑیں گے اور منہ نوٹریں گے سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان شامی بیعت کی آپ نے باین جنت کہ یہ بیعت خدا تعالیٰ کی جناب میں بہت مقبول ہوئی والی تھی اور اہل بیعت کو درجات عالیا ت ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ بھی اوس بیعت میں شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا اور رسول کے کام میں گئے ہیں اور اپنا بایان ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمانؓ کے لیے ہوا اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت کر لی خدا تعالیٰ اوس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید میں کہن باجہ میں آیت بھیجی **لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا لَهُمْ فَتْحٌ وَنَصْرٌ وَمَعَانٍ كَثِيرَةٌ يَا خُذْوهَا طَوْغًا إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ أَحْكِيمٌ** تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہوا مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے تم سے درخت کے نیچے سو جان لیا

وہ بیعت ضوان

ایک درخت شجرہ داراۃ
میں ہوا اور اوس بیعت میں

اللہ تعالیٰ نے جو اونکے دلوں میں تھا اپنی اخلاص قلبی کو پھر اتارا اطمینان اور چین
 اور پروا و انعام میں دی اونکو ایک شیخ نزدیک اور بہت سی غنیمتیں کہ ہیں گے انہیں
 اور ہی اللہ زبردست حکمت و ملافہ فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہی کہ بعد صلح حدیبیہ
 کے بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اسلئے کہ رضوان یعنی
 خوشنودی الہی اس بیعت کے سبب حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ
 بہت ممتاز ہیں جیسے اہل بدر اور سب کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بشارت جنت کی دی ہے حال قریش کو جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے اور
 شکیل بن عمرو کو حضور اقدس میں بھیجا اور آخر کار بوساطت ہنیل کے صلح ٹھہری یثرب
 کہ اس سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاوین سال آئندہ
 میں اگر عمرہ کریں مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلواروں کے کہ وہ بھی قرابت
 ہوں قراب کہتے ہیں اوس غلات کو جو میان سے اوپر ہوتا ہو اور تین دن سے زیادہ
 نہ ٹھہریں اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصے میں فیمین لڑائی نہ ہو اور
 جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس سے قریش نہ لڑیں
 نہ اوسکے مخالف مکی مدکرین اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ایسا ہی معاملہ کریں حلیف کہتے ہیں عہد موافقت باندھنے والے کو حلفاء اور سب جمع
 ہی اور وہاں بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہم عہد ہوئے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور جو کوئی قریش کی طرف
 کا مسلمان ہو کے مدینہ کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کریں
 دیدیں اور جو کوئی مسلمانوں سے مرتد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے اوسکو
 قریش پھر مذین یہ سب شرط چو کہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانوں کے دسٹے
 کی تینیں اکثر صحابہ کو کہ ملو شجاعت و غیرت سے تھے اور نظر اونکی اون حکمتوں کو جو

ایسی صلح میں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ لین تھیں نہین پوچھتی تھی بہت ناگوار ہوئیں حتیٰ کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات میں بہت طیش کھایا اور حضور اقدس میں جا کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا ہیں آپ نے فرمایا بیشک ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر نہین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہین کہا پھر ہم ایسے دے کیوں صلح کریں یعنی آپ بیشک پیغمبر خدا ہیں پھر ہم لوگ با آنکہ ہم اہی پیغمبر خدا کے اور مستوجب نصرت الہی کے ہیں کفار سے دے کیوں کریں آپ نے فرمایا کہ میں بیشک رسول خدا کا ہوں اور اس کے خلاف حکم نہین کرتا ہوں پھر اونہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کو پونچ کے طوا ن کرینگے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کیا یہ کہا تھا کہ سال میں حضرت عمر نے کہا نہین آپ نے فرمایا کہ سال آئندہ میں اوسکا غلہ دہوگا اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو اون میں جاے اوسکو دے پھر نہین اور اون کے اوحی کو ہم پھر دین سنتے ہی تعجب کر کے حضور میں عرض کیا تھا کہ آپ اس شرط پر بھی راضی ہوتے ہیں آپ نے مسکرا کے فرمایا کہ ہماری طرف کا جو مرتد ہو کے اون میں جا لینگا ہمارے کس کام کا ہو اوسکے پھر لینے میں ہمیں کیا نفع ہی اون میں کا جو ہم میں آویگا اور ہم اوسے پھر دینگے اللہ تعالیٰ اوسکی سبیل کر دیگا حضرت عمر نے پھر جا کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور اوسے بیعت دی جو اب سنا ہر بات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال صلح نہ لکھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سبیل نے کہا کہ ہم رحمن کو نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو مسلمانوں نے کہا ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے یا سبیل اللہ لکھیں گے آپ نے فرمایا کہ یا سبیل اللہ لکھیں ہی لکھو اور

کہ لکھو ہذا ما قاضی علیک محمد رسول اللہ والقریش یسلمناہ ہی فیما بین
محمد رسول اللہ اور قریش کے سبیل نے جو باقی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ
جانتے تو او کو خانہ کعبہ سے نزدکے رسول ایدت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اپنے
فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں حضرت علی سے کہا کہ
لفظ رسول اللہ محو کر کے بن عبد اللہ لکھو حضرت علی نے کہا کہ میں لفظ رسول اللہ
کا محو کروں گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ
کو محو کر کے بن عبد اللہ لکھ دیا آپ امی تھے اس وقت لکھ دینا آپ کا ان الفاظ کو بطور
معجزے کے ہوا پھر صلح نامے کو مرتب کر کے اوسپر گواہیان طرفین کے اشخاص کی
کرالین حال سہیل بن عمرو باقی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اسکا نام تھا مسلمان ہو گیا تھا
اور اوسکے باپ نے اوسے کہے میں پابزخیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام میں
آیا سہیل نے کہا کہ اسے ہمیں دید و تب صلح قائم رہیگی نہیں تو صلح نہیں رہیگی آپ نے
ابو جندل کو دیدیا ابو جندل نے مسلمانوں سے کہا کہ امی جماعت مسلمین کو
مشرکین کے حوالے کیے دیتے ہوا اہل اسلام خلافت شرط صلح کے کچھ کر سکے اور حالہ
بچا کیا کہ اوسکے لیے کوئی سبیل کرے حال بعد اختتام صلح کے آپ نے حکم دیا کہ
اونٹ ہری کے ہمیں قربانی کرڈالو اور بال مونڈا ڈالو صحابہ نے کہ اس صلح
بہت دلتنگ اور کمال مول تھے قربانی کے لیے اوٹھنے اور سر مونڈانے میں تاخیر کی
آپ ہمیں تاخیر سے مول ہو کے رتنا نے میں تشریف لے گئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نے کہ ساتھ تھیں سبب ملال کا پوچھا آپ نے بیان فرمایا اوں خون نے عرض کیا
کہ آپ اپنی ہی قربانی فرماؤں اور حجامت بنوائیں بعد اوسکے پھر کسی کو بحال
تخلف نہوگی آپ نے محل کے اپنی ہی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلا یا تب سب
اصحاب اپنی اپنی ہی کو قربانی کیا اور سر مونڈا یا حال بعد فراغت کے قربانی ہی

اور خلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ میں سورج انا فٹھا نازل ہوئی اور
اوس سورت میں خدا تعالیٰ نے بشارت فتح مکہ کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی
بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا اوسکے لیے
نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ میں اونٹ پر سوار اس سورت کو پڑھ کر خوش
کمال خوشی سے پڑھتے تھے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بیشک ہم نے فتح دینی تھیں
فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح کہ مراد ہو کہ بعد ہونے نقض عہد کے اسی
صلح حدیبیہ کے امور میں آپ نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعض مفسرین لکھا ہے
کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہو کہ وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا ہوئی
حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکہ سے مسلمان ہو گئے اور
اوسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کریں ایک عجب رنگ لائے ایک شخص کہ ابو بصیر
تھا مسلمان ہو کے مدینہ میں پونہ کفار قریش نے دو آدمی اوسکے لیے کو بھیجے
آپ نے ساتھ کر دیا راہ میں مسجد مقام ذی الحلیفہ میں کھانا کھانے بیٹھے ابو بصیر نے
اون دونوں میں سے ایک کی تلوار دیکھ کر کہا کہ تمھاری تلوار تو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہی دیکھو تو سہی اوس نے تلوار دیکھنے کو دی ابو بصیر نے اسی تلوار سے
اوسکے مالک کو قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد
شریف میں پونہ آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہی اوس نے
کہا میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہو گا اتنے میں ابو بصیر بھی وہاں پہنچے
آپ نے فرمایا کہ عجب لڑائی کا بھر کا نے والا ہی خوب ہوتا جو کوئی اوسکا ہوتا یعنی مددگار
اس ارشاد میں یہ ایسا تھا کہ بھاگ جائے اور مکہ میں جو مسلمان کافروں کے پاس
ہیں وہ اس سے جا ملین وہ سمجھا کہ اگر میں ٹھہروں گا آپ مجھے بیشک پھر پھر دین گے
وہ وہاں سے چل دیا اور ایک جگہ پر کہ او دھر سے قافلے قریش کے گذر کرتے تھے چٹھا

قصہ ابو بصیر
اور ان کے بیان کا

پھر جو کہ میں سلمان ہوا وہیں پونچھا ابو جندل بھی وہیں جاے یہاں تک کہ ستر آدمی اور
بعضے کہتے ہیں تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہو گئے اور دوسرے جو قافلہ کفار قریش
کا ٹکڑا لوٹ لینے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگزر سے آپ ہمارے قریب
کا لحاظ کر کے بطور صلہ رحمیہ مہربانی کریں کہ اون لوگوں کو وہاں سے بطور الیوم
آپ نے بلا بھیجا جو فوت نامہ مبارک حکم غلب پونچھا ابو بصیر جو سب پہلے پونچھے تھے
اور سردار اس جماعت کے تھے اور ہوقت حالت نزاع میں تھے اور دشمنوں نے
ہاتھ میں لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینہ میں حاضر ہوئے

فصل سترہویں غزوہ خیبر کے بیان میں

بعد رونق افروز ہوئی حضور اقدس کے مدینہ میں حکم طیار کی کا واسطے غزوہ خیبر کے
ناقد ہوا اور صحابہ میں چرچا ہوا کہ خدایتالی نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے
یہود جو مدینہ میں باقی تھے بہت جلد چکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اوس نے تقاضا
شدید کیا عبداللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو شعم یہودی کے پانچ درم آئے
اوس نے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدایتالی نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے
جب وہاں کے غنائم میں مجھے مال ملے گا تب تیرا قرض بھی ادا کروں گا اوس یہودی
نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کا سا نہ سمجھو خیبر میں دس ہزار مرد جنگی ہیں صحابی نے
خوب اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمیں ہمارے دشمنوں سے ڈراتا ہے
وہ حضور اقدس میں ناشی ہوا عبداللہ نے مقولہ اوس یہودی کا حضور اقدس میں عرض
کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبداللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کر دو لو قرض
عبداللہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑوں میں سے بیجا قیمت تین درم اور دو درم ایک
صحابی سے قرض لیکر قرض ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا انھیں دیا وہ کپڑا

سیدہ زینب
سیدہ العیسیٰ

غزوہ خیر کو گئے وہاں بہت غنیمت اونکے ہاتھ آئی اور ایک عورت قریب اوسی ایو شہم
یہودی کی اونھیں ملی اونھوں نے اوسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ ص لشکر
خیر پر جا پونچے خیریون کو پہلے سے خبر پہونچ گئی تھی اور پرہ رکھتے تھے اور سوا
مسلح ہر شب قلعے سے نکل کر گشت کرتے تھے اوسدن سب سو گئے صبح کو قلعے کا دروازہ
اکرل کر آلات زراعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایون کو دیکھا دیکھنے والے نے پکار کر
کہا محمد و آل محمد یعنی محمد ص پورے لشکر آپونچے ف غمیس پورے لشکر کو ایسے
کہتے ہن کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہی جس میں پانچون ٹکرے لشکر کے ہون مقدرہ
ساقہ ہمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہن اگلے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو
اور مینہ داہنی طرف والا اور میسرہ بائیں طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس میں
سردار ہوتا ہی یہ کہتے ہن لوگ جھٹ پٹ قلعے میں گھس گئے اور دروازہ قلعے کا
بند کر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیر میں ستھ
سب قلعے بتدریج مفتوح ہو گئے مگر بعض قلعے ولے خوب لڑے حال ایک قلعے
لڑا تھا آپنے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو میں نشان دیون گا کہ خدا اوسے
دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ہاتھ پر فتح دیا صبح کو لوگ
منتظر تھے کہ یہ دولت کسے نصیب ہو آپنے حضرت علی کو پونچھا وہ بسبب عارضہ در چشم
کے حاضر نہیں ہوئے تھے لوگوں نے یہ عذر اونکا بیان کیا آپنے اونھیں بلوایا جب و
آئے آپ دہن مبارک اونکی آنکھوں میں لگا دیا فوراً آنکھیں اونکی اچھی ہو گئیں اور نشان
اونکو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علی مع لشکر متعین قلعے پر گئے اور خوب
لڑائی سخت کی اور مہر جب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تھا اوسکو جاتے ہی حضرت
علی نے مقابلے میں قتل کیا اور اوسدن سات آدمی رئیس اور دلاور یہود کے حضرت
علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے حال کتب تواریخ میں ہی کہ حالت لڑائی میں

بسم اللہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ
مفتی محمد رفیع الدین

کے وہیں تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آسنے سے بہت خوش ہوئے اور استقبال کر کے حضرت جعفر سے معافہ کیا اور اونکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں کہ نہیں سکتا کہ میں فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آسنے اور حضرت ابو موسیٰ اشعرمی مع اشعرمیین کے بھی خیبر میں آئے اسی کشتی پر جیسے حضرت جعفر آئے تھے اور حضرت احمہ بنت جحیس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوروں کی ایک ہجرت ہو اور تمہاری اسی کشتی والو دو ہجرتیں ہیں فوج و جنود ہجرتوں کی ظاہر ہے کہ وہ کشتی مہاجرین مہذبہ کی تھی پہلے مکے سے جتنے کو ہجرت کر گئے تھے پھر وہاں سے مدینے کو ہجرت کر آئے اور ابو موسیٰ اور اون کے ہمراہین کو سبب ہر اہی مہاجرین مہذبہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودیہ نے کہ جو سلام بن مشکم کی نام اوسکا زینب بنت حارث تھا خیبر میں گوشت بکریکا پکا کھیا اوسنے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے سو اوسنے دست ہی کے گوشت میں زہر داخل کیا اور حضور اقدس میں بھیجا آپ نے ایک قہقہہ منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اس نے سنا مجھ سے کہدیا کہ مجھ میں زہر ملا ہے ایک صحابی نے اوس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا اونکا انتقال ہو گیا آپ نے اوس یہودیہ کو بولا کہ پوچھا اوس نے کہا کہ میں نے زہر اس لیے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوں گے ہم آپ کی آفت سے نجات پاویں گے اور جو پیغمبر ہوں گے آپ کو معلوم ہو جائیگا اور کچھ ضرر نہ ہوگا اور آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور حضور نے کھانا کھا کہ اوسے قتل کیا جو من اوس صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے جمال گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیاں چلوں پر چڑھیں تھیں آپ نے پوچھا کیا پکٹا ہے عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہے اور ہانڈیاں لعن اللہ علیہا اور متھے کے لیے بھی غزوہ خیبر میں منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ

وہ کشتی جو مدینہ سے تھی

دیکھو کہ کشتی کی شکل

سے روایت ہو اور استبصار کتاب شیعہ میں بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث
تحریم منع کی حضرت علی سے نقل کی ہو لیکن منع غزوہ اوطاس میں پھر مباح ہوا
پھر حرام ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منع حرام ہو قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے
فصل اٹھارہویں عمرہ القضا کے بیان میں

بعد ایک مدت سال کے صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرہ القضا کے مکہ
کو مع اصحاب کے تشریف لگے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ میں جو ساتھ تھے
وہ ضرور عین کے میں پہنچے عمرہ کیا وہاں حضرت یمونہ بنت حارث سے نکاح
کیا بعد تیسرے دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کوچ کر جاویں آپ نے
فرمایا کہ میں اگر ٹھہر جاؤں تو تم لوگوں کی دعوت بطور دلیلی کے کروں! وہ فرمایا
کہا کہ ہمیں تمہاری دعوت منظور نہیں آپ کوچ کر جاویں آپ نے ہاں اسی دن مکہ کو روانہ ہوئے
فصل انیسویں اسلام خالد بن الولید کو عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں

پہلے زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہی کہ خالد بن الولید اور عمرو بن العاص
اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ تھے کہ صاحب مفتاح کعبہ تھا کہ سے مدینہ میں آگے
مشرق باسلام ہوئے آپ نے ان کے آئینے باب میں ارشاد کیا تھا کہ مکہ نے اپنے
جگر گوشے مدینہ کو پھینک دیے مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمرو بن العاص سے روایت
ہو کہ جب میں اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز
فرمایا میں نے ہاتھ کھینچ لیا آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہوں آپ نے
پوچھا کیا شرط ہو میں نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاویں آپ نے فرمایا میں
نہیں معلوم ہوا کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہو اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہو
آپ اگر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کر کے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے
کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر میں انھیں نہانے کی حاجت ہوئی سردار

انگوٹھ بیان دور کین حال ہر قل کے پاس جب نامہ مبارک پونہجا اوس نے بظہیر رکھا
 اوس نامے میں یہ تھا یہ خط ابو محمد رسول اللہ کی جانب سے ہر قل سردار روم کو ہم
 تمہیں اسلام کی طرف بلا تے ہیں اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نمانو گے تو تم پر تمہاری
 رعیت کا بھی گناہ ہو گا پھر یہ آیت لکھی تھی يَا هَلْ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلَى كَلِمَةٍ
 سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نَشْرِكَ لَهُ شَيْئًا وَلِكَلِمَةٍ
 بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَكْرَبًا بَايَعْنَا دُونَ اللّٰهِ كَانَ تَوَكَّلُوا فَقُولُوا الشَّهَادَاتِ يَا كَلِمَةً
 اسی کتاب والو اور طرف ایسی بات کے جو برابر ہو ہمارے اور تمہارے درمیان کہ
 نہ پوجیں سوا اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہراویں بعضے ہمارے بعضوں کو رب سوا
 اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں حج بخاری
 میں ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں مع ایک قافلے قریش کے اون دنوں شام
 میں تھا جب خط آپ کا پاس ہر قل کے پونہجا اوس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص
 کے وطن کا کوئی آدمی بیان ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمراہیوں
 کے لے گئے اوس محلے کے کہا جو ادنی سے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبتر
 ہو وہ آگے ہونٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہونٹھے پھر اوس نے ترجان سے
 یعنی اوس آدمی سے جو عربی اور رومی دونوں زبانیں جانتا تھا اور بادشاہ کی
 باتوں کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتوں کا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا
 کہ اوسکے ساتھیوں سے کہدو کہ یہ کچھ جھوٹے کہے تو تم بتا دیجو پھر ہر قل نے پوچھا کہ یہ
 شخص جو تم میں دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہی نسب میں کیسا ہی ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلیٰ
 پھر پوچھا کہ دعویٰ نبوت سے پہلے تم نے کبھی کسی بات میں اوسے جھوٹا پایا یا نہیں کہا
 نہیں پھر پوچھا کہ اوسکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا ابوسفیان نے کہا نہیں پھر
 پوچھا کہ اس سے پہلے تم میں کسی نے دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا کہا نہیں پوچھا کہ اوس دنوں

بیان حال ہر قل
 وصول نامہ مبارک

نے بیشتر اہلک اور لک کیا ہی یا غریبوں نے کہا غریبوں نے پوچھا جماعت او کی اور بڑی
 بڑھتی جاتی ہی یا کم ہوتی جاتی ہی کہا بڑھتی جاتی ہی پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہو
 بسبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بھی ہو جاتا ہو کہا نہیں پوچھا لڑائی میں ہمیشہ تم
 غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبھی ہم غالب رہتے ہیں کبھی وہ پوچھا خلافت عہد بھی کتنی
 یا نہیں کہا نہیں اور اچھا ہے اوسکے درمیان میں عہد ہوا ہی دیکھیں خلاف او کی
 کرتے ہیں یا نہیں ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سالے سوال جواب میں سوا
 لا و نعم کے میں اور کوئی بات بڑھانے کا سوا اتنی بات کے جو اخیر جواب میں بڑھائی
 اور چونکہ ابوسفیان اُن دنوں کا فرستادہ بھی اُس وقت کے حال میں بیان کیا کہ جسے
 دُر اس بات کا تھا کہ اگر کچھ جھوٹھ کون گا مشہور ہو جائیگا نہیں تو میں جھوٹھ بھی کہتا
 بعد افسار حالات کے ہر قل نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب میں تم نے کہا کہ پیغمبر
 نسب میں اعلیٰ ہیں سو اسد جل جلالہ پیغمبر عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور جب آدمیوں
 کے معاملے میں اوسنے کبھی جھوٹھ نہیں بولا تو تعجب ہو کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹھ بانڈ
 اور اگر باپ دادے میں اوسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اسے پہلے سے پہلے
 باپ دادے کا ملک لینا چاہتا ہو اور اگر پہلے کسی نے دعویٰ پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا
 کہ تقلید سابق دعویٰ کرتا ہو اور تاہم پیغمبروں کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہیں
 اور اسد تعالیٰ روز بروز جماعت او کی بڑھاتا ہو اور جب خلافت دین حق کی میں
 آجاتی ہی پھر آدمی اوس دین کو نہیں چھوڑتا ہی اور لڑائی میں بھی ہی حال ہوتا ہو
 کہ کبھی دشمن پیغمبروں کے غالب ہو جاتے ہیں اور آخر کو غلبہ پیغمبروں کو ہی ہوتا ہو
 اور خلافت عہد بھی انہیں کرتے پھر ہر قل نے کہا کہ ان باتوں کا حکم دیتے ہیں
 ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا رکوع کا اقارب سے سلوک کرنے کا حرام سے بچنے کا ہر قل
 نے کہا کہ اگر جو باتیں تم نے بیان کیں سچی ہیں تو وہ پیغمبر ہیں اور جو میں بھیج سکتا تو

اوپر کے حضور میں حاضر ہوتا اور جو زمین وہاں ہوتا اس کے پانوں دھوتا اور غریب جہان کے
قدم بہن یہاں اونکا ملک ہو جائیگا ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے
کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ و زور و مال سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے کے کہ ابی کبشہ جلیلہ آپ کی طرف سے
کے شوہر کا نام تھا حال ہر قل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بخوبی آگئی تھی اور اس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طبع بادشاہی نے
اسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اس نے سب نصاریٰ کو شہر جھن کی کوٹھی
میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر ایسا
نکرانے ملک تم سے چھن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے
بھگن جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہر قل نے کہا کہ
میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین
مضبوط ہو تب سچا آدمی نکلا حال ایک شخص مضطرب نام علانے نصاریٰ میں بہت متحمم
اور کرم اس کے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہر قل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ وجہ بکلی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان
لاوے گا تو سب نصاریٰ ایمان لا دیں گے انھوں نے جا کر اس سے احوال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے
پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہاں بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور
کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جسکی عیسیٰ نے خبر دی ہو
اور جسکی کتابوں میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے
اور مارتے مارتے اسے مار ڈالا ہر قل نے یہ حال سننے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

[illegible]

کرینگے اگر میں ایمان لاؤں وہ بڑے بڑے علمائے نصاریٰ اور اکثر بادشاہوں کے
 ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جتنکے توفیق ایزد تعالیٰ
 ہوئی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپ کی اور
 دل میں آگئی محروم ہے اور ہجیر اور نسطور اور نجاشی ایک بادشاہ جسے کا تھا
 کہ ذکر ادھکا اور پرہیچکا اور ہرقل اور ضغاطر کا یہاں ذکر ہوا اور بیشمار ایسے تھے
 اور علمائے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اوسکے
 ایمان لائے اور بہتر سے یا وصف یقین کرنے آپ کی نبوت کے سبب حسد اور
 حسد جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی ملک جسے
 کا تھا لجزیرہ یمنی نامہ مبارک کے ایمان لایا اور کمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
 بے تعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور موزے وغیرہ
 تحفہ دہرایا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام صحیح تھا ہر بادشاہ جسے کو نجاشی
 کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد میں مہاجر ان حبشہ حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ
 مکے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سنہ میں اپنے مدعیہ
 میں خبر موت بیان فرما کے نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی اور نکاح ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ
 کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کر گئیں تھیں بعد انتقال اوس شوہر کے اسی
 نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی
 بعد جو نجاشی ہوا تھا اوسکو بھی آپ نے نام لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہیں ہوا کہ الی
 الواہب حال متوفی بادشاہ مصر و اسکندریہ بوقت پہونچنے آپ کے نام کے بہت
 تعظیم کی اور تحفہ اور دہرایا آپکو بھیجے دو لونڈی ماریہ قطیبہ اور شیرین کہ ماریہ آپ کے نصف
 مین رہیں اور ابوجہیم بن رسولی اللہ علیہ وسلم اوسکے بطن سے پیدا ہوئے
 تو ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تھا بغلہ اون دہرایا کے تھے حال پر وزیر کے پاس

بیان حال نجاشی
 وصول شد مبارک

نارہ مبارک پونہجا اوس سے جب دیکھ کہ عنوان نامے میں لکھا ہو منہ منہ لکھی
 رسول اللہ الی اکسری عظیمہ فکر میں بہ خط محمد رسول خدا کا ہی کسری سردار فارس
 کو جھجلا کے نارہ مبارک کو بھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور
 باذان اوسکی جانب سے ملک میں کا صوبہ دار تھا اوسکو کھنچ لیا کہ دشمن جو دعویٰ
 پیغمبری کا کرتے ہیں انکو یہاں بھیج دے دو آدمی تیز چالاک اوسکے پاس بھیج دے
 کہ اوسکو لیاوین باذان نے دو آدمی دینے کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم ان دونوں
 آدمیوں کے ساتھ کسری کے پاس پہلے جاؤ وہ دونوں حضور اقدس میں حاضر ہوئے
 دارلہیان موندین موچھین بڑی آپ نے اذان سے پوچھا کہ تمہیں ایسی صورت بتا
 کئے حکم دیا ہو اونھوں کہا ہمارے رب کسری نے آپ سے فرمایا کہ میرے رہنے
 تو مجھے یہ حکم دیا ہو کہ دارلہی رکھو موچھین کتراؤ اذان دونوں شخصوں کے دل میں اگرچہ
 عجیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ جن اوجھا تھر تھراتھا لیکن لگتا اونھوں
 بے باکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسری کے چلے چلو نہیں تو کسری کا مزاج بہت بڑا ہو
 وہ تمھارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا آپ نے دونوں سے کہا کہ ٹھہرو کل آئو مسج
 کو اذان دونوں سے کہا کہ رات شیریو یہ لے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
 مشکل کی اور دسویں جمادی الاولیٰ سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوئے باذان کے پاس
 پونہچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہو تو وہ بیشک پیغمبر ہیں اور سب
 لوگ سے پہلے میں مسلمان ہوں جاؤں گا اونھیں دنوں نامہ شیریو کا بنام باذان اس
 مضمون کا پونہجا کہ پرویز ظالم تھا لہذا میں نے اوسے قتل کیا اور تمکو تمھارے عہدے
 پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعویٰ پیغمبری عرب میں کرتے ہیں اوان سے کچھ تعرض مت کرو
 جب تک میرا حکم اس باب میں نہ پہنچے باذان اوسی وقت مع اپنے دونوں بیٹوں کے
 مسلمان ہو گیا اور سب اہل میں اور فارس جو وہاں تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلی

بجائے

علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی و کسری نے جو نامہ مبارک بھجوا ڈالا آپ نے اوسکے لیے یہ برد دعا کی **اَللّٰهُمَّ مَزِفْهُمْ مَزْفًا مَّزَقًا** یا اسد پاش پاش کر دے اوسکو یعنی خاندان کسری کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے ہوا کہ خاندان کسری کی سلطنت جو ہزار سال سے چلی آتی تھی اور ایسی بڑی سلطنت پردہ زمین پر کوئی انتھی بالکل پاش پاش و نیست نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانے میں نام و نشان اوسکی سلطنت کا نہ رہا اور ہر قل نے جو نامہ مبارک کو تعظیم رکھا ملک اوس کے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر ملک اوسکا اہل اسلام کے تصرف میں آگیا لیکن بالکل سلطنت اوسکی نہ ہوئی

فصل کہ سوین یہ حضرت ابو عبیدہؓ کے بیان میں جس میں سمندر عربی لشکر کو شکست دے دی تھی
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفیں اٹھاتے تھے بعض مرتبہ جہاد میں بسبب قلت توشے کے یہاں تک فوبت پونہچی کہ در خون کی تھی جھاڑ جھاڑ کے کھائی وہ غزوہ ذات المجبط کھاتا ہی خط کہتے ہیں بتی جھاڑنے کو اوس لشکر کے حضرت ابو عبیدہ سردار تھے توشہ اوس میں نہ رہا سمندر کے کنارے پرست جلا جاتا تھا سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عنبر اوسکا نام ہی کنارے پر لشکر کی طرف پھینک دی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا قوت اوس سے رہا لشکر میں تین سو آدمی تھے اوس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہ نے کھڑی کر لی تو بہت اونچا شتر اوسکے تلے سے نکل گیا اوسکی آنکھ کے حدتے میں منوں آنا خمیر کیا کرتے تھے صحابہ نے بعد معاد دت کے دسینے میں آپ اوس مچھلی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جو تمہیں رزق دیا یہ کھاؤ اور اگر کچھ اوس میں باقی ہو تو مجھے بھی دو میں بھی کھاؤن چنانچہ کچھ گوشت اوس مچھلی کا حضور اقدس میں بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا

فصل بانی سوین غزوہ موتہ کے بیان میں

ایک قاصد کو آپ کے راہ میں شہر موتہ کے حاکم شریشل نے قتل کیا وہ قاصد حضرت عمرؓ

مجبور

مجبور
سرد کا نام غزوہ موتہ کی

لفظ
بانی سوین
غزوہ موتہ
کا ذکر کیا
آپ نے فرمایا
کہ خدا تعالیٰ
نے جو تمہیں رزق
دیا یہ کھاؤ اور
اگر کچھ اوس میں
باقی ہو تو مجھے
بھی دو میں بھی
کھاؤن چنانچہ
کچھ گوشت اوس
مچھلی کا حضور
اقدس میں بھیجا
اور آپ نے تناول
فرمایا

خبر
غزوہ موتہ

تھا تاہم آپ کا حاکم بھڑی کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قافلے
 لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو
 جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ شہید ہو جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ کو امیر کچھو اور جو
 وہ بھی شہید ہو جاوے تو مسلمان ایک کو مسلمانوں میں سے امیر کر لین ایک یہودی
 نے یہ سن کے کہا کہ اگر انبیاء بنی اسرائیل میں سے کوئی اس طرح نام لیتا تو وہ
 سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں بھی دیا ہی ہوا جب
 لشکر وہاں پہنچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھ آدمی سے زیادہ اس کے
 پاس ہو گئے مسلمانوں کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ ہوا کہ لڑائی میں توقف کریں
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجے مرد کے لکھن پھر یہ بات قرار پائی
 کہ ہمارا لڑائی میں کچھ نقصان نہیں اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر فتح ہوگی
 تو عین مراد ہی اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور
 شجاعت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر
 حضرت جعفر نے علم لیا اور داپٹے ہاتھ میں اس کے علم تھا وہ کٹ گیا تب انھوں نے
 علم اسلام بائیں ہاتھ میں تھا وہ بھی کٹ گیا تب انھوں نے علم کندھوں اور
 بازوؤں کے زور سے تھاما آخر کار شہید ہوئے اور علم حضرت عبد اللہ بن رواحہ
 نے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
 امیر کیا اور انکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری میں ہے کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا تھا
 کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے
 پھر عبد اللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے
 نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھوں سے جاری تھے

جنت

فقط اسد جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مہینے میں سینٹھے ہوئے آپ نے ستر کو س سے زیادہ دور کا حال دیکھنے کے بیان فرمایا۔ پہلی امارت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی میں ملی اور تب سے ہی خطاب سینٹ اسد کا ملا اور حضرت جعفر کے حق میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ انھیں دو پرے ہیں فرشتوں کے ساتھ بہشت میں اور رستے پھرتے ہیں لقب ان کا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہو خلافت کی راہ میں دونوں ہاتھ کھٹے تھے اس کے بدلے میں انھیں پرے آپ عبداللہ بن جعفر کو پکارتے تھے یا ابن ذی الجناحین اسی بیٹے دو پر دلے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر آدمیوں کو عیش کھانا پکانا اتفاق نہوا ہو گا اور گھر کھانا بھیجے اور میں بنی او کی تعزیت کے لیے مسجد میں بیٹھوں گا۔

فصل تیسویں غزوہ فتح مکہ کے بیان میں

جب اسد جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر ذلیل ہو کر جزیرہ عرب سے نیست و نابود ہو جاوے سامان اس کا یہ ہوا کہ خزاہ کہ عہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح حدیبیہ میں ہو گئے تھے اور بنی بکر کہ عہد میں قریش کے ہو گئے تھے آپس میں لڑے اور زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شیخون خزاہہ چار اعراس آدمی اول میں سے مارے گئے اور قریش نے ان کی خفیہ مدد کی بلکہ عکر مہ بن ابی جہل غزوہ یمن سے سردار خود بھی منہ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت باطلہ الہی خبر ہوئی بلکہ خزاہہ کے رجز کہنے ولے نے اسی وقت رات میں آپ کو پکارا اور آپ سے استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا تعالیٰ نے اس کی آواز پونچھائی سچے اس کا جواب دیا لنگ لنگ لنگ اور اس وقت آپ زنا نے یمن وضو کرتے تھے حضرت میمونہ نے جگہ حجرے میں آپ تھے لبیک آپ کا سن کے پونچھا کہ کس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ راجز خزاہہ کا مجھے پکارتا ہو اور مجھ سے فریاد کرتا ہو

لے اور بنی بکر کے آدمیوں کو عیش کھانا پکانا اتفاق نہوا ہو گا اور گھر کھانا بھیجے اور میں بنی او کی تعزیت کے لیے مسجد میں بیٹھوں گا۔

کہ قریش نے جو بکر کی مردکی کہ وہ ہم پر شیخون لائے اور آپؐ نے نبی کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات خزامہ میں ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا لگان ہو کہ قریش عہد شکنی پر جرات کرینگے حال آنکہ تم لوہار نے اونہیں فنا کر دیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اونہوں نے عہد توڑا اسیلئے کہ خدا تعالیٰ کا اونہیں ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد عمر بن سالم خزاعی نے حضور اقدسؐ میں پہونچ کر درود پڑھا کے سب حال نظم میں عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبر ہوگی تو بیشک فوج کشی کرینگے اور ابوسفیان کو حضور اقدسؐ میں بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صبح کی اور کچھ زیادہ کر لادے ابوسفیان درمے کو گیا ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی ازواج مطہرات میں تھیں پہلے اونکے پاس گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے پچھونا پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھے پچھونے پر بیٹھنے نہیں دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک سے بھڑے ہو یہ بوریا جناب سید الطاہرین کے بیٹھنے کا ہی اسیلئے پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیری خبر بدل گئی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہو اور ای باپ تو سردار قوم کا ہو اور عقل کا دعویٰ کرتا ہو اور مسلمان نہیں ہو جاتا ہو اور پتھر دن کو پوجتا ہو ابوسفیان نے کہا کہ تعجب ہو کہ تو نے میری بھڑکتی کی اور مجھے کہتی ہو کہ باپ دادا کا دین چھوڑ دو دن اور ناخوش ہو کے وہاں سے اوٹھ آیا اور حضور اقدسؐ میں جا کر تجدید عہد کے لیے گفتگو کی آپؐ نے کچھ جواب فرمایا بعد ازیں حضرت ابو بکرؓ سے جا کر اپنا مطلب کہا حضرت ابو بکرؓ نے عذر کیا اور کہا میں اس باب میں گفتگو نہیں کر سکتا اور حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج میں ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت سبالت کیا کہ کچھ مذہب بتاؤ حضرت

علیؑ نے کہا کہ تم مسجد شریف میں آپ کے سامنے کھڑے ہو کے پکار کے کہدو کہ میں نے قریش کو امان دی محمدؐ میری امان نہ توڑینگے تم بڑھے آدمی سردار قریش کے ہو طرح کہدو ابوسفیانؑ نے کہا کہ اگر میں اپسا کروں تو مفید ہو گا حضرت علیؑ نے کہا کہ یہ میں نہیں جانتا جو بات میرے خیال میں آئی سنو میں نے کہدی ابوسفیانؑ نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف میں مجھ کو اسی طرح کہدیا بعد ازاں کے کوروانہ ہوا وہاں پہنچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سبھوں نے بہت نظر دین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیاری کرتے اور علیؑ نے تجھ سے ٹٹھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گزرا ہندو زور ابوسفیانؑ نے کہ بہت بان تھی بھی بہت سخت اور علامت ابوسفیانؑ کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیارے لشکر کشی کی کے پر فرمائی اور خبریں بند کر دین کہ قریش کو آپ کے عزم کی خیر نہو چاہے اونسے سر پر جا پونچھیں حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپ کے عزم کا حال دین میں تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے کوروانہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس حال سے آپ کو مطلع فرمایا آپ نے حضرت علیؑ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلا فرمایا کہ جھپٹ کے گنے کی راہ پر روضہ خاخ نمک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط کے جاتی ہی اوسے لے آؤ یہ قینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ نمک کہ ایک جگہ کے کی راہ میں ہی پونچے وہاں ایک عورت ملی تلاشی میں اوسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اوس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹھ خبر تو نہیں دی ہی خط تیرے پاس بیشک ہی اگر تو مجھے مذہبی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب اوس نے سر کے بالوں کے جوڑو میں سے خط نکال کے دیا حضور اقدس میں لے آئے اوس خط میں لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جوار تم پر آتے ہیں اور اگر وہ تمنا بھی تم پر قصد کریں تو خدا تعالیٰ

فصل خط حاطب بن ابی بلتعہ

مجبور

وہاں حاطب کا خط
خدا علی بن ابی بلتعہ
باسمہ تعالیٰ
عین ملک و زمانہ
سند رحمہ اللہ علیہ

اور کو تھرا غالب کرے تم اپنی فکر کر اپنے طالب کو ہا کے حال پوچھا اور سنون سنے
 اقرار کیا اور کہا کہ میں نے یہ کام براہ راست ادا نہیں کیا بلکہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اور سب
 مہاجرین کی کے میں ایسی قرابت ہو چکی جہت سے قریش اور مکے وہاں کے وہاں
 کے اقارب اور عیال و اطفال کی محافظت کر سکنے اور میں ذات قریش میں سے
 نہیں ہوں جس سے وہ میرے عیال و اموال کی محافظت کریں اور یہ میں جانتا
 ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دیگا میرے اس لکھنے سے کچھ نثر نہ ہوگا آپ نے فرمایا سچ
 کہتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا
 کہ اے عمر یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہیں جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک توجہ جہاد
 کی اہل بدر پر اور انھیں کہا اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی جو تمہارے
 ہی میں آؤں کرو میں نے تمہیں بخش دیا یہ سب حضرت عمر پر رقت طاری ہوئی
 روئے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی اور اپنے طالب بن ابی
 کوز خشت کر دیا کچھ سزا ندی حامل اپنے مع لشکر مہاجرین و انصار و دیگر قبائل
 خرب کے کوچ فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر میں تھے مہاجر کوچ کوچ روئے
 ہوئے واہ میں حضرت عباسؓ نے کہ ہجرت کیے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس کی ہجرت آخری ہی جیسے میری نبوت آخری
 ہی اور حضرت عباس سے آپ نے فرمایا کہ سہاب مدینے کو بھیج دو اور تم ساتھ
 چلو جب قریب کے کے پونچے منزل منزل انظر ان میں آپ نے ارشاد کیا رات
 میں کہ ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا لشکر
 میں آگ روشن کیا کرتے تھے موافق اس کے آپ نے یہ حکم دیا حضرت عباسؓ نے
 یہ خیال کیا کہ اگر ایک بار لگی یہ شکر کے پر پہنچ جائے گا قریش سب تباہ ہو جائے
 لشکر سے ٹکڑا جائے کہ روانہ ہوئے کہ کوئی اگر مجھ سے تو زبانی اسکی قریش کو

نسخہ نسخہ نسخہ
 نسخہ نسخہ نسخہ

نسخہ نسخہ نسخہ
 نسخہ نسخہ نسخہ
 نسخہ نسخہ نسخہ
 نسخہ نسخہ نسخہ

کہلا بھیجین کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صحت کر لیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم ہیں اگر
بتفرغ و نیاز مندی پیش آویں گے آپ رحم فرما دیں گے اودھر سے ابوسفیان اور کریم
بن حزام اور بیل بن ورقاؤس طرف کو آئے تھے کہ لوگوں نے خبر میں دریافت
کر لے کہ بھیجا تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر کشی کا اونہیں خوف تھا مگر کچھ حال معلوم
نتھا جب پشتہ مر الظہرائی چڑھے آگ کی روشنی دیکھ کے متحیر ہوئے آپس میں گفتگو کر کے
بہل لے لے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہی ابوسفیان نے کہا اونکی جماعت اتنی نہیں ہے کہ
اتنی آگ اہلکے لشکر کی ہو حضرت عباس وہاں پہنچے اور اونکی باتیں سنیں اور ابوسفیان
کی آواز پہچان کے اوسکو پکارا اور اوسنے اونکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے
حال کہا بلکہ اوسے اپنے ساتھ لشکر میں لے گئے ابوسفیان کو حضرت عمرؓ نے دیکھ کر جا
کہ اوسے قتل کرین حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہو حضرت عمرؓ نے کہ حضور
اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان کی نہ لین حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہنچے
حضرت عمرؓ نے حضور میں پہونچکے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور کافران
آتا ہی حکم ہو تو اوسکی گردن ماروں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہو حضرت
عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں سبب میں گفتگو ہونے لگی آپ نے دونوں کو روک دیا اور
حضرت عباس سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے میں رکھو صبح لے آؤ صبح کو حضرت
ابوسفیان کو حضور اقدس میں لے گئے آپ باخلاص پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس ابوسفیان
ابنک تو نہیں اعتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہیں ابوسفیان نے
کہا میرے ماما آپ پر خدا ہوں آپ بڑے رحیم اور کریم ہیں باوصف میری جیسی
عداوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہیں نہیں تو ہمارا
مرد کرتا آپ نے فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری تصدیق کرے پیغمبری کی
نے تامل کیا حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہیں ایمان لاؤ نہیں تو عمرؓ

عجلہ فرمادینا
فیصل بن حزام
اور ابوسفیان
باب دوم
فصل نویسویں
حج کے بیان میں
اس فصل کے
موضوعات

ابھی تمہارا سر کاٹے گا ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازیں آپ سے ابوسفیان رخصت ہو کے روانہ ہوا حضرت عباس نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہیں ابوسفیان کے مین جا کے مرتد نہو جائے آپ اسے جاہلے نہ بھیجیے اور سب شکر اور سکود کھایا جائے کہ بہت اسلام کی اس کے دل میں سما جائے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہی ابوسفیان کو ٹھہرا لو اور سارے لشکر کو اسے دکھاؤ حضرت عباس نے ابوسفیان کو بھیجے اس کے جاہ کے بلایا اور اسے لیکے اسی جگہ جا بیٹھے جہاں سے سب لشکر کا مرد رہا ابوسفیان کے سامنے دسائے سواروں کے اور غول پیدلوں کے الگ الگ ساتھ اپنے امیرون کے کھنکھنے لگے ابوسفیان کی آنکھیں کھل گئیں حضرت عباس سے کہنے لگا کہ تمہارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہو گئے حضرت عباس نے کہا بیغمیری ہی یا بادشاہی عرض کہ ابوسفیان نے سب شکر دیکھا حضرت عباس نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نود اور نکلور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہے کچھ اس کے لیے ایسی بات ارشاد ہو جائے جس میں اس کا فخر ہو آپ نے فرمایا مَکِّي دَاخِلٌ اَزْ اَيِّ سُفْيَانَ فَهَوُ اَصْرَجٌ یعنی جو داخل ہو ابوسفیان کے گھر اسے امان ہی اور آپ نے فرمایا جو حرام میں داخل ہوا اسے امان ہی جو ہتھیار ڈال دے اسے امان ہی اور جو دروازہ اپنا بند کر لے اسے امان ہی بعد ازیں مویک ہما یون داخل کہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تم سے نہ کرے قتال نہ کرو ایک جانب سے عکرم بن ابی ہل اور صفوان بن امیہ تجھے جماعت لیکر مقابل ہوئے اس جانب لشکر حضرت خالد بن ولید کا تھا اونھوں نے ان سے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانوں نے مار مار تے قریب دروازہ مسجد حرام تک کا فو کو پونچھ پایا چوبیس آدمی مار دیے میں سے بیس بنی بکر کے اور چار ہزہیل کے مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے

ابن کلابی در بیانوں
کہ فضیل کے سوا کوئی نہیں
نہیں اور میں نے ابی بن ہریرہ
کہ قمر السکون میں بیان کیا

حال ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے یہ خبر سکر قسم فرمایا اے صحابہ کو تعجب
 ہوا آپ نے وجہ تبسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت میں چلے
 جاتے ہیں اس سے ساجین کا تعجب اور زیادہ ہوا اس واسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور
 کافر کا بہشت میں جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہو جانا بہت دشوار جانتے تھے
 مگر آپ کی پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہو گیا چنانچہ
 آگے اسکا ذکر شرح آویگا حال ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور اقدسؐ میں استغاثہ ہوا کہ خالد ایسا کہ کو قتل
 کیے دہلتے ہیں آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہہ دے اِرْفَعْ عَنْهُمْ السَّيْفَ
 تلوار قریش سے اٹھا لو اس نے جا کے کہا ضَعْفِیْہُمْ السَّيْفَ یعنی تلوار قریش میں
 رکھو خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل میں گرمی کی یہاں تک کہ شتر آدمی کا قتل ہوئے
 آپ نے خالد پر عتاب کیا اور سببِ ممانعت حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم نہ تھا
 اکامین پونچھا بلکہ حکم قتل کا پونچھا تھا آپ نے اس شخص حکم لے جانے والے سے پوچھا اس نے
 کہا کہ راہ میں ایک شخص مہیب راسمان پر پائون زمین میں مجھے ملا اور اس کے ہاتھ میں ایک
 حربہ تھا اس نے مجھ سے کہا تو یوں کہہ دے ضَعْفِیْہُمْ السَّيْفَ یعنی قریش پر
 شمشیر زنی کرو نہیں تو میں تجھے اس حربے سے قتل کروں گا مجھ پر ایسا عتاب
 ہوا کہ سو اس بات کے کچھ کہہ سکا معلوم ہوا کہ شخص مہیب فرشتہ تھا اور منظورِ جناب
 ایزدی یہ تھا کہ شتر آدمی مقتولانِ احد کے برابر قتل ہو جاوے اس لیے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بروزِ اُحد جبکہ حضرت حمزہؓ چچا آپ کے شہید ہوئے تھے کہا تھا
 کہ میں اگر قریش میں پر قابو پاؤں گا شتر آدمی ادون میں سے قتل کروں گا سو خدا تعالیٰ
 نے آپ کی بات کو سچا کر دیا یہ قصہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوة میں ہی حالِ ابوقت
 داخل ہوئے مکہ کے آپ نے بنظر تواضع جناب ایزدی سر مبارک بہت جھکا دیا

مجدد

مجدد

یہاں تک کہ کجاف سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کر کے کہ کس سے کس طرح سے بچنے کا اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزۃ نے داخل کیا اور ایک مرتبہ میں ہی کہ آپ نے پالان پر ہی سچن کیا حال کے میں پہونچے اُتھانی بنت ابی طالب کے گھر میں جائے غسل آپ نے فرمایا اور اُٹھ کر عتین چاشت کی نماز کی پڑھیں اُتھانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی فلا نے کو قتل کیا چاہتا ہی اور سینے اور امان دی ہی وہ حضرت امہانی کے شوہر کے اقارب میں سے تھا آپ نے فرمایا جسے تم نے امان دی او سے میں نے بھی امان دی حال بڑے بڑے برے مرد اور قریش شہر کے شہر چھوڑ کے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اور بھاگے قصور معاف ہوا اور آپ نے جان بخشی کی اون سے اپنے پوچھا کہ تمہارا بھو سے کیا لگان ہی میں تمہارے ساتھ کیا کر دینا اور انھوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ برادر کریم ہیں ہمارے مالک ہوئے ہیں ہم پر رحم فرما دینا آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے حق میں نہ کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَزْنِبْ عَلَیْکُمْ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللہُ لَکُمْ وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْوَاحِدُ یعنی تیرا آج کچھ ملامت نہیں بخشے تمہیں اللہ تعالیٰ اور وہ زیادہ رحم کرے والا ہی سب رحم کرنے والا ہے حال گرد خاں کعبے کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور بانوں کے سیسے سے جمادیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہاں تشریف لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ طَلَانِ الْبَاطِلِ کَانَ زَهُوقًا ۛ یعنی آیا حق اور باطل بیک باطل ہوا مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے منہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اونڈھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت او کھڑے کھڑے

کے گر پڑے اور تصویر میں جو دیوار کعبے پر کھینچیں تھیں اوسکو آپ نے چاہ زم زم سے پانی منگوا کے دھلوا ڈالا اوں میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ شترین خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا براؤ شرارت اوسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اون بچے توں کے اوتارنے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوست مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریتوں نہ اوٹھا سکو گے اور میں بار ولایت اوٹھا لوں گا سو شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۃ الشناعشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتوں میں واقع ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ بن عبدالمطلب بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن خطل اور مقدس بن صلیب اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار پھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قرینہ اور قرینہ اور رتبہ اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں پھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن خطل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا تو لوگوں نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہیں بار ڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا اسد جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہیں قتل کرنے کا حکم دیا او وہ پہلے سینے میں آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلے کی مذکورہ لیے کو اسکو

باب دوسرا

فصل فی سیرت و سیرت کے بیان

کے گر پڑے اور تصویریں جو دیوار کعبے پر کھینچیں تھیں اوسکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگو کے دھلوا ڈالا اون میں حضرت ابرہیم اور حضرت اسماعیل کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا برا و شرارت اونسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اون بچے تون کے اوتارنے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوست مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریت نہ اوٹھا سکو گے اور میں بار ولایت اوٹھا لوں گا

سوشاہ عبدالعزیز صاحب تحفۃ اثناعشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے تون میں واقع ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتون کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ بن عبدالمطلب سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن خطیل اور عقیس بن صفاہ اور حارث بن ملطلہ اور حویرث بن نفیہ یہ چار پھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قرینہ اور قرینہ اور رباب اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں پھیلے قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن خطیل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگ نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہیں مار ڈالو چنانچہ قتل کر دیا

اسد جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہیں قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ پہلے بیسے میں آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلہ کی مذکوۃ لینے کو اسکو

بھیجا تھا اس سفر میں اوسنے اپنے خدنگار کو کہ کھانا پکانے میں اوسنے دیر کی تھی مارڈالا پھر اس ڈرسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قباس میں اوسے قتل کرینگے میں نے کوٹ گیا اور زکوٰۃ کا مالی لیکے مرتد ہو کے مکے کو چلا گیا سو آپ نے اوسکا خون ہر کر کیا تھا کہ مارا گیا حال مقیس بن صبا بہ کا یہ جرم تھا کہ اوسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جان کے قتل کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوا دی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہو کے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشہ میں اور منہ کون کے ساتھ مکے میں شربابی رہا تھا ملیہ بن عبد اللہ لیشی کو خبر ہوئی اونھوں نے اوسے قتل کیا حال حارث بن طلطلہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں دیتا تھا حضرت علی نے اوسے قتل کیا حال حویرث بن نقیدہ کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر میں بیٹھ رہا تھا حضرت علی اوسکے دروازے پر اوسکی تلاش کے لیے گئے گھر میں سے کہا کہ جنگل کو گیا ہو حضرت علی وہاں سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو مل گیا اونھوں نے قتل کیا اور وہ شاعر تھا بھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتا اسلئے خون اوسکا ہر ہوا تھا حال عکرمہ بن ابی ہیل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے سے بھاگ گیا ام جمیل اوسکی جوڑ مسلمان ہو گئی اور اوس نے حضور اقدس میں عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام جمیل نے جا کر عکرمہ سے کہہ دیا ہمارے چڑھ کے ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اوسنے کہا کہ تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اوس نے کہا کہ میں ایسی ایذا میں آپ کو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام جمیل نے کہا کہ آپ ایسے کریم اور حسیم ہیں کہ تعریف آپ کی نہیں ہو سکتی عکرمہ ام جمیل کے ساتھ ہولیا راہ میں عکرمہ نے ام جمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام جمیل نے نمانا اور کہا کہ تو

سیدہ زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا
مکہ مکرمہ
مکہ مکرمہ

عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ
مکہ مکرمہ

بیان حال عکرمہ

عکرمہ بن عکرمہ
رضی اللہ عنہ
مکہ مکرمہ

مشرک ہی جب تک مسلمان نہ توجھ سے صحبت حلال نہیں عکرمہ نے حضور میں اگر برا تعجب
 عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہو کہ آپ نے مجھے امان دی ہو آپ نے کہا کہ سچ کہتی ہو
 میں نے مجھے امان دی ہو عکرمہ نے کہا کہ اتنا علم سوائے پیغمبر کے دوسرے نہیں سکتا
 اور اسی وقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہی کہ قرآن مجید
 دیکھ کے انھیں حالت وجد ہوئی تھی کہنے لگتے تھے ہَذَا کِتَابُ رَبِّي هَذَا کِتَابُ رَبِّي
 اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی اہل اے خلافت میں واسطے
 دفع فتنہ مرتدین اور قتال کفار کے جوہ مور کیے تھے اون میں ایک لشکر کے سردار
 عکرمہ بھی تھے اور اسی عہد میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے حال صفوان بن امیہ
 کو آپ نے مہلت دی یہاں تک کہ غزوہ حنین واقع ہوا اوسکے لیے آپ نے پچھڑا ہوا
 صفوان سے بطور عاریت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے ہاتھ
 آئی تھی اور ایک پہاڑ سا راغینمت کی بھرپور اور بکریوں اور دنبوں سے
 بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کیا بہت مویشی ہیں آپ نے
 فرمایا کہ یہ سب کی سب مینے تمھیں ہبہ کیں اوسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور کہا
 کہ اتنی سخاوت سوائے نبی کے دوسرے نہیں ہو سکتی حال وحشی ایجاب کی آگے
 مسلمان ہو گیا اور قصور اوسکا معاف ہو گیا اور بعض مورخین نے لکھا ہی کہ اوسنے
 مہلت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَا
 أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تو کہ اسی بند و میرے جنھوں نے ظلم کیا ہی اپنی جانوں
 پرست نا امید ہو رحمت خدا سے بیشک امید بخشا ہی سب گناہوں کو وہی ہی بڑا
 بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام میں اوسکے ہاتھ سے
 یہ بہت اچھا کام ہوا کہ میلہ کذاب جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا عہد ابوبکر صدیق

۱۳ صفوان بن امیہ
 ۱۴ سکون کا زمانہ

۱۵ بیان اسلام

بیان اسلام علیہ السلام
بن عبد بن ابی بن

فان تفر

بیان اسلام علیہ السلام
بن عبد بن ابی بن

بن اوس کے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ
کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات میں اس جنس کے کلمے میں جیسے واللہ سبحانہ علیہ
یا اللہ غفور رحیم ہی اوس نے تغیر و تبدل کی اور کبھی قبل اسکے کہ آیہ شاد
کہیں اس جنس کا کلمہ اوسکی زبان پر گز گیا آپ نے فرمایا کہ یہی کلمہ لو اوس نے لوگون
میں کہنا شروع کیا کہ محمد کو خبر نہیں ہوتی میں جو چاہتا ہوں کھدیتا ہوں اور مجھ پر بھی وحی
آتی ہے اور مرتد ہو کے بھاگ گیا ف علمی امور میں تجربے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے
کہ شاگرد اور حامدین کے دل پر ہستا ذیہا عالم کے افانے کا اکثر عکس پڑتا ہے کہ قبل
بتائے کے ایک بات جو ہستا ذیہا عالم کو بتانی منظور ہوتی ہے شاگرد دیا سامع کے
دلی میں آجاتی ہے سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اوس کی زبان پر جاری ہو گئے
اسی طرح کا تھا مگر شیطان نے اوسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہو گیا اور وہ مناعی بھائی
حضرت عثمانؓ کا تھا حضرت عثمانؓ اوسے اپنے ساتھ حضور اقدس میں لے آئے
اور یہاں لگے تمام اوسکی سفارش کی کہ قصور اوسکا معاف ہو اور سلام اوسکا قبول
ہو ابعد ازین جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانہ
ارتداد نے بھاگ جاتا حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ نے یہ حال حضور اقدس میں عرض کیا اپنے
فرمایا شرمائے نہیں رو برو آیا کرے حضرت عثمانؓ کے عہد میں افریقیہ اٹھیں عبداللہ بن
بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے وسط
پنچنے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے حال کعب بن زہیر کا قصور
تھا کہ اوس نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کے اپنے بھائی کو واسطے دریافت
حال کے بھیجا تھا وہ آئے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابو بکر صدیق سے ملا
اور اونکی ہدایت سے حضور اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوتی

کہ بغیر میرے شوق کے کیوں کمان ہو گیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے اون میں سے ایک بیت یہ ہے
 شِعْر سَقَاكَ اَبُو بَكْرٍ يَكَايِسُ رَدِيَّةً + فَاَنْهَكَ الْمَأْمُوْرَ مِنْهَا وَعَلَّكَ
 پلایا تجھے ابو بکر نے بڑا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور ہے اوس اور کر دیا مامور محاورے
 میں اوس شخص کو کہتے ہیں جسے جن سے رابطہ ہو اور جن کا امر اسے پہنچے یہ کن یہ کیا
 تھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو بن بھی اوس نے کئی تھیں ایسے خون
 اوس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرمایا تھا بعد فتح کے کہ ہاتھ نہ آیا جب آپ
 مدینے میں رونق افروز ہوئے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہا رات کو چٹنا
 آپ مسجد شریف میں تشریف رکھتے تھے ایجاہر گی مسجد کے دروازے پر اونٹنی بٹھا کر
 اوس نے کہا میں کعب بن زہیر ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور میں حاضر ہو کر قصیدہ بانٹ سعاد جوحث میں لکھا تھا سنایا
 آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے میں عنایت فرمائی قصید کے اس شعر میں
 اِنَّ الرِّسُوْلَ كَسِيْفٌ لِّسَيْفٍ لِّسْتَخْذَاءِ يَهْمُ + مَهْمًا مِّنْ سَيُوفٍ اِلٰھِنْدِ مَسْلُوْلٌ
 آپ نے اصلاح فرمائی سیف کی جاگہ لنور کر دیا اور سیوف الہند کی جاگہ سیوف اللہ
 کر دیا اور آپ نے کعب سے پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہے شِعْر سَقَاكَ اَبُو بَكْرٍ يَكَايِسُ
 رَدِيَّةً + فَاَنْهَكَ الْمَأْمُوْرَ مِنْهَا وَعَلَّكَ + اوس نے براہ ذہانت دوحرف اس
 شعر میں اسے بدل دیے جس وہ شعر جو کاذب بلکہ صحیح کا ہو گیا کہا میں نے ردیال
 سے نہیں کہا ہے بلکہ واوس سے کہا ہے یعنی خوش گوار اور مامور نہیں کہا ہے بلکہ مامون
 کہا ہے یعنی وہ شخص کہ امانت دار ہیں خدا کی وحی میں آپ کعب کی حاضر جوابی اور
 جودت ذہن سے بہت راضی ہوئے منقول ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے ایام خلافت
 میں دس ہزار دینار کعب کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے اوسھون نے یہ بھی
 اور کہا تبرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میں ہرگز نہ بیچوں گا بعد وفات اوس کے اولاد

بیانِ اسلام میں
عوارض کا

بیانِ اسلام میں
عوارض کا

بیانِ اسلام میں
عوارض کا

بیانِ اسلام میں
عوارض کا

بیانِ اسلام میں
عوارض کا

امیر معاویہ نے بیس ہزار کوردسے بزرگ خرید لی حال ہمار بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب
بی بی زینب صاحبزادی کو اون کے شوہر ابو العاص نے بوجہ عدسے کے کسے سے
مدینے کو ہوج میں بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور سلمہ بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہمار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ میں
پہونچ کے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور حمل اون کا قتل ہوا
اور وہ بیمار ہو کے اوسے صدے سے مرگئیں اس لیے آپ نے اوس کا خون ہر کیا تھا ایم
فتح میں بکے میں ملا بعد مراجعت حضور اقدس کے بچے کو آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے
کہ کیا رگی ہمار نے اُسے چلا کے کہا کہ میں مقربا سلام آیا ہوں اور مسلمان ہو گیا اور آپ نے
اوس کا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتوں میں شامل ہو کے اُسے مسلمان ہو گئی اور اسے
عوض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب زیادہ آپ کو دوست
رکھتی ہوں آپ نے فرمایا اور مجھے محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے بٹے تھے
توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے قریب میں تھی اور حضور اقدس میں دو بکری کے بچے کو
بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اوسکی بکریوں کے لیے
دعا سے برکت کی کئی بکریاں اوسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو حال قرنا اور قریبہ دونوں لونڈیاں ابن خطل اور ارب مولات
یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اس لیے خون
اون کا ہر ہوا قرنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اوس کے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ چاہر
ہو کے مسلمان ہو گئی اور قریبہ اور ارب ماری گئیں اور ساری بنی مطلب کی مولا بھی
وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری
کچھ حال اوس کا کہ کون تھی اور کیا اوس کا جرم تھا اور کسے اوسے قتل کیا نہیں تھا حال
ایام رونق افروز می بکے میں آپ نے ایک دن کعبہ مظہر کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

عثمان بن طلحہ سے کبھی طلب کی وہ لے آئے آپ کہے میں داخل ہونے حضرت عباس نے درخواست کی کہ مقابلہ حاجیوں کا مجھ سے متعلق کونجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت غی نے بھی درخواست کبھی کی کی خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** کبھی عثمانؓ کو دے دی اور فرمایا تو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تم سے مگر ظالم مطابق اس پیشین گوئی کے کبھی خانہ کعبہ کی خاندان عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ میں اب تک چلی آئی عثمانؓ کی اولاد انتھی اونھوں نے کبھی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد میں وہ کبھی رہی لہذا صاحب مفتاح شبی کہلاتا ہو اور آپ نے عثمان کو اس وقت وہ قصہ یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کعبہ کے کھولنے کو کہا اسے نہ مانا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک دن کبھی مسیہ ہاتھ میں ہوگی جسے چاہوں گا دوں گا عثمان نے کہا کہ اوس دن قریش بہت ذلیل ہو جائیں گے جو ایسی بات ہوگی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ قریش کو اوس دن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق اس پیشین گوئی کے فرمایا

فصل چوبیسویں غزوہ حنین کے بیان میں

بعد فتح مکے کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف میں آپ وہاں کے کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہو کے نکلے تھے لشکر لگئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایوں میں تھے جب کفار مجتمع ہو کے سب مواشی و سامان لیکے نکلے تھے کسی نے یہ بات حضرت اعلیٰ میں عرض کی تھی آپ نے فرمایا سب غنیمت ہو گئی مسلمانوں کی انشاء اللہ تعالیٰ سو بیسی ہو اسرار کفار کا خوف بن مالک تھا اول جنگ میں مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ میں تھے اور قبیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بہ طرح تیز برسائے اکثر لوگوں کے پانٹوں اچٹھ گئے آپ بغلہ شہا یعنی دلدل پر سوار تھے اسے آپ نے آگے بڑھایا اور آپ بطور حربے یہ فرماتے تھے اَنَا الشَّيْخُ الْكَذَّابُ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ میں شی

١٠

10

۱۰

५५५

مرغ نے لگے چونچ اوس میں ماری اور دودھ گرا دیا آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بیان کیا اونھوں نے اوسکی تعبیر میں یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہ ہوگا آپ نے فرمایا درست ہے اور آپ اوس قلعے پر سے اوٹھ آئے بعد ازاں وہ قلعہ خود بخود فتح ہو گیا اور عوف بن مالک آکے مسلمان ہو گیا اور سارے ہوازن مسلمان ہو گئے اور عوف کو آپ امیر کیا اوس سے مقابلہ کر کے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حنین وغیرہ سے آپ نے نو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نو جوانان انصار کہ حقیقت امر کو نہیں سمجھتے تھے اس بات میں گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملے ہیں اور اب تک ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے سب انصار کو ایک جگہ میں جمع کیا اور اون سے کہا تمہاری یہ باتیں مجھے پہنچی ہیں اونھوں نے عرض کیا کہ ہم میں سمجھ والوں نے تو ایسی بات نہیں کہی نو جوان نو عمروں نے البتہ کچھ کہا ہو آپ نے اپنے احسانات اور ہنر شکاریہ کہ میں نے تمہیں ہدایت کی اور شرک سے نکالی کہ طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمہیں عزت دی اس جنس کے ایوات آپ نے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بھائی آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات بیان کرو اونھوں نے کہا کہ ہم کیا عرض کریں آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ ہم نے تمہیں اپنے گھر میں جگہ دی اور تمہاری مدد کی اور اس جنس کی باتیں ارشاد کیں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نئے مسلمان ہوئے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کیجاوے اور صدقہ انھیں پہنچے تھے اسلئے میں نے اونکو اموال دیے اور تم راضی نہیں ہوئے اس کے لوگ اپنے گھر والے لیکے جا دیں اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انصار نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں بعد ازاں آپ نے عیث بن ذی

فصل پچیسویں خود کے بیان میں

عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب قبل کو گزرے تھے لہذا عرب کا یہ عقائد تھا کہ اہل باطل کہے پر غالب نہ آویں گے بعد فتح کے کہ عرب کے

اعتقادِ حقیقتِ اسلام کا ہوا اور فوجِ فوج اہل اسلام میں داخل ہوئے اور قریات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہو گئے کچھ آدمی حضور اقدس میں واسطے بیٹھنے شرائع اسلام کے بھیج دئے وہ لوگ جو حضور میں حاضر ہوتے تھے وفد کہلاتے تھے و فود و فذ کی جمع ہے جس میں ان وفد بکثرت آئے یعنی سٹنہ وہ عام الو فود کہلاتا ہے آپ و فود کی بہت خاطر داری کرتے اور بتوقیر و تواضع ٹھہراتے اور جائزے یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے حال سلیکے کہ جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ وفد بنی خلیفہ کے دینے میں آیا تھا اس کے ساتھ مسلمان ہو گئے اوس نے جہان ٹھہرا تھا وہ ہیں سے آپ کو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کر دین و ہاں آپ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک شاخ درخت خرما کی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی میں مذون گا اور جو خدا تعالیٰ نے میرے لیے مقدر کیا ہے وہ ملے گا نہیں اور تو میرے بعد رہے گا تو خدا تعالیٰ تجھے ہلاک کرے گا اور ایک شخص تھا اسود عسلی اوس نے میں میں دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا آپ نے خواب میں یہ کھلا کنگن سونے کے آپ کے دونوں ہاتھوں میں پڑے ہیں اور آپ کو گران معلوم ہوئے اور آپ کو الہام ہوا کہ انچ پھونک مارو آپ نے پھونک ماری وہ دونوں اوڑکے جاتے رہے آپ نے صحابہ سے خواب بیان فرما کے تعبیر یہ فرمائی کہ دونوں کنگن سے مراد یہ دونوں کذاب ہیں یلمے والایہی سلیکے اور یمن والایہی اسودان دونوں کو خدا تعالیٰ برباد کرے گا و جب پس تعبیر کی علمائے محققین نے یہ لکھی ہے کہ سونا صورت زمین دنیا کی ہے ان دونوں کی غرض دعویٰ نبوت سے حصول دنیا تھی لہذا اس صورت میں نظر آئے اور آپ کے تصرفات عامہ کو روکنا چاہتے تھے اور ہاتھ آتے صرف ہی لہذا شکل کنگن بھاری کے ہاتھوں میں معلوم ہوئے اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپ کے سامنے ہی مارا گیا میں کے بعض بلاد میں اوسنے دخل کر لیا تھا فیروز ایک صحابی تھے اوتھوں نے اوسکی زوجہ سے کہ مسلمان اور بنت عم فیروز کی تھی اور بھرا اسود کے پاس تھی موافقت کے

فی فوج فوج کا حملہ
دن مسلمان مسلمان
فاداد فاداد فاداد
کلیک مامی مامی

سال سلیکے کذاب

لغوی
نسبت پر حق
اور علی بن حسین
سکون نون و حسن
انقلاب بنی ہاشم
بنی و کابو اب
کلیت بن کذاب
میں

میں

ایک دن اوسکے مکان کی پشت سے نقب لگاکے اوتے قتل کیا قتل کے وقت اوس نے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پرے والوں نے پوچھا کہ کیسی آواز ہو اوسکی زوجہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آئی ہو اوسکی آواز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روز مدینہ من اسود کے قتل کی خبر دی اور سیدہ نے بہت فحش بات پائی لاکھ آدمی بلکہ یادہ اوس کے ساتھ ہو گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمدمین لشکر خالد بن ولید سے بہت مشتعل ہوئے

فصل چھیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ تبوک ہی تبوک ایک جگہ کا نام ہی اطراف شام میں لشکر ہمایوں وہاں جگہ کے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہی اور غزوہ عسره بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تکلیف کے دنوں میں طیاری اس حجاج کی ہوئی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو خبر پہنچی کہ ہرقل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہی آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود آپ لشکر لیا دین قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوہ میں ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی عادت تھی کہ عزم ہماؤ کو چھپا یا کرتے تھے مگر اس غزوہ میں بایں جہت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوئے ابھی طرح سامان کرکٹین صاف حال عزم فرمادیا تھا اور لوگوں کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوہ کا شہر ہتھ اور بیطاعت حضور میں جمع کرے اور فرمایا جو کس لشکر کا سامان کر دے اوسکے لیے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جنازہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوئے کہتے ہیں کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے اور میں نے بیس ہزار کا سامان حضرت عثمانؓ نے کر دیا تھا اور آپؐ فرمایا کہ میں عثمان سے راضی ہوں یا اللہ تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نہ لگے حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہمیشہ ابو بکرؓ پر امور خیر میں غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجیز غزوہ تبوک میں مجھے دسترس خوب تھی میں یہ سمجھا کہ اس مرتبہ میں غالب ہوں گا اپنے سب مال میں سے آدھا حضورؐ کو

مجاہد

۹ ذکر غزوہ تبوک

۱۰ شہداء و شہداء

۱۱ ہرقل بادشاہ روم

آپؐ جب وہ حاضر ہوئے مہربانہما اور فرمایا خدا رحمت کرے ابوذر کو اکیلا چلا آتا ہوا اور اکیلا ہی زندگی کر گیا اور اکیلا ہی مر گیا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ محمد عثمان رضی اللہ عنہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا خون ریزہ میں الگ ہو کے جارہے تھے اور تھامے اور کوفے سے ایک جماعت ملینہ اتفاقاً وہاں آگئی اور خون سے لاد کی تجمیز و تکلفین کی حال تو کہیں آپؐ نے دو حصے بنی مانت فرمائی پھر صحابہ سے استشارہ فرمایا حضرت عمرؓ کی یہ صلاح ہوئی کہ آپؐ کا رعب اور دبیر ہر قتل پر ہو گیا اور وہ لڑنے کو مارے ڈر کے نہ آیا اب فی الحال اور پڑھنے کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی اسے ہوئی اور مرینے کو معاودت فرمائی حال ابو عامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج میں سے تھا اوسے پہنچا لیا کہ بن پڑھی تھیں اور نصرانی ہو گیا تھا پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اہل مدینہ سے بیان کرتا تھا جب آپؐ مدینہ میں پہنچے سبب حسد اور اغوا سے شیطان کے مسلمان ہوا اور عداوت میں آپؐ کی سرگرم رہا بعد غزوہ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے ساتھ ہو کے جنگ میں آیا اور سب سے پہلے تیر مسلمان پر اوس نے چلا یا پھر روم کو چلا گیا اس لیے کہ لشکر بادشاہ روم کا آپؐ پر چڑھا لاوے یہ صورت نہ بندھی اوس نے دین میں پھر آنا چاہا اور منافقان مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بنا دیں میں اوس میں بیٹھ کے تعلیم و تلقین کروں گا اور مشرک کے لیے جگہ ہوگی قبل تشریف لیجائے آپؐ کے منافقین متصل مسجد قبائے وہ مسجد بنوا چکے تھے حضور اقدس میں آگے مستعدی ہوئے کہ آپؐ اوس میں چل کے نماز پڑھیں آپؐ فرمایا کہ اب میں ہمارے کو جاتا ہوں وہاں سے پھر کے دیکھا جائے گا جب انہوں نے خبر معاودت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی کچھ لوگ اون میں سے پہنچے اور عرض کیا کہ ہم نے جو مسجد بنائی ہے آپؐ پہلے وہاں چل کے نماز پڑھیں تاکہ برکت ہو عرض یہ تھی کہ اس بہانے سے اوس مسجد کی رونق چلے اسد جل جلالہ نے آیۃ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا نَّازِلًا فرمائی اور اون کے کمر سے مطلع کیا مطابق اوسکے آپؐ اوس مسجد کو کھواڑا والا اور جلا دیا اور اسد جل جلالہ نے مسجد

میں سے پہلے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جو مسجد بنائی ہے آپؐ پہلے وہاں چل کے نماز پڑھیں تاکہ برکت ہو عرض یہ تھی کہ اس بہانے سے اوس مسجد کی رونق چلے اسد جل جلالہ نے آیۃ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا نَّازِلًا فرمائی اور اون کے کمر سے مطلع کیا مطابق اوسکے آپؐ اوس مسجد کو کھواڑا والا اور جلا دیا اور اسد جل جلالہ نے مسجد

کی اور اس کے غازیوں کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اس میں ہے لوگ ہیں کہ پاکیزہ
 رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے حال
 تین شخص اصحاب خلیسین میں سے بھی رہ گئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بدری تھے مگر
 بیعت عقبہ میں جو انصار نے پہلے ہجرت کے میں آیا مہجرت کی تھی اور سب ہجرت
 کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اس بیعت کی بھی بڑی فضیلتیں ہیں حتیٰ کہ صحیح بخاری
 میں حضرت کعب سے روایت ہے کہ اگرچہ فضیلت بدر کی بہت مشہور ہو لیکن بیعت عقبہ میں جاری
 میری اسی ہے کہ باوصف اس کے اگر حضور بدر مجھے جاصل نہیں ہوا تو مجھے کچھ رنج نہیں اور
 دو صحابی بدری تھے ایک نام ہلال بن اُمیہ تھا اور ایک کا مکرزہ بن الرزیح ان تینوں
 شخصوں نے بوقت معاودت آپ کے صاف صاف کہہ دیا کہ ہمیں کچھ عذر تھا وٹے بھی سب
 شامت نفس کے رہ گئے حدیث کعب بن مالک میں کہ صحیح بخاری میں ہے یہ قصہ مفضل مذکور ہے
 بقول جاجی رفیع الدین خان صاحب مراد آبادی مولف مملوک لکھنؤ بذکر الحجب کے وہ قصہ مذاق
 پر بیان میں مزہ دار ہو لہذا مطابق حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہو لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن
 مالک کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ غزوہ بتوک کو تشریف لیے جاتے تھے میں صبح و ساءم تھا
 اور فراغت مالی بھی خوب کھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا تھا
 کہ بتوک کی طرف قصد ہو مگر میں یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے جلد و ن گا اور سامان
 کا نہوا یہاں تک کہ آپ روانہ ہو گئے ہر روز مجھے خیال ہی ہوتا تھا کہ اب چل کے جاؤں گا
 یہاں تک کہ لشکر دور نکل گیا تو سوائے صفحہ کے یا اسے اشخاص کے جو متہم ہنفاق تھے
 اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت سخت گہر لئی آپ نے لشکر میں ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا
 کہ اسے کپڑوں کی وضع داری دیکھنے میں رہ گیا اور مٹا ذہن چمک گیا کہ وہ ایسا نہیں ہے اور میری
 شانے چیل کی ایک دن میں گھر میں آیا میری بیویوں نے انگوڑی ٹیوں میں چھڑکاؤ کر کے
 میرے لیے دوپہر کے سوئیکی جگہ طیار کی تھی میں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قصہ بیان اصحاب خلیسین
 مالک بن مسعود رضی اللہ عنہما
 سے اس کے ساتھ

قصہ بیان اصحاب خلیسین
 مالک بن مسعود رضی اللہ عنہما
 سے اس کے ساتھ

قصہ بیان اصحاب خلیسین
 مالک بن مسعود رضی اللہ عنہما
 سے اس کے ساتھ

تو گرجی اور لوہی مین ہین اور مین ایسی جگہ سووٹن مین وہاں شویا اور بڑی شکل سے دن کٹے ہتھے
 جب خبر آپ کی معاودت کی سنی مین زیادہ کھیرایا حیران تھا کہ کیسے منہ دکھاؤں گا یہاں
 تک کہ آپ کو فنی افروز درسیے کے ہوسنے دل مین طرح طرح کے منصوبے آئے آخر یہی
 ٹھانی کہ سوائے سچ کے نکلون گا حضور اقدس مین حاضر ہوا آپ نے پوچھا میں نے صاف صاف
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ عذر نتھانہ مین بیمار تھا نہ بیمقہ درگزر گیا ساتھ حضور
 کے گیا آپ نے کہا تم ٹھہرو جیسا کہ خدا تعالیٰ تمہارے باب مین حکم فرماوے کیا جائے گا
 مین وہاں سے رخصت ہو آیا اور منہ فتن مین جھوٹے عذر وسیلے کیے اور سچے آپ نے
 کچھ نکما لوگوں نے مجھے ملاست کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر بنا کر کہہ دیتے آپ تھا
 عذر سن لیتے دیکھو جنھوں نے عذر کیا سب کا عذر سن لیا یہاں تک مجھے بہکا یا کہ باعث
 ہوئے اس بات کے کہ مین حضور اقدس مین حاضر ہو کے پہلی بات کو بدلون اور کوئی جھوٹا
 عذر بیان کر دین پھر سینے پوچھا کہ اور کسی کا بھی میرا سا جال ہوا ہی اون دونوں چھایوں
 بریوں کا نام لوگوں نے لیا سینے کہا وہ دونوں آدمی اچھے ہین مین بھی اوتھیں کا
 ساتھی ہون جو ہونا ہو سو ہو مین اب بات نہ بدلون گا آپ نے فرمایا کہ ان تینوں آدمیوں
 نے کوئی کلام نہ کرے سب بولنا ہم سے چھوڑ دیا دونوں ساتھی میرے تو گھر مین بیٹھے
 رہے نکلتے بیٹھتے تھے مین جو ان آدمی تھا بکان سے نکلتا اور مسجد شریف مین جا کے
 آپ کے ساتھ نماز پڑھتا اور سلام کرتا آپ جواب چلا کے تو نہیں دیتے تھے معلوم نہیں آہستہ
 بھی جواب دیتے تھے یا نہیں مین بہاے مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا کہ آپ نے
 ہلائے یا نہیں اور مین نماز آپ کے متصل پڑھتا اور چھبی نگاہ سے آپ کی طرف دیکھتا
 سو جب مین نماز کی طرف متوجہ ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپ کی طرف
 دیکھتا آپ منہ پھیر لیتے ایک دن مین بازار مین چلا جاتا تھا بادشاہ عثمان کا بھیجا آدمی
 مجھے تلاش کرتا تھا لوگوں نے مجھے نشان دیا اوس نے لاکے اوس بادشاہ کا خط مجھے دیا

سلطان عثمان نے فرمایا
 کہ میں نے تم کو بلا کر
 اپنے پاس بلا دیا ہے
 اور تم کو اپنے پاس
 بلا دیا ہے اور تم کو
 اپنے پاس بلا دیا ہے
 اور تم کو اپنے پاس
 بلا دیا ہے اور تم کو
 اپنے پاس بلا دیا ہے

اور میں لکھا تھا کہ میں نے سنا ہے کہ صاحبِ تمہیں علیحدہ کر دیا ہو اور تم سے ناخوش
 ہیں سو تم تو ایسے آدمی نہیں ہو کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمہارا
 بہت خاطر کریں اور تمہیں بہت خوش رکھیں خطا پر ہر کے منہ بہت رنج ہوا اور میں نے
 کہا اے میری ایمان بھائی کہ بتاؤ مجھے بلانا ہو اور میرے ایمان میں طمع رکھتا ہو اور
 میں نے تنور میں اوس خط کو ڈال دیا اور کچھ جواب خط کا لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کا مل صحابہ
 رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالتِ رنج و تکلیف میں بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کہتے ہیں
 کہ پھر آپ کا حکم پوچھا کہ ہم قیون آدمیوں میں سے زوجہ کسی کے پاس نہیں رہنے کیسے
 کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیدن بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہی طلاق کا حکم نہیں
 میرے اپنی زوجہ کو اوسکے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے
 اونکی زوجہ نے پرانہ سالی اور ہوئے تکلیف کا سبب بنوئے کسی ایسے شخص کے جو کام
 کمرے عذر پیش کر کے اجازت اس بات کی لے لی مگر اونکی زوجہ اوسکے ساتھ رہے مگر شبانہ
 نکرین مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کے لیے اجازت
 لے لو میں نے کہا میں جو ان ہول میں عذر پیش نہ کروں گا پچاس دن ویسی ہی حالت میں
 گذرے اور حقیقت میں جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہُوَ صَاقَتْ عَلَیْکُمْ لِمَ لَکُمْ اَوْضَحْتُ
 تگ ہو گئی زمین اور پربانہ فراخما دیا ہی ہمارا حال تھا کہ کیا رگی صبح کیوقت ایک
 پہاڑی سے پکڑ کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمہیں کعب بن مالک تمہاری توفیق
 ہوئی میں نے اوسی وقت سجدہ شکر کیا اور حضور اقدس میں جا کے حاضر ہوا مجلس میں سے
 مہاجرین میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اوٹھ کر میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا
 یہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی
 و رضا تھا جیسے چاند کا منڈر اور اپنے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہو
 سب دنوں میں جیسے تیری ماتھے جی ہو میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی میں آتا ہوں

سنادین انھوں نے مضمون آیت کا اقرار کیا اور مباہلے کے باب میں کہا کہ کل ہم اسے اس بیان
 کہیں گے اپنے مکان پر جلے کے انھوں نے عاقبے کا دیکھا سزا تھا پوچھا اوس نے کہا کہ اگر کسی نے
 تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ غمیر برحق ہیں اور جو یہ غمیر سے مباہلہ کرتا ہی بیشک تباہ ہو جاتا ہی مباہلہ
 کرو مباہلہ اسے کہتے ہیں کہ دو شخص جو آپس میں نزاع رکھتے ہوں یکجا ہو کے مباہلہ تمام اسد کی
 جناب میں دعا کریں کہ جو باطل پر ہو اور سپر خدا تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اوسے تباہ
 کرے اور زیادہ مباہلے کی صورت مباہلے میں یہ ہے کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتوں کو محل مباہلہ
 میں حاضر کریں خدا تعالیٰ نے ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دو سکر دن نصاریٰ حضور میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب بنین و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف
 لائے اور اودن سے فرمایا کہ تم میری عاکے ساتھ آئیں کہو نصاریٰ بیخ تن پاک کی صورت کچھ
 کے گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ
 سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز اودن سے مباہلہ نہ کرو اور مباہلہ
 اور اطاعت اختیار کی اور ہزار چھ ہر سال بطور شکش کے نذر قبول کے رکھتے ہوئے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہو جاتے اور یہ جنگ
 اودن تک آگ برساتا اور ایک سال میں پردہ زمین پر نام نشان نصاریٰ کا نہ رہتا سب تباہ ہو جاتے

فصل اونیسویں حجۃ الوداع کے بیان میں

دسویں سال ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لے گئے اس
 حج میں اپنے ایسی باتیں فرمائیں جسے کوئی وداع کرتا ہی یعنی لوگوں کو رخصت کرتا ہی
 لہذا حجۃ الوداع کہلا یا قبائل عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف
 لیے جلتے ہیں ہر طرف لوگوں نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہوئے
 تھے آپ حج ادا فرمایا اور خطبوں میں احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد
 فرمائے اور یہ بھی بعض خطبوں میں ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ میں تم میں نہ ہوں لہذا

سب سے پہلے

حفظ جان و مال اور حماقت خو نریزی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جو رو کا حق پہچانے اور عورتوں کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور خدا تعالیٰ سے اونکے معاملے میں ڈرو یعنی چھپا تکلیف و رنج مت دو اور مردوں کے لیے عورتوں پر تاکید کی کہ اطاعت کو بہن اور مرد بیگانہ کو گھرانے زمین اور کتا باند کے موافق عمل کریں تاکیدی اور فرمایا کہ جو کتا باند کے احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے مگر انہو کے بعد تمام کرنے خبطے کے اپنے فرمایا کہ قیاس کے دن خدا تعالیٰ تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا متعاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کن کہو گے صحابہ عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ اپنے احکام اتنی بخوبی پر نہ چائے اور نصیحت امت کی بوجہی کی اپنے آسمان کی طرف کلمے کی اور اٹھکی اوٹھا کے تین بار فرمایا **اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَشْهَدُ** یا اے خدا گواہ اور فرمایا کہ تین چیزیں سبھوں کو پاک صاف رکھتی ہیں ایک خلاص عمل میں یعنی عبادت الہی محض خاص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونا تیسرے بھائی مسلمانوں کی غیر خواہی پھر اپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو یہ باتیں پوچھاؤں حال حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھے وہ وہاں سے بقصد حج روانہ ہوئے اور اونھوں نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا یو دیا میں بھی احرام باندھتا ہوں اس میں اختلاف ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قرآن کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہیں کہ فقط حج یا عمرے کے لیے احرام کرے اور قرآن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مینوں میں پہلے عمرہ بجالا دے بعد اسکے حج کرے احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں کہ کپڑے بدل کے بے سیہ کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے **لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ حَجًّا** زے حج میں اور **لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ حَجًّا** زے عمرے میں اور **لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ حَجًّا** و **حَجًّا** قرآن میں حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام قرآن کا باندھا تھا اور اسی لیے قرآن امام ابو حنیفہ کے نزدیک افضل ہو نسبت

بیان احرام علی
کرم اللہ وجہہ
بیان افراد و قرآن
و تمتع کا

افراد اور مجمع کے امام کو وہی اور تحقیق شافعیہ نے اس مقام پر سات کو ترجیح دی ہے کہ حج
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن تھا حال حضرت عائشہؓ کو ایام حج میں حیض آگیا
وہ روتی تھیں آپؐ پونچھا اور انھوں نے بیان کیا آپؐ کہا کہ حیض ایک امر ہے کہ خدا تعالیٰ
نے آدم کی بیٹیوں پر مقرر کر دیا ہے کچھ خرچ نہیں سوا طواف کے اور سب ارکان حج کے بجا
بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لے جو ویسا ہی کیا حال بروز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت
نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَارْتَمَتْ بِكُمْ رُسُلُي وَرَضِيَتْ
لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا لَكُمْ اَجْزَلُ الْاِسْلَامِ اَجْزَلُ الْاِسْلَامِ اَجْزَلُ الْاِسْلَامِ اَجْزَلُ الْاِسْلَامِ
نعمت اپنی اور پسند کیا تھا اس لیے دین اسلام کا مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی ایک
یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم میں اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ
روز نزل کو عید قرار دیتے حضرت عمرؓ نے کہا میں خوب جانتا ہوں جس دن یہ آیت نازل ہوئی
عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنی مسلمانوں کی بھی اوس دن عید ہوتی ہے جسے کون
بھی عید ہی اور عرفہ بھی عید ہی حال بعد فراغت ادا لے حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کو روانہ ہوئے راہ میں منزل غدیر خم میں خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا واسطے حضرت علی رضی
عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہیں بڑے تالاب کو اور خم اوس غدیر کا نام تھا سب اس خطبہ کا یہ ہوا
کہ میں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے او میں سے کچھ آدمیوں نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی بہت شکایت کی شکایت اونکی بیجا تھی اور سبب نافی کے اور ہر گمان کو ضرر
کہ حضرت علیؓ سے محبت رکھے لہذا آپؐ اوس منزل میں خطبہ واسطے دفع شکایت ادا لوگوں کے
اور واجب کرنے محبت حضرت علیؓ کے فرمایا پہلے آپؐ سب لوگوں سے کہا کہ کیا میں مسلمانوں
کے لیے واجب المحبۃ ادا کی جانوں سے زیادہ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک آپؐ کی محبت اپنی
جانوں سے زیادہ واجب ہی پھر آپؐ فرمایا مَرْجِعُكُمْ مَوْلاَ فَعَلِيَ مَوْلاَهُ
اَللّٰهُمَّ وَالِ مَوْلاَ اَلِہٖ وَعَادِ مَنْ عَادَ اَہٗمِنْ جِسْمِ مَوْلاِیْ ہُوَ عَلِیٌّ اَوْ سِکِّی مَوْلاِیْ ہُوَ

یعنی جو محمد سے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھ اوسے جو علی سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اوسے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عثمانؓ نے بعد سماعت اس خطبے کے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو مہم جو ہیں اور مہم جو ہو گئے بعد ازیں آپ علیؓ متنازل فرمیں پہونچکر کارہایت ارشاد خلق و محابرت الہی میں مشغول ہوئے لیکن اکثر قرباناء اجل و کلمات دل کے فرماتے

فصل تیسویں وفات شریف کے بیان میں

باریک بینان صحابہ نہاد آیہ انکلت لکم دینکم کو قرب زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اس لیے کہ پیغمبر کا دنیا میں رہنا واسطے اکمال دین کے ہر جب دین کامل ہو گیا تب پیغمبر کو لاحق ملا اعلیٰ ہونا چاہیے اور انھیں دنوں سورہ نصر نازل ہوئی لا اذ اجاء نصر اللہ والفتح آخر تک یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی اور کس فتح ہو گیا اور لوگ دین میں فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی پیروی و جد و ستغفار میں مشغول ہو اس سے بھی علمائے صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر یقین خوشی کی تحنیں مگر اس بہت سبب بچ عظیم ہوئیں حال صحیح بخاری میں باب النخوة والمر فی المسجد میں ہے کہ ایک بار آپؐ نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ ایک بندہ کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے ناز و نعمت جو چاہے اوسے ملے یا اوس چیز کو جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے اختیار کرے اوس نے دنیا کو اختیار لیا جناب قدس الہی میں جو یہ یعنی آخرت کو اختیار کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سچ کے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپؐ پر ہمارے باپ ذرا ہون راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیوں جانتے ہیں اور کیوں باپ کو قربان کرتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اوس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں زیادہ سمجھوال تھے کہ آپؐ کا مطلب سمجھ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر ت کو وہاں در سب آدمیوں میں سے مجھ پر جان

وفات شریف کے بیان

چند روایات

ابو بکر کمال نے میں اور رفاقت کرنے میں زیادہ ہوا اور اگر میں کسی کو ضلیل مسمیٰ دوست جانی
 بناتا تو ابو بکر کو بنا آئی لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہیں اور مسجد میں کبھی دروازہ نہ لگا کر
 کے زہے حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کر ایک بار حضرت فاطمہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آپ نے اسے کان میں کچھ باتیں کیں وہ خوب
 روئیں پھر آپ نے اور باتیں کان میں کیں وہ ہنسنے لگیں میں نے بی بی فاطمہ سے حاصل
 سرگوشیوں کا پوچھا انھوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کروں گی
 وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا انھوں
 نے کہا مضائقہ نہیں اب بتاتی ہوں پہلے سرگوشی میں آپ نے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جبریل مجھ سے
 رمضان میں ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے ہر سال دو بار دور کیا اس سے میں جانتا ہوں
 کہ میری اجل قریب ہو سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میں اچھا بزرگ تمہارا تم سے پہلے
 جاتا ہوں دسپہر میں دینی پھر آپ میرے کان میں یہ بات کہی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے تم
 سے لوگی یعنی تمہاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی سب اہل بیت سے پہلے تب میں روئیں
 ہو کے ہنسی و پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
 سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کے آپ کا ملین حال مشکوٰۃ شریف میں
 حضرت عائشہ سے روایت ہو کر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا
 سر دکھتا تھا میں نے کہا واذا آتاکا ہے میرا سر دکھتا ہو آپ نے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہو اور جو میرے
 سامنے تمہاری وفات ہو تو میں اچھی طرح تمہاری تجنیز و تکفین کروں نماز جنازہ کی پڑھوں
 میں نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں مرجاؤں اور آپ بیشک دربی بی کو لیکے دیں
 دن میری جگہ سوویٹے ازواج مطہرات پر اور طواف ایسی باتیں کہ گذار کر فی تمہیں محبت سے
 اور روبرو نہایت نہیں ہوتی تمہیں آپ نے قسم فرمایا اور بھی مشکوٰۃ میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ
 سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو میں نے غیر میں کھایا اس کی تکلیف میں ہمیشہ پانہ ہوں یہاں تک کہ آپ

بہار

مرگ جان بسببِ زہر کے کٹ گئی مراد اوس فقرے سے فقرہ گوشت زہر آلود ہی کہ ایک یہودی بکرہ کی
دست کے گوشت زہر آلود کے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آپ نے اوس میں سے ایک فقرہ منہ میں
لے لیا تھا اور آپ کو سردرد اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا مگر اثر
زہر سے مرض موت کا ہونا اس لیے ہوا کہ آپ کی وفات بطور شہادت ہو ابو بکر صدیقؓ کی بھی موت
اثر زہر ساپ سے جس نے غار میں کھاٹا تھا ہوئی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت حضرت
عمرؓ فرمایا: بحسب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سر شہادتین پر اعتراض ہوتا ہے
اودھون نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا
اس لیے کہ اگر شہادت جبریہ حاصل ہوتی تو اسلام میں بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سربہ
حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہ ہوتی اس لیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت میں
قتل کیا جائے اور اوس کے گھوڑے کی کوجین کاٹی جاوے اور اور مصیبت کی باتیں بھی
جدائیں اودھون نے لکھا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ذاتِ نبین رضی اللہ عنہما کو بجائے
جانبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیے کمال شہادتین کا بذریعہ اوس کے آپ کو
عنایت فرمایا انتہی متواضع عرض ہے اردو ہوتا ہے کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت کے یہ
کا آپ کو بذات خود مستحق ہوتا ہے اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمائے نصرت کی ہے کہ
آپ کی موت شہادت بسبب زہر کے ہوئی جو اب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف
سے یہ ہو سکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سربہ علی وجہ الکمال آپ کو
بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حاصل ہوئی اس لیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ تاخیر نہ ہو لہذا
اثرِ ثبات یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونیکے تاخیر کر کے کچھ دوا غذا کھا کے نہ خنجر مرنے میں نقصان
شہادت کا شمار کیا جاتا ہے پس اہل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت
کاملہ جیسا کہ مقتضی آپ کے منصب عالی کا تھا بوساطت حضرت نبین کے حاصل ہوئی
سربہ کا بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے امداد مدت شہید ہوئے بخلاف

فقرہ کلام شاہ عبدالعزیز
صاحب در بارہ شہادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی برس کے بعد آپ نے وفات پائی اور جہر یگانہ
 بسبب امام حسینؑ کے پس آپ کی شہادت شہادات جلیلہ انبیاء و شہداء سے کاملتر ہوئی
 اور تقریر شاہ عبدالغزیز صاحب کی صحیح ہو خال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی
 ہوئی یہاں تک کہ آپ مسجد میں امامت کے لیے نجا کے آپ نے ارشاد کیا کہ ابو بکر سے کمد و کلام
 ہوں حضرت عائشہ کسمی بہن مینے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہو گا پھر آپ کی وفات
 ہوگی تو لوگ اسے منحوس سمجھیں گے اور اس لیے مینے عرض کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نرم دل مین
 محراب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر بیتاب ہو جائیں گے اور مارے رقت
 کے نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کمد و نماز پڑھا دیں پھر مینے شخص سے
 کہا کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو اور انھوں نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش
 ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز سچا ہیے اور پھر مینے
 مین ہی کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پونچا نے موزوں کے کعبہ
 طیارہ عبد اللہ بن زمرہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کمد و کہ نماز پڑھ لیں عبد اللہ سے ابو بکر صدیقؓ
 کو نپایا حضرت عمرؓ سے واسطے امامت کے کمد یا انھوں نے مسجد شریف میں نماز پڑھانی شروع
 کر دی آپ نے آواز حضرت عمرؓ کی سنی اور فرمایا کہ کیا آواز عمرؓ کی نہیں ہے تو لوگوں نے عرض کیا
 کہ عمرؓ کی ہی آواز ہے آپ نے بتا کید فرمایا کہ سو اب ابو بکر کے اور کوئی امام نہ ہو خدا کو اور مسلمانوں
 کو سو اب ابو بکر کے اور کی امامت منظور نہیں حال ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے
 جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اوس مقام پر نہ دیکھا شد رنج سے بیتاب ہو گئے
 اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد روئے لگے اور مسجد میں غل جپا بیت در نماز
 خم ابرو تو تازیاد آمد، حالتے رقت کہ محراب بفریاد آمد، سمع شریف تک غل پونچا آپ نے
 پونچھا کہ کیا ہی حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف میں قشرف لیک گئے اور نماز
 پڑھی اور لوگوں کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانو! تمھیں خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے ہو

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
 مسلمانوں کو نماز کا ارشاد
 مسلمانوں میں سے ہیں حضرت
 عیسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام
 بی بی

اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہو اور اب میں دنیا کو چھوڑتا ہوں اور ایمہ مرض میں کبھی غمگینان امت کو باین کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا اور آپؐ نے بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی ہو کہ انکا پیغمبر انکے سامنے انتقال کر جاوے اور جس امت خدا تعالیٰ ناخوش ہوتا ہو اس کے پیغمبر کو زخم رکھتا ہو اور اس کے سامنے امت کو ہلاک کرنے اور کئی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہو ف سوافق روایات کتب حدیث کے بعد از انکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز میں حسب الحکم امامت شریف کی دوبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز پڑھانے کے مسجد میں تشریف لیگئے ایک بار آپؐ ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھی صفہ میں بیٹھے کے چنانچہ سچ ابن حبان میں ہے اور یہ آخر نماز آپؐ کی تھی اور ایک مرتبہ آپؐ کھڑے ہوئے ہی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے تشریف لیگئے ابو بکر صدیقؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹیں آپؐ نے اشارہ کیا کہ یہی جگہ پر رہیں اور آپؐ پاس ابو بکر صدیقؓ کے جانیٹھے اور امام ہوئے اور ابو بکر صدیقؓ داہنی طرف آچے کھڑے ہوئے تو اب ابو بکر صدیقؓ کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے تھے اور ابو بکر صدیقؓ بطور کبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت صحیحین میں ہے اور ایک مرتبہ آپؐ بروز وفات یعنی صبح دوشنبہ کو حجرے کے دروازہ کھلے تشریف لائے اور پردہ اوٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت پر قائم دیکھ کر خوش ہوئے ابو بکر صدیقؓ نے اس وقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپؐ اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو آپؐ مسجد شریف میں تشریف نہیں لائے فی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیوں میں سے دو شخص کے پیچھے نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دوسرے عبدالرحمن بن عوفؓ کے ایک سفر میں چنانچہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اپنے پاس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاے حاجت سے تشریف لانے میں دیر ہوئی صحابہ نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو امام کر کے نماز شروع کر دی ایک رکعت پڑھ چکے تھے

کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوفؓ پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپؐ ایک رکعت اونکے پیچھے پڑھ کر ایک رکعت باقی اوٹھکر پڑھ لی اور ایک بار حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے پڑھا اور نماز پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلہ قبائینؓ کے واسطے رفع ایک نزل کے جو درمیان بنی عمرہؓ کے تھا تشریف لے گئے تھے آپؐ کو دیر ہوئی صحابہؓ حضرت ابو بکرؓ کو امام کو رکے نماز شروع کر دی اتنے میں آپؐ تشریف لائے ابو بکرؓ صدیقؓ کے پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابو بکرؓ صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زیدؓ کو آپؐ واسطے انتقام لینے خون زمین حارثہؓ والدہؓ کے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپؐ دست مبارک سے لڑا اونکے لیے باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر اُبیؓ کے حاکم پر لشکر لیجاوین اوس کا فرسے جبکی لڑائی میں زمین حارثہؓ اور جعفر بن ابیطالبؓ اور عبداللہؓ بن واحدؓ شہید ہوئے تھے انتقام جو جی لین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر میں تعینات فرمایا حضرت اسامہؓ کے امیر کربلا میں سر تھا کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکر کشتی تھی اونکا جی خوش ہوا اور حضرت خنیس رضی اللہ عنہ کے متعین کرنے میں یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب صحابہؓ کے دل میں جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر میں اور اصحاب لشکر کو عار نہو کہ کم عمر مولیٰ کے بننے کو ہم پر امیر کیوں کیا سبب بیماری آپؐ کے لشکر کی موتی مٹی رہی اور ابو بکرؓ صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تعیناتی سے علیحدہ کر کے مخصوص خدمت یعنی امامت مسجد شریف پر مامور کیا شنبہ کے دن دو روز وفات سے پہلے آپؐ کو افادہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپؐ رخصت ہوئے لشکر گاہ میں جبکہ باہر مدینہ کے ٹھہرے یکشنبہ کو مرض نے زیادتی کی خبر سکر اسامہؓ ٹھہر گئے دو شنبہ کی صبح کو کہ انکو تخفیف ہو گئی اسامہؓ آپؐ رخصت ہوئے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع طاری ہوئی اہل مین الدہؓ حضرت اسامہؓ نے یہ حال اونھیں کھلا بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن الحصیبؓ پہلی نے علم بردار اوس لشکر کے نئے علم کو لاکے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازیں ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجائز حضرت اسامہؓ کے واسطے مشورہ مامور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لشکر کو روانہ فرمایا

الارادہ فرمایا اظہار
صلی اللہ علیہ وسلم کا
واسطہ سے خلافت کا
عہد خلافت بنی ابوبکر
صدقہ رضی اللہ عنہ کو

خلافت کے رکھ لیا حال صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرضت
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکر اور بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو میں
ابوبکر کے لیے عہد خلافت کر دوں کہیں کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کے لیے اولی ہوں
پھر آپ نے کہا کچھ ضرورت نہیں خدا تعالیٰ اور مومنین خود سوا ابوبکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نہ کرے
صحیح مسلم میں بتصریح یہ لفظ ذکر رہا کہ میں عہد بناؤ خلافت ابوبکر کے لیے لکھ دوں چونکہ محدثین کا
دستور ہے کہ جو لفظ مطلب میں صریح ہوتا ہے اور مفید تر وہی ذکر کرتے ہیں اور جس کتاب کی
لفظ کو ذکر کرتے ہیں حدیث کی اسی کی طرف نسبت کرتے ہیں اگرچہ مضمون اس حدیث کا اس
کتاب کے اعلیٰ رتبہ کتاب میں واقع ہوا اسی سبب مشکوٰۃ شریف اور صواعق مرقومین کہ لفظ کتاب نہ کہہ
ہر حدیث کو صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قرآن اللہ سرہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ
میں بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہے رام پور کے جہنم علی نے شاہ عبدالعزیز
صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری میں بھی موجود ہے صرف مسلم کی طرف نسبت بیجا ہے سو یہ
اعراض سبب ناقضی کے قاعدہ محدثین سے ہے حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جوشنبہ کے روز یعنی روز وفات چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کا غذاؤ میں سے
باقین لکھ دوں کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو حاضرین خوب سمجھے نہیں بیماری کا آپ نے
بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی ٹھگئی تھی لہذا حاضرین میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا لے آؤ
اور بعضوں نے بنظر عدم تکلیف ہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے اور کتاب صدیقین کافی ہے یعنی ایسے وقت
تکلیف میں آپ کو محنت کرنا کچھ ضرور نہیں سبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضوں نے کہا
پھر بوجہ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپ تنگ ہو کے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر
آپ نے قلم دوات لاسے کو نفرمایا اور تین بائیں متعلق تدبیرات ملکی فرما دیں کہ اوشیخ ایتیم
أَجِيزُوا الْوَقْدَ جَائِزُهُ وَأَنعَامُ يَتَرَهُوْهُ فَوَدَّ كَوَيْبُ بْنُ أَدْنٍ لَوْ كُنَ كَوْجَبُ بْنُ عَرَبٍ وَسَطَ

ملاقات اور دیکھنے امور دین کے مریضے میں آتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دے اور تیسری بات ادبی بھول گیا شاہ عبدالعزیز صاحب لکھا ہی وہ حکم سامان کر دینے اور روانہ کر دینے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی حکم اوسکی روٹی کا دیا تھا اس قصے کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں اور اس گمان سے کہ باب جلا میں لکھنا آپ کو منظور تھا حضرت عمر کے بول دٹھنے سے وہ بات جاتی رہی اس کو عین مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہی اور منظر واقع کے جس طرح قصہ ہو اوس عین کچھ طعن نہیں خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی نہ تھا پہلے ابو بکر صدیق کے لیے آپ نے جو لکھنا چاہا تھا اوسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیر اس کے ارشاد کرتے تھے سوز بانی ارشاد کر دیے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نفرماتے فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا بلکہ جب حضرت عمرؓ کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے باز رہے معلوم ہوا کہ اسے حضرت عمرؓ کی اس معاملے میں بھی مثل معاملہ حجاب اذان دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تھیں اثنا عشر یہ میں طعن جواب طعن تفصیل تمام مذکور ہی حال ازواج مطہرات کیسے کہا کہ آپ کو مریض ذات الجنب ہو ذات الجنب ایک سبب کی بیماری ہوتی ہی سو بشورہ حضرت ام سلمہؓ و انس بن مالکؓ کے کہ جیسے میں ذات الجنب کا علاج لکھ دیکھ آئیں تمہیں آپ کے لیے لکھ دے تجویز کیا لکھ دے کہتے ہیں واکو کہ بیمار کے منہ میں ایک ہی سبب سے ڈالی جاوے سو آپ کے منہ میں ڈالی بہتر آپ منع کرتے ہے اشارے کے سبب غلبہ مرض کے آپ اسوقت بول نہیں سکتے تھے مگر نانا اور وہ دوا دہان مبارک میں ڈالی آپ کے منع کرنے کو وہ لوگ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا بدمزہ دوا کھائے کو نہیں چاہتا ہی اسی طرح آپ بھی ماننے جیہ پکواوس حال سے افاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنب تجویز کر کے دوا آپ کے منہ میں ڈالی تھی آپ نے فرمایا کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہی انبیاء کو ایسی بیماری نہیں ہو سکتی پھر آپ نے فرمایا جسے آدمی گھر میں ہیں سب کے منہ میں دوا اسی طرح ڈالی جاوے

فائدہ چھ

بہار روح لام و مرد
دال بر وزن قول

سولے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس مشورے میں تھے سو حسب الحکم مسواک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب کے منہ میں دوا دہی طرح ڈالی گئی حتیٰ کہ حضرت میمونہ کے بھی با آنکہ وہ دوز دار تھیں حال مرض موت میں آپ کو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال میں ہراسان ہیں آپ نے مسجد شریف میں تشریف لیجا کے خطبے میں انصار کی خاطر داری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی۔

حال حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل فات تھوڑی پہلے سے عبد الرحمن بن ابی بکر آئے اونکے پاس مسواک تھی آپ نے اوسکی طرف دیکھا مجھے شوق آپ کا واسطے مسواک کے معلوم تھا میں سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہو میں نے پوچھا آپ کیلئے رے لون آپ نے اشارہ کیا کہ ہاں رے لو میں نے مسواک عبد الرحمن سے لیکے اپنے دانتوں سے نرم کر کے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہؓ فرمایا کہ اتنی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخر عمر میں سیرا۔

آپ نے ہن آپ وہیں مبارک سے ملا دیا ف یہاں سے بہت خوبی مسواک کرنے کی پائی جاتی ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور حدیثوں میں بہت تاکید مسواک کرنے کی ہو حتیٰ کہ آیا ہے کہ ایک کھت مسواک سے شتر رکھتے مسواک کے برابر ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مثل مخ یہ بات نقل کی ہے کہ جو شخص الزم کرے مسواک کا توقع قوی ہو کہ مرتے وقت کلمہ شہادت اوسکی زبان پر جاری ہو گا اور فیون کہیں کی زبان جاری نہ ہو گا حال حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسے یعنی عبادت خانہ نصاریٰ کا ذکر کیا اور اوسکی تصویروں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اون لوگوں کی عادت تھی جب کوئی مرد صالح اون میں مرجاتا اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویریں بناتے اور بھی آپ نے فرمایا کہ

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يَمْنُونَ خُدَّ الْعَتَكِ

یہود و نصاریٰ کو انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد کر لیا حال بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ سنا تھا کہ پیغمبروں کو قبل موت اختیار دیا جاتا ہے چاہیں دنیا میں رہنا اختیار کریں چاہیں ملا علی میں جانا سو میں نے سنا آپ کو قبل فات کہتے ہیں

بیان خوبی مسواک
اور خانہ خیریتوں
تہذیب مسواک کا

باجان کینا زوفا
نجلہ

اللَّهُمَّ الرَّافِقُ لَا تَعْلَا یعنی یا اللہ مجھے منظور ہو اور ملے رفیقوں کے پاس جانا پتہ میں
سمجھی کہ آپ کو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہیں حال قبل وفات کے آپ نے یہ حکم فرمایا اَللّٰهُمَّ
وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلاموں کے ف کما کی
نماز کی تھوٹ ہوتی ہو کہ بوقت وفات بھی آپ نے اس کی تاکید فرمائی اور بھی لونڈی غلاموں کی
رعایت کی تاکید کی افسوس ہو کہ اب لوگ نماز میں بھی غفلت کرتے ہیں بہتیرے نہیں پڑھتے
اور بہتیرے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہیں کرتے بالخصوص کوچ کے بعد
کھڑا ہونے اور درمیان میں سجدہ کی بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہیں اور اس سے مانع عدم وجود
برابر ہو جاتا ہے اور لونڈی غلاموں پر بھی ظلم کرتے ہیں چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تاکید پر خیال کر کے نماز کو خوب درست پڑھا کرین اور لونڈی غلاموں کو بہت محبت
رعایت رکھیں حال بقول مشہور بارہویں بیچ الاول دوشنبہ کو دوپہر دھلے آپ نے وفات
پائی نزع کی تکلیف آپ کو بہت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا تَلَا لَه لَا تَلَا لَه لَا تَلَا لَه لَا تَلَا لَه
رنگ مبارک کبھی سرخ ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ تکیہ لگاتے تھے اور حلال
میں ریح مبارک آپ کی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ فخریہ کہا کرتی تھیں آپ کی وفات کو یاقوت
قائم ہوئی اصحاب اہل بیت پر ایسا بچہ ہوا کہ بیان میں نہیں آسکتا حضرت عثمان کو سکوت لاحق ہوا
حضرت عمرؓ کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وفات نہیں پائی جو کہے گا کہ آپ کی وفات ہوئی میں اسے قتل کروں گا ابو بکر صدیق اور حضرت
عباسؓ صاحب مہین قتل سے وفات سے پہلے کہ آپ کو لانا ہو گیا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی آپ سے
اذن لیکر اپنی زوجہ بنت خاریجہ کے پاس سٹخ میں کہ ایک جگہ کنارے پر تکیے کی چلے گئے تھے خبر
وفات کی پائے آئے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مرہو شانہ تنوار نکالے کھڑے ہیں اور لوگ اس کے گرد
ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا اور آپ کو خدا بلالیا
جیسے موسیٰ کو طور پر بلالیا تھا آپ تشریف لائے منافقین کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیں گے منافقین نے

لَا تَلَا لَه لَا تَلَا لَه
تاریخ ابن سعد

میں جمع ہوئے یہ تجویز کی ہو کہ سعد بن عبادہ کو امیر لکھن یہ خبر کے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سقیفہ بنی ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہیں پٹے ہوئے مکان کو اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ بنو انصار میں اس قبیلہ میں ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ سقیفہ بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہاں پہونچ کر انصار سے اس بات میں گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت ایک تقریر اپنے دل میں بنا رکھی تھی میں نے چاہا کہ میں کروں حضرت ابو بکرؓ کے ہندو کا اور خود تقریر کی جو باتیں میں نے سوچی تھیں بہت خوبی سے ادا کیں انصار کے نقصان اور نقصان بیان کئے اور ان کے حقوق کو بھی تسلیم کیا انھوں نے امارت کے بائیں میں جو دعویٰ کیا پہلے وہ کل امامت چاہتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں ہے اور ایک امیر تم میں نہیں مہاجرین میں ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی **اَلْاِمْرَئِیْتُ مِنْ قُرَیْشٍ سَرْدَارُ اَوْرَادِشَا** قریش میں سے ہوں انصار خاموش ہو رہے تب ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ان دو آدمی عمر اور ابو عبیدہ میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ سب تقریر میں لکھے ایک ہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا نیشیدت کے کہ میں امام ہوں ایسی جماعت پر جن میں ابو بکر ہوں میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا ہوتے کون امام ہو سکتا ہے ہاتھ دراز کرو انھوں نے ہاتھ دراز کیا میں نے بیعت کی اور حضرت ابو عبیدہ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی تصاوعتی محرقہ میں دایت معتبر لکھی ہو مسند امام احمد سے کہ بعد بچھانے حضرت صدیق اکبرؓ کے سعد بن عبادہؓ بھی اوسی وقت سمجھ گئے اور خلافت صدیق اکبرؓ کو انھوں نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہو کہ سعد بن عبادہؓ نے ساری عمر بیعت نہیں کی اور اس سبب مدینہ چھوڑنے کو چلے گئے معتبر نہیں ہے حال آپؐ وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرا اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپؐ کو غسل مت دو وہ خود پاک ہیں کہنے والے کو تلاش کیا کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور میں نے حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اس میں اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑوں سمیت پھر سب

دیکھ فصل نمونہ

بندر غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل و حضرت ابو بکر بھی وقت غسل کے حاضر ہوئے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس شرف میں سے ہمیں بھی کچھ نصیب ہوئے حضرت ابو بکرؓ نے ایک شخص انصار میں سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے میں اور اسی طرح کے کاموں میں مدد کریں حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ برکات جو لوگ آتے جاتے تہاتما نماز پڑھتے جاوین منظور یہ تھا کہ اس ششہ سے کوئی بے نصیب نہ رہے اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسد اطہر نبیائے کرام میں بعد موت کے مطلقاً تغیر نہیں آتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیاب ہو لینے دیا اگرچہ دفن میں تاخیر اتنی ہوئی کہ ششہ کو بوقت سپہر یا شب چار ششہ کو آپ مدفون ہوئے حال قبر کے باب میں یہ بات تھرا پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطہ دفن کے متعین ہوا اس واسطے کہ حضرت صدیق مثنوی رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی وہیں مدفون ہوتے ہیں جہاں اونگی روح قبض ہو اور مدینہ میں دو شخص قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ بغلی بناتے تھے اور ثعلبہ ابو سعید بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپ کی بغلی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپ کے لئے کہ شہوان اور کانام تھا آپ کے پچھانے کی گئی قبر میں آپ کے لئے بچھا دی اور کھنا میرا دل نہیں چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرہ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ مدفون ہوئے ف علیٰ کعبہ کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر میں مدفون ہونا خواص نبی کرم سے ہو حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا تھا کہ تین چاند ان کے حجرے میں اترتے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اونہوں نے تعبیر کی کہ تمہارے حجرے میں تین شخص ایسے مدفون ہو جائیں گے کہ بہترین اہل ارض ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مدفون ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ سے کہا کہ یہ ایک چاند تمہارے ہیں اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہوں گے ایک قبر کی جا

ذکر فی جہاد

عائشہ بن ابی بکر

میری شفاعت واجب ہوئی سلفیت خلت نمک نہ عادت ہی ہو کہ جب حج کو جاتے ہیں اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل عظیم نے طفیل جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گناہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں

فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان میں

قد مبارک میاں تھانہ ہوا لہذا بہت ٹھنکان فی الجملہ لہذا ہی سے قریب تھا احمد حسن جمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سے بلند معلوم ہونے رنگ مبارک فرخ و سید تھا مگر بائگیبی و حلت بعضی روایات میں ارادہ ہی کہ حضرت عائشہؓ نے جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوب صورت ہیں یا یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا اَنَا اَمْسَمُ وَاَخِي يُوْسُفُ اَحْسَنُ و میں کچھ ہوں یعنی گورا بائگیبی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے ف اہل نکاح لکھا ہو کہ انکے رنگ ہونے میں یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہو کہ دوسرے کو آپس کر لیتا ہے ع چیز کہ در کان نمک رفت نمک شدہ اور بھی کھانے کو مزہ دار کر دیتا ہو چونکہ اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت سے کیف کرے اور خلق کو آپ کے سبب سے باذواق معرفت کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک میں ملاحات عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا تو سر مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگر و نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک نمک ہوتے کبھی نرم گوش تک اور بالوں کے بیچ میں آپ فرق کیا کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہیں اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بد نما ہوں نہ چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی روشن ابرو سے مبارک باریک تھیں کمان کی صوت ملی ہوئیں معلوم ہوتی تھیں اور واقع میں ملی نہ تھیں دونوں کے بیچ میں کچھ فرق تھا در میان دونوں ابروؤں کے ایک رگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں سرخی

قد مبارک رنگ مبارک

نکتہ ملاحات نکاح

کے اندر

کے اندر

چشمان مبارک

شکم مبارک
صاف مبارک
انچہ خزانہ

بیان فرمائے جو کچھ
دیکھ کر کھانے کی بات ہوگا

بیان خوشبو
اور شہ

آبناف تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر پیل تھے شکم مبارک ایسا صاف شفاف نرم
تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف شفاف کاغذ کے تختے تہ کیے ہیں سینہ و شکم
مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ تو نہ ہونہ نیچا دبا ہوا کہ بد نما ہو ساق مبارک ہموار
وصاف گول تھیں فی الجملہ باریکی اور منہ تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور پنج سے
خالی اور اونگھلیاں پائے مبارک کی قوی و خوشنما اور اونگوٹھے کے پاس کی اونگھلی انگوٹھے
سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی ایسی
کہ سب خوبصورتوں پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ میں جمع کر دیا تھا بدیت خوبی
و شکل شامل حرکات و سکنات و انچہ خوبان ہمدارند تو تہادارنی و پسینہ شست سے بھی
آپکو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سر او سکا یہ ہو کہ آپ کا بدن نور تھا جیسے شمع کہ
رویشمین اونسکا ایک ہوتا ہی اور جو چیز اس کے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن اور منکشف ہو جاتی
ہو اور ہر سب سے آپ کا سایہ تھا اس لیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہی نہ لطیف نورانی کا گویا
جائزہ کھینچنے والے آپ کے ساتھ تھوڑے کا خوب بخت لکھا ہی اس قطعے میں قطعہ پیغمبر مانند
سایہ و تاشک بدل یقین یافتہ یعنی کھرس کہ پرواوست پیدا است کہ بر زمین یافتہ جسم مبارک
سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اس کے ہاتھ میں خوشبو آتی اور عرق شریف
ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیوں نے شیشے میں کر رکھا تھا دھنوں کے بجائے عطر لگا دیتی تھیں
سب خوشبو یوں سے اس کی خوشبو غالب ہوتی تھی جس کو چہ میں آپ نکل جاتے اور اسے خوشبو
آتی یہاں تک کہ پھر جو وہاں بھگتا خوشبو سے پہچان لینا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں آپ
جہاں قضاے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب
میں آپ کے قذارت اور بدبو تھی رات میں ایک بار برتن میں آپ نے پیشاب کیا تھا ام میں نے دیکھا
سے پی لیا مطلق بخانا کہ پیشاب ہی آپ سے اس کے فرمایا کہ ترا بیت کبھی نہ کھیگا لہذا فقہانے لکھا تو
کہ بول اور برازا آپ کا بخش تھا چنانچہ جیسی شایع بخاری نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مذہب امام ابو حنیفہ

رحمہ اللہ کا یہی ہی خوشبو آپ کو دنیا کی چیزوں میں بہت پسند تھی اسلئے کہ آپکی مجلس تھی اور
 بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو عورتیں بہت پسند تھیں اور آپ کو خدا تعالیٰ نے چالیس مرد
 کے برابر طاف دی تھی اور بھی دنیا کی چیزوں میں آپکو اچھا کھانا پسند تھا راوی ہمیشہ لکھا
 کہ دو چیزوں سے تو آپ نے حظ اوٹھا یا یعنی خوشبو اور نسائے اور تیسری چیز یعنی طعام سے
 آپ متنع نہ ہوئے بلکہ قصداً آپ بھوکے رہتے یہاں تک کہ شکم مبارک پر ہتھوڑا دھرتے اور باوجود
 ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نہا پر قادر ہونا کہ ایک ات میں سباز و لاج مطہرات کے پاس
 ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہی بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام مغوی کا حصول
 طاقت میں تھا اسلئے آپ کو طویل کا روزہ رکھنا جائز تھا اور راست کو ناجائز ہی آپ نے فرمایا کہ کو
 تم میں مجھ سا ہی میں خدا تعالیٰ کے پاس ات کو رہنا ہوں خدا تعالیٰ مجھے کھلا بلا دیتا ہے یعنی
 بسبب غذاے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہیں ہوتی کبھی بدن مبارک
 پر نہیں بیٹھتی تھی اس سبب کہ کبھی سجاست پر بیٹھتی ہی ایسے جسدا طہر پر کیسے بیٹھے جس جانور پر
 آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول برا نہ کرتا آپ ہمیں مبارک سبب ہم سب سوار رہتے
 کنوؤں کے شیریں ہو جائیگا اور کبھی ایک قطرہ اوسکا کسی طفل شیر خوارہ کے منہ میں ڈال دیتے
 ہستراڈ شیر مارا دوسے فوت دیتا کہ دن بھر اوسکو حاجت نہ دھ پینے کی نہوتی اور سوتے میں گرج
 آنکھیں آگے بند ہوتیں لیکن دل آپکا بیدار رہتا تھا لہذا جو اوسوقت آپکے پاس باتیں کرتا سب
 آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہیں جاتا تھا اور سوتے میں آپکا تنفس یعنی سانس لینا
 ظاہر ہوتا آپ خڑانا کبھی نہیں لیتے تھے اسلئے کہ خڑانا ایک آواز نا پسند ہو اور خدا تعالیٰ نے
 سب پسند باتوں سے آپکو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے ہونا خڑانے کا
 بیان کیا ہی بدن مبارک اور جائے مبارک میں جون نہیں پڑتی تھی اور یہ جو حدیث میں آیا ہو
 گانَ یَعْلٰی ثَقِیْکَ یعنی آپ اپنے کپڑوں کی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہی مراد یہ ہو
 کسی اور کی جون جو آپکے کپڑوں پر چڑھ آتی تھی اوسکے دفع کر دینے لے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

جان جنوں کا جو
 اون جنوں کا جو
 وین جنوں کا جو

میں کسی بات کا کہیہ
 میں کسی بات کا کہیہ
 میں کسی بات کا کہیہ

ابن دین مبارک

اور بیخون نہ لکھا ہو کہ خن خاشاک وغیرہ سے صاف کرنے کو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع امکان تھا کہ ایسے جسد طہر اور نظیف اور لباس معطر و معتبر میں جون پڑیں جون تو بہت کثافت میں پیدا ہوتی ہی اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلہ کھیلنا پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے شل شیطان فرمایا جلون کے دھونے اور کنگھی کرنے کا اور تیل چھیل لگانے کا آپ نے حکم دیا ہی لیکن مسئلہ کہ اکثر اوقات اسی میں مشغول رہے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کیا کرے

فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان میں

خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ لَكَلِّ اَخْلُو عَظِيْمٍ بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے خلق کو عظیم و عمدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عائشہؓ نے کسی نے آپ کو اخلاق کو پوچھا ادخون نے کہا کہ کان خُلُقُهُ الْقُرْآنُ آپ تعالیٰ جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ سب سے متصف تھے وضع آپ کا وہ فارسی جو ایک بارگی آپ کو دیکھتا ہیست لکھتا مگر جب شبہ فی حضور سے مشرف ہوتا اور باجست کرتا آپ کی محبت اور سیکے دل میں آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتے منتظر اس کے رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک سے بخشا وہ پیشانی و روئے خندان ملتے کبھی آپ کی زبان پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا جو کوئی آپ کو پکارنا آپ فرماتے لیکن یعنی حاضر اصحاب میں کبھی پانچ پھیلا جس مجلس میں تشریف لیجاتے کہ راہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور مد محفل کا کرتے اگر کوئی شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک نہ چھوڑتا آپ چھوڑاتے کبھی کسی شخص کو اپنے اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر ہمدین اور اپنی ذات کے لیے کبھی اپنے بدلہ نہیں لیا اور کسی پر غضب نہیں کرتے تھے مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہوا اور اس وقت میں خدا تعالیٰ کی واسطے ایسا آپ کو غضب ہوتا کہ کوئی آپ نہیں لاسکتا تھا بدھی عورتیں جو آپ کو اپنے کام کے لیے ساتھ لے لیتیں آپ ساتھ ہو لیتے اور کام کر دیتے لیکن یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعده معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہیں ہوا تھا کہ اس

وہابیوں نے کہا کہ یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعده معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہیں ہوا تھا کہ اس

اگے تقاضے شدید کیا جو نہ درستی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اوس نے کہا کہ تھکا
 خاندان میں ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے اس بات کو سن کے حضرت عمرؓ بتا ہو گئے ہوس
 یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف میں نہوتا تو میں تیری گردن مارتا اس نے حضرت
 عمرؓ سے فرمایا کہ تھیں چاہیے تھا کہ مجھ سے بدلے لیے کہتے اور اوس سے تقاضا نرمی کے لیے
 کہتے اور سکوز جبر چاہیے تھا جاؤ اوس کا قرض ادا کرو اور میں صباغ عوض اوس سے چھلکے کے
 زیادہ دو جائے یہودی نے یہاں تک حال دیکھا کہ وہی وقت ایمان لایا اور کہا کہ میں کتب ریفقہ
 میں پیغمبر آخر الزمان کی صفت میں دیکھا ہوں کہ جو نہ کوئی اور نہ سے درستی کرے وہ نرمی
 کریں مجھ اوس صفت کا امتحان منظور تھا سو دنیا ہی پایا اس نے شک غیر آخر الزمان ہیں آپ کی
 نرم خوئی یہاں تک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اوس کی تعریف فرمائی **فِيمَا كَرِهَتْ مِنْهُ لَنْتَ**
لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اس کی بڑی مہربانی
 ہے کہ تم نرم ہوئے مسلمانوں کے لیے اور اگر تم درشت خوشحال ہوتے تو بیشک پریشان
 ہو جاتے تھے اسے گرد سے برکت کے لیے سینے کے لوہڑی غلام خادم برتن پہننے کا کام
 درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوس میں ڈالیں آپ اونکی خاطر سے اگرچہ جاہل کے
 دن ہوتے ہاتھ اونکے برتنوں میں ڈال دیتے تباہ کن سبب جردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس
 تین اصحاب بے تحلف بہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتیں جو خلافت میں نہو تھیں اگرچہ طرفت
 کی ہو تھیں آپ کی مجلس میں کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس میں ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو
 میرے بھتیجے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئے اور خون نے کہا کہ میں سفر کو جاتا تھا میں نے پرستش
 کے لیے سٹو کا ایک بٹ بنا یا راہ میں تو شہ ختم ہو گیا میں نے اوس بت کو ٹوڑ کے کھایا سو مجھے
 تو بت یہ نفع دیا ایسی باتیں ہنسی کی بھی مجلس شریف میں مذکور ہوتی تھیں آپ کبھی کبھی مزاح یعنی
 ہنسی کی بات اصحاب فرماتے تھے مگر سو آج کے نہیں فرماتے تھے ایک شخص نے آپ سے سواری
 مانگی آپ نے فرمایا کہ میں تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ درنگ اوس نے کہا کہ میں اونٹنی کا بچہ لے کے

حکیم بیان بہارِ دہقان
رضی اللہ عنہ

کیا کرو گھا آپ نے فرمایا کروٹ اوٹنی کے بچہ نہیں ہوتے ہیں تو کہے ہوتے ہیں سو یہ بات سچی
تھی بڑہ ظرافت آپ نے اس طرح فرمایا ایک شخص تھا زاہر نام گانوں میں رہتا تھا گانوں کی چیزیں
بطور ہڈی کے حضور اقدس میں لایا کرتا تھا اور آپ اسے شہر کی چیزیں خرید کر دیا کرتے تھے
اور فرمایا آپ نے زاہر کا بیٹا کو آٹھ سو کا حضور کو بیٹنی زاہر ہمارا گانوں کا آدمی ہو اور ہم آپ
شہری ہیں یعنی گانوں کی چیزیں ترکاری وغیرہ لے آتے ہیں اور ہم شہر کی چیزیں انکو خرید
لیکن زاہر بازار میں کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپ نے جا کے انکو پس پشت سے لپٹا لیا انکو
نے دیکھا تھا کہنے لگے کہ کون ہو چھوڑے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ آپ ہیں پیٹھ اپنی بدن
سے خوب چپٹا دی پھر آپ نے فرمایا کون بول لیتا ہو اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت میری تو
بہت کم ملے گی سیاہ فام تھے اور صورت اونکی اچھی تھی اس سبب انھوں نے یہ بات کہی آپ نے
فرمایا لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک تم کہ قیمت نہیں یعنی اس کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول
اور نہ کیسے مقبول خدا ہو تو کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب اور مقبول تھے ایسی ہی
باتیں ملائمت کی آپ واسطے طبیعت قلوب سلیم کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام
اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دہ دہ لینا اور کام
گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپ کے خادم تھے وہ کہتے ہیں کہ میں برس میں ایک حدیث
کری قسم ہی خدا کی کہ سفر و حضر میں جب قدر میں آپ کا کام کرتا تھا اس سے آپ میرا کام زیادہ کرتے
اور کبھی دس برس کے عرصے میں آپ نے مجھے جھڑکا نہیں اور نہ ان کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام
کیون نہیں کیا یا فلاں کام کیون کیا اور سواری فرماتے تھے براہ تواضع ہر سواری پر اونٹ چھوڑ
پر خیر سپرد از گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے تھے ایک سفر میں اصحاب نے ایک
بکری ذبح کی کھانیکے واسطے اور آپ میں کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال صاف میں کھانگا
ایک نے کہا کہ گوشت میں بناؤں گا ایک نے کہا کہ میں پکاؤں گا آپ نے فرمایا کہ کھڑیاں کھال سے
میں اٹھاؤں گا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کا ہیکو بھیت کریں آپ نے فرمایا

سزاوارت کا بیان

کہ خدا تعالیٰ ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کے بیٹھے اور کام میں ایک
 نہواور آپ جا کے لکڑیاں اوٹھا لائے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب آپ کو مسجد کو تشریف لاتے
 دیکھتے صحابہ بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب کہ جانتے تھے کہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی
 بنظر شفقت باین خیال کہ برابر کھڑے ہونے میں کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہو لوگوں کو تکلیف ہوگی
 اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہواکرین صحابہ مقتضائے لگاؤ و فوقی لگاؤ کا دین کار بند ہو
 اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے منع ہے اور حدیثوں سے جواز قیام کا واسطہ
 شخص معظم کے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہی امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن
 میں اس مسئلے کو لکھا ہے اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلے کے بیان میں انھوں نے علیحدہ تصنیف کیا ہے
 اور احادیث سے بلائ قویہ جواز قیام کو ثابت کیا ہے آپ مسکتوٰۃ بہت محبت رکھتے ہر غریب اور
 امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف اور عورت کی توقیر کرتے، محبت میں ہر ایک
 سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تھے جو یہ ہو ہوتا اور علی عیادت بہ شرف پہنچتے
 اور غزوہ کے گھر و بیٹھ تم سبھی تشریف لجاتے جو کوئی ہدیہ لانا قبول فرماتے اور اکثر اوس کا بدلہ دیتے
 اوسے قدر یا اوس سے زیادہ اور شہادت آپ کی اکثر قیام و ہوتی اور ایک مجلس میں سو سو بار استغفار کرتے اور
 نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور باین کثرت نماز پڑھتے اور مسجد میں قیام کرتے کہ ہاتھ مبارک اور دم
 لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کی اگلی کچلی خطائیں
 معاف کر دیں ہیں آپ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ مَعْبُوْدًا شَکُوْرًا یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ
 مہربانی کی ہے تو کیا میں بندہ شکر گزار نہ ہوں اور شکر ادا نہ کر دوں تاکہ کی نوازش کا ادا نہ کروں آپ جو
 بہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے کبھی آواز سے نہیں بہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ
 سامع ابھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تقسیم سامع کے تین بار کر فرماتے اور ہر ایک سے اوس قسم
 کے موافق کلام کرتے اور اسد جل جلالہ نے آپ کو جامع الکمل عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
 تھوڑی ہو اور معنی بہت ہوں جیسے لَا تَمْنَا الْاَعْمَالُ بِالْاَعْمَالِ سَبْعٌ عَلٰی سَبْعٍ

نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث صمد ہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہیں اور علمائے حق
 اور فقہانے ایک فقرہ کی شرح میں لکھا ہو یا کھن حصن المسلمین کہ کمالا یعنی نبی آدمی
 کی خوبی اسلام میں سے یہ بات ہو کہ جس بات میں کچھ فائدہ نہ ہو مگر سیدہ حدیث بھی صمد ہا امور دینی اور دنیوی
 میں کارآمد ہو اسی طرح اور بہت سی حدیثیں ہیں شجاعت اور سخاوت میں آپ سب سے غالب تھے شجاعت
 کا یہ حال تھا کہ جنگ حنین میں جب وقت لشکر کو ابتدا میں ہزیمت ہوئی تھی آپ نے بغلہ بٹھاکو جس کا نام دل دل تھا
 لے کر بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے انا اللہ ہی الاکبر انا ابن عبد المطلب میں نبی ہوں چھوٹے
 نہیں میں پیغمبر المطلب کا اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ وہیں
 تشریف رکھتے اور ہم لوگ جا کے آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب
 میں لائیں فرماتے تھے حتی الوح او بھا مطلب پورا کرتے تھے اور جو نہ سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جزا
 دیتے اور اس طرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے بڑے حتی کہ بعضے کفار صے صفوان بن امیہ سب آپ کی
 سخاوت سے گئے ان ہو گئے اوس کے حق میں آپ کی سخاوت ہی ہجرہ ہو گئی صفوان نے کہا کہ خبر نبی سے اسی سخاوت
 ممکن میں اس سبب و ات میں فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست غریب کی طرح رکھتے تکیہ
 لگھ کے کھاتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور کھاتے کو کبھی برا نہ کہتے
 ہوتا کھا لیتے نہیں اونٹ یا دیتے دو دھند اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے کت کے گوشت
 آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ نے کھایا ہی جسم اللہ کر کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع
 کرتے اور سید ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر استنجایا نہ کھاتے نہ پینے میں ایسے کام یا نہیں ہاتھ سے کرتے
 جس چیز میں بوسے برائے جیسا کچا لسن یا کچی پیاز اوس کو نہ کھاتے اور نہ پسند فرماتے سواک کو بہت
 رکھتے اس سبب کہ باعث ہی صفائی اور نظافت کا سواری میں آپ کو گھوڑا بہت پسند تھا دست
 مبارک گھوڑے کی پیشانی پر پھیرتے اور آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہو

فصل تیسری معجزات کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو معجزے

میں سے بہت سی
 معجزات کے بیان میں

بیان کی گئی ہیں
 میں سے بہت سی

میں سے بہت سی
 معجزات کے بیان میں
 میں سے بہت سی

ہو غیر کوٹے تھے آپ کو سب اور علمائے محدثین اور اہل اہل سیر نے ہجرات آپ کے بقدر اپنے علم کے لئے بیہوش
 نے صرف ہجرات کے ہی بیان میں کتاب لکھی جو جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ تصنیف کی اگلا
 راقم الحروف نے یہ کتاب نہیں دیکھی لیکن میں نے اہل علم سے سنا ہے کہ ایک ہزار معجزے اس میں مندرج ہیں اور محنت
 ستا ہے کہ علمائے محدثین نے لکھا ہے کہ تین ہزار معجزے آپ سے صادر ہوئے فقیر نے بھی سارا لکھا ہم اہلین فی
 آیات رحمۃ اللعالمین صرف ہجرات عالیہ کے بیان میں تصنیف کیا ہے اور التزام کر کے وہی ہجرات مندرج
 کیے ہیں جو روایات مستبرہ کتب حدیث میں وارد ہیں اور تین سو معجزے اس میں درج ہیں اور برکت
 ایز کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ای تمہید اور تقریر و ترتیب دار اس کے سالے کی ہوئی
 ہے کہ مقبول طبع اہل علم و دین ہر خدا تعالیٰ اور اس کے حبیبؐ بھی مقبول فرمایا ہو مطاوعی حالات
 اس کتاب میں بہت معجزات مذکور ہو چکے ہیں اس لیے کہ معجزات کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ کیا
 معجزات سے خالی ہوتا تھا اس مقام میں چنانچہ معجزات شریفہ لکھے جاتے ہیں عجبت شریفہ ۱۰۰۰
 معجزات قرآن مجید ہے کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا نسب انبیاء کے معجزات سے الیٰ قبت
 میں ظاہر ہو کے معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپ کا اب تک کہ ابتداء نزول سے بارہ سو اٹھتر برس
 ہوئے باقی ہو اور قیامت تک باقی رہے گا فصحاے عرب کہ فصاحت و بلاغت میں بعد ایل تھے اور
 فی البدیہ قصیدہ طویلہ اور نثر سبع طویل بہ تکلف کہہ دیا کرتے تھے اس کے مقابلے سے عاجز رہے
 اپنے برملا ان سے کہا قَاتِلُوا السُّورَةَ مِنْ مِّثْلِهِ وَاذْعُوا الشُّكَّاءَ كَمَا مِّنْ دُونِ
 اللّٰهِ اَرَبُكُمْ صَادِقِينَ ۝ لاؤ تم کوئی سورت قرآن کیسی اور بلا کو اپنے مردگاروں کو
 سو اٹھتر برس سے ہو وہ برابر سورہ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكِتَابَ وَالْفَلَاحَ ۝ کہ سب سے تو نہیں چھوٹی ہو
 نہ بنا سکے اور آج تک دشمنان دین کہ فکر میں تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہیں اس بات پر قادر نہ ہوئے
 اور قرآن شریف بہت سی پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے کہ آئندہ خبر جیسی دی تھی ویسا ظہور میں آیا
 مثلاً قبل زمان ہجرت فارسیوں اور رومیوں میں ایک زمین متصل عرب پر لائی ہوئی اور فارسی
 غالب آئے مکے کے کفار خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ فارسی اہل کتاب نہیں ہیں نہ غالب آئے

حجۃ

پیشین گوئی اہل نبیجہ
قرآن مجید

رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں اسی طرح ہم کہ اہل کتاب نہیں ہجرت جنگ محمدیوں پر کہ اہل کتاب
ہیں غالب آئیں گے اللہ جل جلالہ ابتدا سورہ روم میں خبر دی کہ فی الحال تو فارسیوں
پر غالب آئے ہیں مگر پھر رومی فارسیوں پر غالب آجاویں گے چند سال میں نو برس کے اندر رومیوں
اوسکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانوں کی فتح کفار پر بدر میں ہوئی اوسی دن فارسیوں پر
رومی غالب آئے اور اللہ جل جلالہ نے اوسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور
اوس آیت میں ایک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اوس آیت میں ہی یوحنا مہدیؑ کی تصریح ہوئی
بے شک اللہ تعالیٰ اوس دن خوش ہوئے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اوسکے بھی واقع ہوا کہ
جسدن رومی فارسیوں پر غالب آئے اوسی دن کہ روز بدر تھا مسلمانوں کی بھی مدد ہوئی
خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ خوش ہوئے فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہوئے اوس فتح عظیم
کہ یوحنا مہدیؑ عظیم ہووے مسلمانوں کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر
دی کہ یوحنا مہدیؑ کو بھی کسی لڑائی میں مسلمانوں پر غالب ہونے کے اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ یوحنا مہدیؑ قریظہ اور یحییٰ نصیر اور یحییٰ قتیق اور غیر والے سب کے مسلمانوں کو لڑائی میں غالب
ہونے کسی نے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت بر شدہ ملے گی اور اوسکے دین کو اوسکے وقت میں بوقت
و شوکت ہوگی مطابق اوسکے چار یار با صفا خلیفہ رہند ہوئے اور دین اسلام کی اوسکے وقت
میں بڑی قوت ہوئی اسی طرح اور بھی پیشین گوئیاں قرآن مجید میں ہیں کہ کتب تفسیر وغیرہ میں
بذکر ہیں اور رسالہ الکلام الامین میں بھی فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہیں مجتہدین صریح بخاری اور
مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آل
آئے گی کہ اوسکی روشنی سے شہر ہجر کی پہاڑیاں جھکانام احقاق الابل ہر روشن ہوں گی
سو شہر ہجری میں متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلی اور ایک مدت تک
رہی پھر معدوم ہو گئی تفصیل سے حال اوس آل کا محل لایحجاز فی الاعجاز بنار الحجاز میں کہ اسی

خداوند سبحان و تعالیٰ
نور ہدایت کا دلیرانہ
پہلو میں ہوتا ہے

پیشین گوئی کا
قرآن مجید

پیشین گوئی کا
قرآن مجید

پیشین گوئی کا
قرآن مجید

پیشین گوئی کا
قرآن مجید

پیشین گوئی کا
قرآن مجید

پیشین گوئی کا
قرآن مجید

زمانہ ظہور میں قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی تھی اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخیر
 والمصطفیٰ امین کہ سید منہودی کی تصنیف ہو اور جذبا القلوب الی ديار المحبوب تصنیف شیخ عبد الحق
 دہلوی میں مذکور ہو اور الکلام البین میں بھی احوال و سکا فی الجملہ مشروح ہو معجزہ
 سنن ابو داؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانوں کے ایک
 شہر کو کہ مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا اور اس کے بیچ میں جلد ہوگا گھیرینگے اور مسلمان ہاں کے تین
 قسم ہو جائیں گے۔ بعض بادشاہ ترک کی پناہ میں آجائیں گے وہ ہلاک ہونگے اور بعض اپنا
 مال اسباب و زعیال و اطفال لیکے بھاگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعض ہتھیار لینگے اور
 لڑینگے وہ شہید ہونگے انتہی مطابق اوسکے واقع ہوا کہ ترکان تناری نے شہر بغداد کو کہ بیچ میں
 اوسکے جلد ہر عہد مستعصم باللہ غلیفہ عباسی میں آگے گھیرا اور غلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہنے
 بادشاہ اترک کے پاس حاضر ہوئے اوس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری ہزارہیں ادن
 سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مار گئے اور تباہ و برباد ہوئے اور ایک
 جماعت نے جہاد کیا اور کچھ چہرہ لگلوئے شہادت سے رنگیں ہوئے معجزہ ہوا کہ عمار بن یاسر کے لیے اپنے
 فرمایا کہ گردہ باغیوں کا او خبیث قتل کر لیا مطابق اوسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ تھے تو
 لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے معجزہ اپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمانؓ بوس
 میں شہید ہونگے مطابق اوسکے واقع ہوا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے
 شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل اونکا سر میں تلوار مار گیا دائرہی پر خون بہیگا مطابق اوسکے ہوا
 معجزہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے فرمایا تھا کہ اوسکے سبب اللہ تعالیٰ
 مسلمانوں کے دو بڑے گرد ہوں میں صلح کرو لیا مطابق اوسکے ہوا کہ حضرت امام حسنؑ نے حضرت
 صلح کر لی معجزہ حضرت امام حسین کے لیے اپنے خبر دی کہ کولامیں شہید ہونگے مطابق اوسکے ہوا
 معجزہ فتح بیت المقدس کی اپنے خبر دی تھی سو حضرت عمرؓ کے وقت میں فتح ہوا معجزہ
 اپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسری میں جو خزانہ ہو مسلمانوں پر تقسیم ہوگا مطابق اوسکے عہد حضرت عمرؓ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ شہر مدائن اہل اہلسلطت یزدجرد بادشاہ فارس کو فتح کیا اور محل سفید کا خزانہ
 کو اسی شہر میں تھا مسلمانوں کے ہاتھ آیا معجزہ خارجہ کے ظہور اور ہونے ذوالندہ کی آمد میں
 اور ان کے مقتول ہوئی ہائی ہاتھ اشخاص اہل حق سے اپنے خردی تھی مطابق اس کے عند حضرت علیؓ میں
 واقع ہوا کہ خارجیوں نے بھاؤ کیا عبد اللہ بن مہبہ و لکھا سزا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شکر
 اور نیچے لجا کے اونہیں قتل کیا حضرت ابو سعید خدریؓ راوی اس حدیث کے ساتھ تھے اور
 ذوالندہ کہ اس کا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے تھا جیسا کہ آپؐ نے فرما دیا تھا خارجیوں میں کیا گیا
 معجزہ باغیوں کے پیدا ہوئی آپؐ نے خردی تھی اور فرمایا کہ وہ لوگ سلف کو برا کہیں گے
 اور حضرت علیؓ کو بت بڑھا دیں گے مطابق اس کے ہوا کہ حضرت علیؓ کے وقت میں باغی عبد اللہ بن سبا
 فوجہ و فاضل پیدا ہوا معجزہ حضرت عمرؓ کی نسبت آپؐ نے خردی تھی کہ فتنہ اور فساد اس کے سبب سے
 بند رہا جس کا انتظام اس کے عند خلافت تک خوب ہیگا مطابق اس کے ہوا معجزہ
 آپؐ نے خردی تھی کہ اس کا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے تھا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا خارجیوں میں کیا گیا
 اس کے حضرت عمرؓ کے عند میں ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے غنائم فارس میں لنگن نئے جرد
 بادشاہ کے بھیجے تھے حضرت عمرؓ نے سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے اتنے بڑے تھے کہ سراقہ کے
 کندھوں تک پہنچے ہاتھوں کو اس مقام میں یہ شبہ ہوتا ہی کہ لنگن سونے کے تھے اور
 پہننا مردوں کو مطلقاً حرام ہی بالخصوص سونے کا پھر حضرت سراقہؓ نے وہ لنگن کسے پہنے اور حضرت
 کیسے پہنائے سو جواب یہ ہی کہ سراقہؓ ان لنگنوں کو پہنے نہیں سہے بلکہ حضرت عمرؓ نے واسطے ہیں
 خبر آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھوں میں ڈال دیے تھے پھر سراقہؓ نے اوتار ڈالے
 معجزہ آپؐ نے خردی تھی کہ مصریح ہوگا اور اذیت سے فرمایا تھا کہ مصر میں تم دفن اور
 کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو گے تب ہاں سے چلے آؤ مطابق اس کے واقع ہوا کہ حضرت
 کے وقت میں مصر مفتوح ہوا اور حضرت ابو ذرؓ نے ایک دن عبدالرحمن بن شریہیل بن حسنہ اور
 ربیعہ اس کے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا اور وہاں سے چلے آئے معجزہ

معجزہ
 ذوالندہ کی آمد میں
 خارجیوں کے ہاتھ
 اشخاص اہل حق سے
 اپنے خردی تھی
 مطابق اس کے
 عند حضرت علیؓ میں
 واقع ہوا کہ
 خارجیوں نے بھاؤ
 کیا عبد اللہ بن
 مہبہ و لکھا سزا
 تھا اور حضرت
 علی رضی اللہ عنہ
 نے شکر اور نیچے
 لجا کے اونہیں
 قتل کیا حضرت
 ابو سعید خدریؓ
 راوی اس حدیث کے
 ساتھ تھے اور
 ذوالندہ کہ اس کا
 ایک ہاتھ مثل
 پستان عورت کے
 تھا جیسا کہ آپؐ

معجزہ

معجزہ

حضرت عمرؓ کے لیے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہو گئے مطابق اوسکے ہوا ابو لؤلؤ محبوس کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھتے میں صبح کی وقت اوس نے زخمی کیا شہید ہوئے **معجزہ** عدی بن حاتم سے اپنے فرمایا تھا کہ ملک عرب میں سب انتظام اسلام کے ایسا با امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہونے کی خبر سے حج کے لیے آئیگی اود کچھ خوف و سکو سوا خدا کے کسی کا نہوگا مطابق اوسکے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کو کہ تنہا حیرہ سے حج کے لیے آئی تھی دیکھا **معجزہ** اپنے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر کہ تھرہ بن ایک طرف کے چکنے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوٹن میں تیل چڑھا ہی خون بھیگا مطابق اوسکے عہد یزید بیٹین واقعہ حیرہ وہاں واقع ہوا وہاں سے کے لوگ یزید سے منحرف ہو گئے اور اوسکے حاکم اور سب ہی اسے کو مدینے سے نکال دیا تب یزید نے مسرت بن عقبہ کو ایک بڑا شکر خوشخوار لیکر مدینے پر بھیجا اور اوسے جاکے بڑی خوزیری کی اور نہایت ظلم کیا خون احجار الزیت پر بہا کر کہتے ہیں پتہ کی زمین چلی ہوئی کو ابسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حیرہ اوسکا نام ہوا **معجزہ** اپنے خبر دی کہ میری اس کے لوگ دریا سے شور میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرتے گئے اور اہم حرام بنت ملحان کے ہونگی مطابق اوسکے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ بابر حضرت معاویہ دریا میں جہاز ہوا اور اہم حرام بھی وہاں تھیں بلکہ سواری گئے اور سے گر کے پھرتے وقت **معجزہ** اپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سے پہلے وہ آپ ملتی ہوئی تھکے ہاتھ لنبے ہونے یعنی بعد آپ کے ازواج مطہرات میں سے پہلے وفات اون بنی بنی کی ہوگی جو بہت سخی ہیں میں زیادہ لنبے ہاتھ والی کنایہ ہو زیادہ سخی پہلے ازواج مطہرات یعنی حقیقی شخص تھیں لگین لکڑی سے آپس میں ہاتھ ناپنے پھر جب حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا تب بھی کہ مراد لنبے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اس لیے کہ سب بیویوں میں زیادہ وہی سخی تھیں **معجزہ** حضرت ثابت بن نضیر بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت آپ نے خبر دی تھی کہ اون کی موت بشارت ہوگی مطابق اوسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے **معجزہ** ایام منا میں کفار کہ ابو جہل وغیرہ

[illegible]

معجزه

مح ۲۲
ذکر شوق القمر

آپؐ کی خواہش کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں آپؐ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا اور
 ٹکڑے اسے فریق سے ہو گئے کہ جبل حرا و نون کے درمیان میں نظر آتا تھا آپؐ پکار کر کے کہا اے
 لوگوں کے گواہ رہو سب اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن سب شقاوت ازلی کے ایمان لائے بلکہ کہنے لگے
 کہ یہ جادو ہی کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اور آپؐ مشاہدے کو یہ ٹھہرایا کہ نگاہوں پر ہماری جادو کیا کہ
 ہمیں ایسا نظر آیا یعنی نظر بندی کی اس معجزے کا کلام اس میں بھی ذکر ہوا **قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَةَ**
وَالنُّشُوءَ الْقَمَرِ وَلَئِنْ كَرِهْتَ الْآيَةَ لَيُعَرِّضُوهَا وَيَقُولُوا سَحَابٌ مُسْتَمْسِكٌ قَرِيبٌ
 قِيَامَتٍ اور وہ ٹکڑا گیا چاند اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ مٹھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں
 جادو ہی کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی اور احادیث کی دایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہو
 بکفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بندی ہی تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم ہوا ہو گا دور کے
 شہر و دیہات و نون جو اشخاص کے میں آئے اون سے پوچھا سب نے بیان کیا فی
 الواقع ایسا ہی ہوتا ہے اور ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینوں نے
 دو اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب جبرام علویہ میں خرق و التیام نہیں
 ہوتا سو یہ اعتراض محض یہود و عیال ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز اس
 بات کے قائل نہیں اور حکماء میں صرف مشائخ اس بات کے قائل ہیں سو کوئی دلیل نسبت
 پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق و التیام نہیں قائم نہیں کی چنانچہ صدر شیرازی نے
 شرح ہدایۃ الحکمۃ میں کہ مشہور بصدرای سب بات کو دو مقام پر لکھا ہی اور حکماء انگلستان نے
 کہ بروضع فیما غورس اثرائی ہیأت کو قائم کیا ہی بھی ثابت کیا ہی کہ سب ستارے مثل زمین کے
 قابل خرق و التیام ہیں دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اسے دیکھتے
 اور اونکی تواریخ میں بھی مندرج ہوتا سو اس کو سکا یہ جواب ہی کہ بلاد دور دست کے لوگوں سے بوقت
 وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضلی میں مشاہدہ کرتا ہے
 کے ایک اہل کا اپنے محل سے چاند کا شوق ہونا اور اپنے پنڈتوں کے بتانے سے دریافت کرنا

کہ یہ معجزہ پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایسی ہی بھین ابرہہ کے لئے
 مسمیٰ بعد امد ہونا مذکور ہو اور پہلے الخرقہ میں بھی قصہ مذکور ہو اور لکھا ہے کہ وہ شہر دھار کا راجہ
 تھا اور کناشہر پر اس کی قبر ہو اور ہستیری جگہ اور سوقت دن ہوگا جیسا کہ قواعد ہیئت سے ثابت ہوا
 اور ہستیری جگہ چاند پر تین یا ابرہہ میں چھپا ہوگا ایسی جگہوں کے لوگ چاند کے حال پر اس وقت
 کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگوں کی عادت ہی مسقف مکان میں بیٹھتے ہیں یہودی
 کی نظر چاند پر نہیں ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار تھا اور پھر وہ پھر
 اس امر کو نہیں ہوا تھا پس اکثرہ شخص اس کا مطلع مہمونا اور اپنی تواریخ میں لکھنا موجب تعجب نہیں
 تو اسے متبادل یہود نصاریٰ میں حضرت یوشع کے لیے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہو اسکو اور
 بلاد کے لوگوں نے نہیں دیکھا اور نہ اپنی تواریخ میں کسی نے درج کیا حال آنکہ وہ قصہ دن کا تھا
 پس جس طرح بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر ائمہ میں اس قصے کی تکذیب لازم نہیں آتی
 اس قصے کی کہ رات کا تھا بطریق اولیٰ تکذیب نہیں ہو سکتی رسالہ الکلام المبین میں راقم نے اس
 مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک سالہ خاص اسی اعتراض
 کے جواب میں بہت اچھا جواب ہے۔ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر میں ایک دن حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر لکھیے لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی تین گھنٹے
 تھی اور آفتاب غروب ہو گیا تھا آپ جگے جگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی
 فوت ہو گئی آپ نے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ دسکی پہاڑ پر پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی
 پڑھ لی ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طرق معتبرہ سے ثابت ہے۔ معجزہ حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ کی ماونکے پاس مینے مین آئی اونھوں نے اس سے اسلام لانے کو کہا اس نے انکار کیا
 اور جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑا کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا ہو اور روتے ہوئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور حال عرض کیا اور آپ دعا اپنی ما کے ہایت کی چاہی آپ نے
 فرمایا اللہم اھدنا ما آتی ہر حرق یا اللہ ہدایت کرا بی ہریرہ کی ما کو بعد اسکے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

معجزہ پیغمبر

معجزہ پیغمبر

گھر کو گئے دیکھا کہ کوار بند تھے اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہوا آتی تھی ابوہریرہ نے کوہ
 کھلواسے اونکی مائے کماٹھہ جب نہا چکین حضرت ابوہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اَلَاٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابوہریرہ نہایت خوش ہوئے یہاں تک کہ بسبب خوشی
 کے انھیں رونانا آ کر نشتِ خوشی میں بھی رونانا آجاتا ہی سورتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے
 اور اپنی ناکے اسلام کا حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تعریف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ابوہریرہ
 کی ایسی کافرو شریفانہ تھی یا آپ کے دعائے گئے ہی جھٹ پٹ نہا کے معلمان ہو گئیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ خَیْبِیْلَکَ وَصَفِیْلَکَ وَاللّٰہُ اَجْمَعِیْنَ **معجزہ ۲۵** جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے تھوڑے چھوہارون میں عسے برکت کی اور
 فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو اور چھوہارون میں ایسی برکت ہوئی کہ حضرت ابوہریرہ
 قریش سے ہمیشہ اوس میں سے خراج کرتے رہے اور منون چھوہارے اللہ کی راہ میں دیے
 اور وہ کم نہوئے بروز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ کو برا بھلا ہوا شعر اور بھلا اس باب میں مشہور ہو **مشعر** لِلنَّاکِسِ تَهْمُ وَرَیْ فِی الْیَوْمِ
 تَهْمَا **فَقَدْ لَجَّ اَرَقَ قَتْلُ الشَّیْخِ عُمَیْنِ** یعنی لوگوں کو ایک غم ہوا اور مجھے آج دو
 غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقبول ہونا حضرت عثمان کا **معجزہ ۲۶** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ
 کی جنگِ خیبر میں پندلی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچ سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی تھا **معجزہ ۲۷** قتادہ بن
 النعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں بسبب زخم کے آنکھ نکل کر رخسارے پر پڑ آئی جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اوٹکی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ
 سے اوس میں بادہ روشنی تھی ف یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ میں اس کا تقاضا تھا
 عمر بن العزیز نے حضرت سلمہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انھوں نے یہ شعر پڑھے نظم
 اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَنْکَ الْحَدَّ حَیْنَهُ قُرْدَتْ بِکَفِّ الْمَصْطَفٰی اَیْہَا کَرْدُ

معجزہ ۲۵

معجزہ ۲۶

معجزہ ۲۷

فَعَادَتْ لَهَا كَانَتْ بِأَحْسَنِ وَجْهِهَا ۱ فَمَا حُسْنَ مَا عَيْنَ وَيَا حُسْنَ مَا كَلِمَةً
 میں بیٹا اوش شخص کا ہون کہ باہمی رخسار سے پر آنکھ اوسکی پھر پھر رکھی گئی کھٹ مسطی علیٰ ہر عظیم
 سے کیا اچھا پھر رکھنا سو ہو گئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسار
 مستور ۲۸ مزہ ایک اصحابی کے ہاتھ میں غرور تھا ایسا سن کر سب نے تباہ نہیں کر سکتے تھے
 آپ کھٹ مبارک دوسر رکھ کے اوسے دبا کے ہاتھ کو چڑھ دیا فوراً اچھا ہو گیا ۲۹ مزہ حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کے لیے آپ نے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف اور نہیں کبھی نہ پونچے ایسا حال اور کھا گیا
 کہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے اور جاڑوں میں گرمیوں کے پہنتے تھے اور کچھ تکلیف گرمی ہر
 کی نہیں معلوم ہوئی تھی ۳۰ مزہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے آپ نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ
 اور انکی دعا قبول کرے یہ جو دعا حضرت سر کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی ۳۱ مزہ حضرت انس بن
 کے لیے آپ نے دعائیں عمر اور کنز اور نادر برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے زیادہ اونکی عمر
 ہوئی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوتی یہی کہ اونکی جوتہ میں سو سے زیادہ اونکی اولاد بیٹ
 پڑتے ہونچکے تھے اور برکت کا اوسے امیرانی میں یہ حال تھا کہ باغ اور کھار سال میں دو بار پھل
 لاتا تھا ۳۲ مزہ ایک اندھا حنورا قدس بن آیا اور اوس نے درخواست کی کہ میری آنکھیں
 ابھی ہو جاویں آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے کہ یہ دعا
 پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَالتَّوَجُّهَ اِلَیْكَ بِسَبِّكَ فَجَعَلَ لَیَّ الْحِجَّةَ بِأَحْسَنِ
 رَافِیْ اَوَّجَهُ اِلَیْكَ اِلَیْكَ لَیْكَ كَشَفَ لَیْ عَنْ بَصْرِیْ اَللّٰهُمَّ فَتَقَعُهُ فِی
 اوس نے دیا ہی کیا اوسی وقت اوسکی آنکھیں کھل گئیں ف عثمان بن عفیف سے اس حدیث کی
 روایت ہوئی اور یہ طریقہ نماز مملوۃ الحاجت کہلاتا ہے حضرت عثمان بن عفیف اور اوسکے خاندان کے
 عمل میں تھا لوگوں کو سکھلا دیتے تھے اور حاجتیں اونکی پوری ہو جاتیں اور حاجتوں میں بجا
 لَیْكَ كَشَفَ لَیْ عَنْ بَصْرِیْ فِی حَاجَتِیْ هَذِهِ لِنَقْضِیْ بِلَیْ ہر اور دل میں جو مطلب تھا وہ
 قصہ کرے ۳۳ مزہ ایک اعرابی ایک سو بار شکر کر کے لیے جاتا تھا راہ میں ایک چمچہ بنا سوال

محب ۲۸ مزہ

محب ۲۹ مزہ

محب ۳۰ مزہ
 ۳۱ مزہ
 ۳۲ مزہ
 ۳۳ مزہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگو! چاکہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ غمیر خد
 ہیں اور جیسے جگہ کے آپسے کہا کہ میں تم پر ایمان لاؤں گا جب تک یہ سو سارا ایمان لا لیگا اور سو سار
 آپسے سامنے ڈال دیا اوس سو سار نے ہر زبان فصیح حسب سوال آپسے خدایتعالیٰ کی خدائی اور آپکی
 یہ غمیری کو بیان کیا وہ اعرابی اوسی وقت ایمان لایا اور نجاکے یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ سب آپ اور
 مسلمان ہونے کے معجزہ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں
 آپ نے میدان میں قصابے حاجت کا قصد کیا وہاں کچھ آڑ تھی دو درخت اوس میدان میں الگ
 الگ دو نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر آپ نے
 فرمایا کہ میرا تاجدار ہو جا تجھ خد اوہ درخت آپ کے ساتھ اس طرح ہوا جیسے اونٹ اپنی مہار کو پکڑ
 کے ساتھ ہولیتا ہی آپ اوسکو اوس جگہ ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا تھا دو نوں درختوں میں
 اور دوسرے درخت کو بھی اوسی طرح شاخ پکڑ کر لے آئے اور دو نوں درختوں سے آپ نے
 فرمایا کہ مجھ کو دو نوں ملگئے آپ اونی آڑ میں قصابے حاجت کے فراغت حاصل کی حضرت جابر
 کہتے ہیں کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہیں اور دو نوں درخت کے
 بیچ اپنی جگہ قائم ہو گئے معجزہ ۲۵ آپ ایک جنگل میں چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپکو
 پکارا یا رسول اللہ آپ نے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا ہی اور ہرنی بندھی ہو آپ نے پوچھا کیا کہنی ہو
 اس نے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہی اور میرے بچے اس پہاڑ میں ہیں وہ بھوکے
 ہیں اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلا
 بھرا چاؤں گی آپ اوس سے عہد لیا اوسے کہا کہ میں بیشک پھر آؤں گی آپ نے ہرنی کو کھول دیا
 وہ جب عہد بچوں کو دودھ پلا کے آگئی آپ اوسے پھر باز عہد دیا اس عہدے میں وہ اعرابی
 جاگا آپکے وہاں تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور آپکی مرضی کے موافق اوس اعرابی
 نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل میں کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 خدا کے اس قہ کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہی اور اوسکو موضح کہا مگر

معجزہ ۳۴
تصویر ستون حنائیہ

حقیقت محمد ثنیں کے نزدیک یہ روایت تیرہواں موضوع کہنا بیجا ہے۔ معجزہ ۳۴ مسجد شریف
میں آپ ایک ستون سے لگیہ لگا کے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پر
فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلا کے رونے لگا اس طرح کہ قریب تھا کہ نہیٹ جائے آپ نے
منبر سے اتر کر اس ستون کو چپٹا لیا تب ہستہ ہستہ وہ رونے سے چپ ہوا ف حدیث
گریہ ستون بھی متواتر ہو اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اے مسلمانو ایک لکڑی جناب سول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے ایسی بیکار ہوئی تھیں اس سے زیادہ شوق جناب سول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا چاہیے معجزہ ۳۵ ایک بار منبر پر آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنی بزرگی بیان
فرماتا ہو اَنَا الْبَاقِیُّ اَوَاکِیْ کَیْزِ الْمَکْتَعَالِ مین جبار ہوں میں بڑا ہوں بہت بلند مٹی والا
منبر خوب تھر تھرایا آپ نے جو عظمت الہی کو بیان کیا اس کی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی معجزہ ۳۶
حضرت عباس سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے لیے مکان پر صبح کو ہونا میں آؤں گا
صبح کو آپ وہاں تشریف لگے اور حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کو ایک کپڑا اور ڈھانچا اور
دعا کی انہی انگو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جسے سینے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہو وقت
مکان کے چوکھٹ اور بازوئے آمین آمین کہا معجزہ ۳۷ ایک سفر میں آپ کی ایک اونٹنی گم
گئی ایک منافق نے ایک صحابی کے دیرے میں یہ بات کہی کہ محمدؐ آسمان کی خبر لے رہا ہے بتا ہین
یہ معلوم ہی نہیں کہ اونٹنی کو اونٹنی کہاں ہوا اسی وقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس حقولے
کی آنکھیں دی اور بھی مطلع کیا کہ فلاں جگہ درخت میں جہاں اونٹنی کی الٹ گئی ہو وہاں ہے
اپنے غصے میں ان صحابی کے روبرو جھکے دیرے میں منافق نے یہ طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی
ایک منافق نے یہ طعن کیا کہ ابھی تو دعویٰ نہیں کرتا کہ بے بتائے اللہ تعالیٰ کے مجھے کچھ
معلوم ہو جاتا ہے اب خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کر دیا کہ فلاں جگہ اونٹنی کی جہاں ایک درخت میں دلچھ
گئی ہو لوگوں نے اسی جگہ اسی کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لائے اور ان صحابی نے اپنے دیرے میں
جگہ جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ انہیں کے دیرے میں منافق نے یہ بات کہی تھی اور

معجزہ ۳۷

معجزہ ۳۸

معجزہ ۳۹

م اوس منافق کا زید بن لصب تھا بلام وضا سترہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ احد میں ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی اونکو دے کر اسے خاکی تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اوس کے پاس ہی رہا سترہ جابر بن عبداللہ بکلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتے تھے اویں ہونے کے حال عرض کیا آپ نے اوس کے سینے پر ہاتھ مارا اور اوس کے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت رہیں گریں بعد ايسے کہ وہ کبھی گھوڑے پر سے نہ گرے معجزہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ مانند دریا کے چال چلتا تھا معجزہ ایک باغ میں آپ تشریف لگے وہاں کچھ بکریاں تھیں سب نے آپ کو سجدہ کیا معجزہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا قلت در کثرت محنت کی شکایت کی اور اپنے اوسے مالکوں سے اوسکی سفارش کی ف اونٹ کا سجدہ آیا آپ کو بہت طریقوں سے حمد ثن کے نزدیک ثابت ہو معجزہ رکازہ مکہ میں ایک بڑا سلوان تھا کسی سے اوسکی پیٹھ زمین پر نہیں لگی تھی ایک دن آپ اوس کے پاس جنگل میں مانہ بکریاں چراتا تھا اونچے اویسے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو آج مجھے خوب پھٹے اپنے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اوس نے کہا کہ تم مجھے کشتی لڑو اگر تم مجھے پھارو تو میں نہیں بکریاں دوں گا آپ اوس سے کشتی لڑنے اور اوسکو پھارنا اوس نے کہا کہ میری لات توڑی نے زد کی اور تمھارا رطلاب آیا آج تک میری پیٹھ زمین پر کسی نے نہیں لگائی پھر لڑو اور اوس بکریاں دوں گا اگر تم مجھے پھارو گے اپنے پتھر سے پھارنا پھر اوس نے ویسی ہی تقریر کی اور قیسری بار بھی آپ نے اوس سے پھارنا اوس نے کہا کہ تیس بکریاں میری بکریوں میں سے پسند کر لو اپنے عقین اور کہا کہ میری خوشی یہ ہو کہ تو مسلمان ہو جا تاکہ وزخ سے نجات پاوے اوس نے معجزہ طلب کیا ایک درخت سمیرہ کا وہاں تھا سو آپ نے اوس درخت کو بلایا وہ درخت چڑے کو ہو گیا اور ایک دن میں سے وہاں چلا آیا اور آپ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکازہ کہ معجزہ تو خوب کہا یا اب اس سے کہہ دو کہ چلا جائے آپ نے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو مسلمان

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

ہو جاوے گا اور سب کہا بان آپ کچے کہنے سے وہ چلا گیا اور دو نوٹ لکے ایک ہو گئے آپ نے رکعت سے کہا کہ اب سب مسلمان ہو جاوے گا نہ کہہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو عورتیں کہنے کی مجھے کمین گی کہ رکعت نہ اسے دُر کے مسلمان ہو گیا اور سب وقت تو رکعت نہ مسلمان نہوا لیکن فتح کے میں مسلمان ہو گیا **معجزہ ۴۶** ایک اعرابی نے حضور اقدس میں خشک نالی کی شکایت کی اور کہا کہ مینہ نہ برسے سے لڑکے کٹے اور چار پائے مرے جاتے ہیں آپ مینہ کے لیے دعا فرما دیں آپ مسجد شریف میں اس وقت تشریف رکھتے تھے اور بیٹھے کا دن تھا اور بوقت خطبے کے اوس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپ نے مینہ کے لیے دعا فرمائی اوسی وقت مینہ برسا شروع ہوا اور دوسرے بجے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے اوسے اعرابی نے یا اور کسی شخص نے بھر آکے عرض کی کہ اب مینہ کی کثرت بڑی تکلیف ہے آپ نے فرمایا اتنی گرد ہمارے برسے ہم پر سے اور آپ نے جدھر کو اشارہ کیا مینہ کھل گیا اور گرد اگھر دینے کے برسا رہا **معجزہ ۴۷** غیاثی بادلوں جبشہ کا جھوٹا انتقال ہوا اوسی وقت آپ نے مدینے میں خبر دی اور اوسکی نماز جنازہ کی غایانہ پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہوا اور خفیف ہے کہ اس وقت جنازہ غیاثی کا جناب قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپ نے غایتی نماز نہیں پڑھی **معجزہ ۴۸** ایک یہودی متصل مدینہ مدینہ کے کربان چراتا تھا ایک بھیڑ یا اوسکی ایک بکری لگی چراتے والے نے جھپٹ کے بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑ یا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالیٰ نے دیا تھا مجھ سے چھین لیا بکری چراتے والا مستحیر ہو کے کہنے لگا کہ بھیڑ یا آدمی کی طرح باتیں کرتا ہو بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہو کہ در میان ان دونوں پہاڑوں کے یعنی مدینے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باتیں گذری اور آنے والی بیان کرتے ہیں اوس یہودی نے اوسی وقت حضور قدس میں حاضر ہو کے حال بیان کیا اور مسلمان ہو گیا **معجزہ ۴۹** ایک راجہ جہل نے کہا کہ جو میں محمد کو دیکھوں گا مٹی میں منہ ملتے یعنی سجدہ کرتے اپنی لاسٹ اوکلی گردن دباؤں کا آخرت

معجزہ ۴۶

معجزہ ۴۷

معجزہ ۴۸
 غیاثی بادلوں
 کا جھوٹا انتقال

معجزہ ۴۹

مد علیہ السلام مسجد حرام میں تشریف لائے۔ ہم نے بوقت مسجد اوس ملاوے بارادہ
 انہی طرف قصد کیا اور پاس پہنچے۔ پے بے تھا شا بھاگانو گون نے کہا کہ کیا ہوا؟
 کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق اگلی ہو اور میں نے پردے کے فرشتوں کے
 اس لیے میں ڈر کر بھاگا آپ نے فرمایا کہ وہ ملے بڑھتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی لیجائے۔ معجزہ
 روزہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو خواست کی کہ حضرت جبریل کو مجھے دکھا دیجیے
 آپ فرمایا نہ تم دیکھ سکو گے اور انھوں نے اصرار کیا آپ نے کہا کہ کعبہ کی طرف دیکھو انھوں نے کعبہ
 شریفہ کی چھت پر حضرت جبریل کو دیکھا ہر اونکے زبرد کے نہایت درخشاں اور سنی چمکے۔ جنہ کی
 آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور غش کھانے گئے بعد اسکے حضرت جبریل غائب ہو گئے اور حضرت حمزہ عیسیٰ بن مریم

معجزہ

خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان میں

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص
 اپنا کیا۔ طور اور سکا بر ملا بر وچہ اتم بروز قیامت بوقت قائم ہونے آپ کے مقام محمودین اور کرنے
 شفاعت کبریٰ کے ہو گا اور اخیر معاملہ آپ کا جو متعلق اس عالم سے ہے شفاعت کبریٰ ہی لہذا ختم کرنا تو لایح
 حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نکتہ اختتام کتاب
 میں بیان شفاعت کبریٰ پر تقاضا دل نیک ہی جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو
 بیان وسعت رحمت الہی پر ختم کیا ہے اور تقاضا دل اس طرح قائم کیا ہے کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ
 بیان وسعت رحمت الہی پر ہوا خدا تعالیٰ مؤلف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعہ الہی اس کے شان
 ہو اسے ہی فقیر گنہگار کو اس سال کے ختم میں بیان شفاعت کبریٰ سے تقاضا دل میں وضع نظر
 ہو کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مؤلف حقیر کا خاتمہ ایسا کرے
 کہ شفاعت جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ
 صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں وارد ہو کہ قیامت کے دن بسبب درازی اوس دن کے
 اور شدت بکالیف کے کہ گرمی شات کی بسبب رہا تھا ہو گی اور زمین نہایت گرم ہو گی مشہور ہو

چونکہ

کہ تائبہ کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال لوگوں کے بدن پر ہوگا کسی کے لشون ملک کسی کے زانو ملک اور کسی کے زیادہ اسے اور کافروں کے منہ ملک ہوئے کے بطور لگام کے ہو جائیگا اور کسی کو اونٹوں نے یا بیل گائے میں ڈھے بکریوں نے بسبب ذریعہ زکوٰۃ کے پھنسا دیا ہوگا اور اونٹوں سے ہونگے اور پانٹوں سے کھوندتے ہوئے اور گائے بیل اور میںڈھے بھیڑ بکریاں سینگوں سے مارتے ہوئے اور پانٹوں سے کھوندتے ہوئے اور بھی ٹھکفین شدید ہوگی اور خدا تعالیٰ کمال میں ہوگا اور توجہ طرف حساب کے نہ ہوگا لوگ بہت گھبرائیں گے اور فوبت یہاں تک پہنچے گی کہ کہیں گے چاہتے ہیں ہم کا ہی حکم ہو جائے نا پر یہاں سے تہنجات ہو سکیں میں مشورہ کر کے کہیں گے کہ کوئی شفیع قائم کرنا چاہیے کہ اسد جل جلالہ کے حضور میں سفارش کر کے ہم لوگوں کو اس بلا سے نجات دوائے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اپنے دست قدرت سے بنایا اور تم باپ سب آدمیوں کے ہو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہماری شفاعت کرو کہ ہم اس مصیبت سے نجات پاویں وہ کہیں گے لکھتے ہیں کہ میرا رتبہ نہیں ہو اچ اسد تعالیٰ ایسا غضب میں ہو کہ ایسا کبھی نہیں ہوا اور میں نے خلاف حکم الہی کے گنہوں بہشت میں کھا لیا تھا اس سبب میری جرأت نہیں ہوتی کہ شفاعت کروں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغمبر بڑی دعوت والے ہیں لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ گے اور ان کی تعریف بیان کر کے ان سے شفاعت کے لیے کہیں گے وہ بھی فرماؤ گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میں نے خلاف مرضی الہی اپنے پیٹے کے لیے جو کافر تھا دعا کی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جائے مجھے اس گناہ کا ڈر ہو لیکن براہیم کے پاس جاؤ کہ وہ دوسرے خاص خدا تعالیٰ کے ہیں لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ گے اور ان کی تعریف کر کے شفاعت کے واسطے کہیں گے وہ بھی فرماؤ گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں اور عذریہ کہیں گے کہ میں نے اپنی عمر میں تین جھوٹے بولے تھے ان کے مواخذہ کیا مجھے ڈر ہو تم موسیٰ کے پاس جاؤ ان سے اسد تعالیٰ نے کلام کیا اور تورات اوپر نازل کی میں جھوٹے کہا حضرت ابراہیم نے تین باتوں کو کہ ظاہر میں جھوٹے تھے حقیقت میں جھوٹے نہیں ایک یہ کہ جب کھانا میلے کو جاتے تھے

دراؤ مکرو ساتھ لیجانا چاہتے تھے اور انھوں نے نارون کی طرف دیکھ کے کہا کہ میں بیمار ہوں
 نظریہ تھا کہ ان کے ساتھ بنوین اور بیماری ہے بیماری روحانی مراد تھی کہ بسبب اونکی
 محبت اور حرکات شکر کے تکلیف درج میں تھے ظاہر میں ستارونکی طرف دیکھ کے یہ کہہ
 لیا ان کے ذہن میں یہ بات ڈالنے کو کہ ستارونکی گردش سے اونھوں نے اپنا آئینہ بیجا
 یونادریافت کیا یہ وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا اونھیں جھوٹے گئے دوشے کہ بتوں کو
 نصرت ابراہیم نے بعد از انکہ کفار میل کو چلے گئے تھے تڑسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تیر
 و ایک بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب کفار نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیم
 نے کہا اس بٹے سے بت توڑا ان بتوں سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہوں یہ جان بھی حقیقت کلام مراد
 امین تھی بلکہ نظریہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہیں کر سکتے کہ اگر الزام
 دینے کا تم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے
 چلے مصر میں وارد ہوئے وہاں ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتوں کو چھین لیتا تھا اور
 شوہر کو جو اسکے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھیں بہت خوبصورت
 حضرت ابراہیم نے اون لوگوں سے کہا کہ یہ میری بہن ہی مقصود بہن ہونا یا اعتبار دینے کے
 تھا اگرچہ یہ تین باتیں جھوٹے اور قابل مواخذہ کیے تھیں لیکن انبیائے کرام کا مقام بہت عالی
 ہے اور جس قدر قرب جناب الہی سے زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے لہذا حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کو اون باتوں کا خوف ہوگا اور شفاعت میں عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے پاس جائیں گے اور اونکی تعریف کر کے اون سے شفاعت کے لیے کہیں گے وہ بھی یہی کہیں گے
 میں اس کام کا نہیں ہوں میرے ہاتھ سے قطعی مارا گیا تھا مجھے اس کا ڈر ہی مراد وہ قصہ ہی جو سورہ
 قصص میں مذکور ہے ایک قحطی ایک بنی اسرائیل کو بیگار میں پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ
 علیہ السلام او دوسرے نکلے بنی اسرائیل نے اون سے فریاد کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گھوٹا
 اون سے لیا کہ ارادہ ہو گیا جو کہ حکم قتل کفار کا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں ہوا تھا لہذا ادم ہوئے

اور خدا تعالیٰ نے خشد یا سوا یا نکد وہ گنہ معاف ہو گیا ہے حضرت موسیٰ کو بنظر شان جلال الہی روز
پر ہول قیامت اس کا خوف ہو گا اور شفاعت کرنے میں عذر کرے گی اور کہیں گے علیہ السلام
کے پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلید کن سے اوتھین پیدا کیا ہے بغیر آپ کے لوگ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا نام کہ نہیں ہوں میرے بعد نصاریٰ نے
مجھے معبود قرار دیا مجھے اس بات کے مواخذے کا ڈر ہو لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
خدا تعالیٰ نے اونکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کیے ہیں لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو حضور ہیں آویں گے اور درخواست شفاعت کی کریں گے آپ اس وقت مستعد ہو کے فرماویں گے
لایٰ قیام میں اس کام کے لیے ہوں اور آپ اس وقت اس محل جلال کے حضور میں حاضر ہو کے
سجدہ کریں گے اور سجدے میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بیان کریں گے آپ فرمایا کہ میں اس وقت ہے
محمد الہی بیان کروں گا کہ اس وقت میں میرے جس میں نہیں ہیں اسی وقت خدا تعالیٰ میرے من
ڈالے گا اور جتنی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیگا میں سجدہ میں رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ فرماوے گا یا محمد ارفع
رأسک نسل تعطی واشفعک لشفع او محمد سر اوٹھا دو جو تم مانگو گے ملیگا اور جسکی شفاعت کرو گے
قبول ہو گی سبحان اللہ کیا رتبہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے وقت میں کہ اس محل جلال
نہایت خضبتناک ہو گا اور سب بنیائے کرام اولو العزم ملے ڈر کے تھر تھرتے ہونگے ہمارے
پیغمبر صاحب اللہ تعالیٰ ایسا کلمہ فرمائے گا جیسا کمال خوشی رضامندی میں بادشاہ اپنے پناہ میں
اور مقربین سے کہتے ہیں مانگ کیا مانگتا ہے عیب کما ہی ہو کہ آپ محبوب معشوق الہی ہیں اس وقت
شان محبوبیت کا مجمع اولین آخرین میں ظہور ہو گا آپ سر اوٹھا دیں گے اور کہیں گے یا رب اقمی
امی قریبان ایسے پیغمبر روف و رحیم کے کہ ایسے وقت میں کہ سب بنیائے اولو العزم نفسی نفسی ہیں
آپ اپنی اس کے لیے درخواست مغفرت کی کریں گے اللھم صلی علی الرسول لکن فیہ یا رب اقمی
سرؤف رحیم اس مقام شفاعت میں قائم ہونا اور خلایق کو ہول محشر سے چھوڑانا اور پھر
دو رخ سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپ کا مقام محمود میں ہو جسکا ذکر قرآن مجید میں ہو عسی

اِنَّ يَجْعَلُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا مدخل جلالہ بندوں کا حساب کو کے
 مشیت دوزخ کا حکم جاری کرے گا اور سب اپنی مقامات محشر کے طے ہونے پر مطاع
 غیرہ اور آپ اپنی امت کی رفاہ ہر جگہ چاہیں گے اور فضل الہی شامل حال آپ کی امت ہو گا جو
 سب سب امت اعمال کے دوزخ میں پڑیں گے اور ان کے لیے خدا تعالیٰ آپ سے فرماویگا کہ جس کے
 دل میں جو برابر ایمان ہو اور سکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاؤ سب کے
 اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلوانے بہشت میں داخل کریں گے پھر آپ اسد جل جلالہ
 کے حضور میں جائے سجدہ کریں گے اور حمد الہی زبان سے کہیں گے اور جنتی دیر میں خدا تعالیٰ
 چاہے گا حد سے میں رہیں گے پھر اسد تعالیٰ فرماویگا یا مَحْمُودُ اَرْفَعُ رَأْسَكَ سَلِّ تَعْمُودًا وَاشْفَعْ
 اَوْ مَحْمُودًا وَتَحْمُودًا اور جو کچھ مانگو گے پاؤ گے اور جس کی سفارش کرو گے قبول ہوگی آپ سے
 اور بخاک کر کہیں گے یا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي پھر اسد تعالیٰ یہ حد مقرر کرے گا کہ جس کے دل میں
 رابی برابر ایمان ہو اور سکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس حد کے موافق
 لوگوں کو نکال لیجاؤ سب کے اور بہشت میں داخل کریں گے پھر اسد جل جلالہ کے حضور میں جائے
 سجدہ کریں گے اور حمد الہی دستور سابق بجالاویں گے پھر خدا تعالیٰ فرماویگا یا مَحْمُودُ اَرْفَعُ
 رَأْسَكَ سَلِّ تَعْمُودًا وَاشْفَعْ اَوْ مَحْمُودًا وَتَحْمُودًا جو کچھ مانگوں گے پاؤ گے اور جس کی
 سفارش کرو گے قبول ہوگی آپ سے اور بخاک کر کہیں گے یا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي پھر اسد تعالیٰ
 حد مقرر کرے گا کہ جس کے دل میں بقدر درے کے ایمان ہو اور سب نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس
 حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت میں داخل کریں گے آخر کار کوئی جہنم میں نہ رہے گا مگر وہی لوگ
 جنکو قرآن نے جس کی یہ یعنی جنکا خاندان ایمان پر نہیں ہوا اور حق خلود دین خدا تعالیٰ کی رحمت
 اور جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب اہل ایمان بہشت میں داخل ہو جائیں گے
 لہذا بعد کہ یہ حالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور بظہیر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
 انگارہ کا خاندان غیر کر کے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور مکارہ دنیوی سے جلد نجات

اپنے اور اپنے حبیب کے آستانے پر پونہ چاہے اور شفقتی محسنی محمد امیر خان صاحب باعث
تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مرضیات کی دے اور سب امداد دینی اور دنیاوی برلاؤ سے
اور جمیع احباب مخلصین اور کرامے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا میں بھی سب کو ہر طرح
کی عافیت عنایت فرماوے یہ رسالہ فقیہانے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے
حافظہ لکھا تھا پھر بفضلہ تعالیٰ بعد معلودت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرف محسن
مطابق کیا محمد اسد یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تالیف ہوا اور
اصد مدین کوئی کتاب ایسی نہیں ہو رساں مولود زبان اردو بیان حالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں جو پائے جاتے ہیں اکثر حالات صحیحہ پر عمل نہیں ہیں کتب تاریخ
غیر معتبرہ کے موافق ہیں یا جہان سے چاہا افسانے نے تحقیق اور غلط محض لکھ دیے ہیں
مثلاً رسالہ مولود میں کہ فی الحال بنگالے میں ہر طرح کی توہید کا دودھ پلایا بعد
جلد بعد یہ کے لکھا ہو یا صلح حدیبیہ کے قصے کو ہر طرح لکھا ہو کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیگئے تھے تب وہ قصد واقع ہوا سو یہ باتیں یقیناً غلط ہیں اور
مخالف کتب حدیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مؤلف رسالہ نے یہ کی ہو کہ لکھا ہو کہ میں نے
مولوی کرامت علی صاحب کو یہ رسالہ سنا دیا اور اب سب وایات مندرجہ موافق برائے
ہیں سو مولوی کرامت علی صاحب نے کہ فاضل معتبر ہیں ایسی روایتوں کو کبھی معتبر نہ بتلایا ہوگا
اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کے ہیں بیان قصہ معراج اور وفات شریف میں بعضے کتب
تاریخ میں ہر بات میں معتبر لکھی ہیں کہ رساں مولود والوں نے انہیں نقل کیا ہو فقیر نے
یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث لکھیں ہیں صاحب مطاب
فرمانے والے ہیں رسالے کے اسبات کا بھی لحاظ رکھیں اور جن طرح لوگ اردو افسانے کی کتابوں
کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے سپر میں لکھتے ہیں اگر اس رسالے کو
مطالعے میں رکھیں دل لگی بھی ہو کہ قصے اس میں بھی مندرج ہیں اور زبان اردو بھی مطابق

روزمہ صبح کے اس میں ہوا اور اسکے دیکھنا اب ہوا اور دنیا کے انتظام کی عجیب
 آدمی کو حاصل ہوتی ہو اس واسطے کہ آپ کے او اس کے معاملات تہذیب و تربیت
 عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس رسالے کو مطالعے میں لکھیں اور اپنے اقارب
 اور عورتوں کو اور احباب کو سنائیں وَاِخْرَجْنَاهُ مِنْكُمْ اَنْ اَكْمَلَ لَكَ رَبُّكَ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ
 وَالسَّكَاةُ عَلَى حَبِيْبِهِ سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلٰمُ الْعَالَمِيْنَ وَآلِہٖ اَحْبَابُہٗ وَعَلَمُہٗ اَمَّتِہٗ اَوْلِیَآئِہٖ اَحَبُّوہٗ

خدا کو شکر ہے حد و سبب انتہا اور بے شمار پروردگار تعالیٰ نے یہی کہ افضال ایزدی سے باوجود
 تشبہ فیض نصاب خلاصہ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تواریخ حبیبہ اللہ
 مصنف عالم ربانی مفتی محمد تقی امجد دین بین مروج شرع متین مقبول بارگاہِ خلافت
 مجدد جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ روحہ فی دار البجنان و افان علیہ شایب
 الغفران اہتمام سے امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان
 غفور ایام تبرکہ میلاد فضل الرسل عتی عشرۃ اولین ماہ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ ہجری میں مطبعہ
 نظامی واقع شہر کانپور چھپ کر شمع محفل طالبان اخبار نبوی ہوئی

قطعہ تاریخ طبع دوم بار کتاب تواریخ حبیب

دینداروں کو نہایت ہی خوشی اس ہوئی	جب چھپی بار دوم فضل خدا سے یہ کتاب
اہل دین پڑھتے ہیں آداب سے تاریخ نبوی	فکر کی طبع کی تاریخ تو آئی یہ ندا

یہ مہر کی خاتمہ پر واسطے سند اس کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی ہمارے دستخط ہستہ کے

محمد روشن خان حبیبی
 محمد عبدالرحمن بن حاجی

العبد
 محمد روشن خان حبیبی
 ۱۳۸۱ھ

صحت نامہ غلط تین صحیب الہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	تین	تین
۸	۳۳	ایسا ہو	ایسا ہی ہو
۱۱	۱۴	باجر کو	باجر کو
۱۰	۲۰	اگ	اگ
۱۱	۱۶	شیریں	شیریں
۱۲	۱۶	چاہے	چاہے
۱۵	۵	کہ یہ بغیر	کہ یہ بغیر
۳۸	۲۱	یا جلیخ	یا جلیخ
۲۵	۱۳	مین سال	مین سال
۲۶	۵	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ
۳۸	۱۰	گیارہویں	گیارہویں
۳۸	۱۶	ایسا	ایسا
۳۱	۸	لا بن	لا بن
۳۲	۱۳	مدار	مدار
۴۳	۱۱	پوریا	پوریا
۴۵	۱۱	اور صحابہ	اور صحابہ
۴۹	۲	ہو گئے	ہو گئے
۵۲	۱۴	کے مین	کے مین
۵۵	۲۱	معاہدہ	معاہدہ
۵۹	۱۲	تجربیں	تجربیں
۶۳	۱۵	فتح کے	فتح کے
۶۴	۱۹	لا تذر	لا تذر
۶۶	۱۲	وہ حامل	وہ حامل
۶۹	۲	و باریک	و باریک
۷۱	۴	لنڈاپ	لنڈاپ
۷۵	۵	مولنا	مولنا
۷۷	۲	رسول	رسول
۷۹	۶	تار کے	تار کے
۸۰	۵	تیز سے	تیز سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	اصحاب	اصحاب
۸۵	۱۶	عزیزہ	عزیزہ
۸۶	۷	کہ میں	کہ میں
۹۲	۱۶	مولون	مولون
۹۶	۱۹	بنائی	بنائی
۱۰۹	۲۱	بات میں	بات میں
۱۱۲	۲۱	شجاعت	شجاعت
۱۳۲	۳	وہاں کے	وہاں کے
۱۱	۱۱	حاطب	حاطب
۱۳۴	۲۱	ہزیل	ہزیل
۱۵۰	۱۶	خبریں	خبریں
۱۵۶	۱	اہل عرب اسلام	اہل عرب اسلام
۱۵۷	۵	منتخب	منتخب
۱۷۱	۳	کہیں	کہیں
۱۷۶	۴	زائر	زائر
۱۸۰	۲	آمین	آمین
۱۸۴	۱۶	تم دونوں	تم دونوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۶	التصع	التصع
۹	۲	رے	رے
۱۱	۱	عجیب	عجیب
۱۵	۱	نسطور	نسطور
۵۰	۲	مین	مین
۵۵	۷	الندہ	الندہ
۷۷	۷	سجائزہ	سجائزہ
۵۶	۲	۱۳	۱۳
۹۵	۱	بغض	بغض
۱۲۰	۲	واخروای	واخروای